

انارکلی

تاریخ پرانی اور نئی ایوان پرانی اور نئی ہمد عمارتوں کے

باب سناہ دیے

تصنیف سید احمد خان منصف درج اول تمام شاہجہان آباد

فی ثلثہ ہجری مطابق ۱۲۵۲ء عیسوی

جس کتاب پر کہ مصنف کی مہر نونہ کتابت رکھی ہے

ایں باب پہ تمام کاریروں نے طبع سلطانی درج سلطانی واقع قلعہ

بقابل طبع در آمد

فی ثلثہ ہجری و ۱۲۵۲ء

عیسوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 انقش و کار در دیوار شکر . . . تا رسید به دست صنادید محمد
 سبحان الله تعالیٰ اپنی رحمت سے اس نادر آدمی کو کیا کیوں غنائے
 ہیں کہ دی کی بنی ہیں عقل دی کی بنی ہیں ہر ایک کو دیکھ
 سن سنا کر سوجھ بوجھ کر کرتا ہے اور اسی بات کا لہجہ جھک کر لوگ شہ
 ر بجاتی ہیں پھر اسی پروردگار کا شکر کرا دے سکتا ہے اور اس
 تعریف بیان کرنی سی آدمی کو نکر فارغ رہ سکتا ہے سی احسان
 صاحب کا یہ سی کہ ہمارے ہاں سے لے لی نہیں دیکھو کمزاری سی نکال
 سکتے رہتا رہتا یا اس سے بڑا احسان ہے کہ سب سے سمجھی
 بند و تکی ہاں سے لے لی نہیں بنی کو بھیجا کہ جس کے رحمت سے یہ نکتہ کار

کبیر الہی سطح کہ ہماری پیمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہم کما تمہو
 حال پر رحمت کی ہی اوس سی ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ زیادہ
 تو ان پر اور انکی اہل اصحاب پر رحمت کر آئین انا بعد سید احمد خان متا
 سید محمد مفتی خان بہادر اور پوتا جواد الدولہ جواد علی خان بہادر اور نوہرہ نواز
 دیرالولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خان بہادر صاحب کتب کا عرض
 کرتا ہی کہ ۶۳۲ مطابقی ۱۲۶۱ھ میں نے ایک کتاب ضلع ہلی کی کتاب کے
 حاملین لکھ کر چھاپی تھی اوس زمانہ میں بس ستر ہتر تین راجہ صاحب
 صاحب کلکٹر محترمت شاہجہان آباد ولایت اٹکستان کو تشریف فرما ہوئے
 اور اوس کتاب کو لیا کر روپ شیا گسٹیشی بینش کیا ممبران سوسٹی
 اوس کتاب کو نہایت پسند کیا اور میں جناب عالی کرنل سکس صاحب بہادر
 شریک محکمہ عالیہ کو رشتہ دار نے صاحب مدد و معاون فرمایا کہ اگر ان
 کتاب کا انگریز میں تراجم ہو تو بہت فہم رہی جبکہ صاحب موصوف ولایت
 ہو کر ہر دہمین تشریف لائی تو انہوں نے اس خاکسار کی شرکت میں اس کتاب کا
 ترجمہ کرنا شروع کیا اس وقت یہ بات خیال میں آئی کہ اگر اس ترجمہ کتاب
 بہت اچھی طرح سے مرتب کیا جوی اور جو خرابیاں کہ پہلی کتاب میں تھیں
 میں بہت بہت کی جاویں تو بہت اچھی بات ہی الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ
 فی اوس ہرزو کو پورا کیا اور طرح کہ دل چاہتا تھا اوسط حیرتہ کتاب کے

۱ پہلی کتاب ہے یہ کتاب بیت ما تو من اچی ہی
اس کتاب کا پہلا باب مین مختصر سند و ستانی آبادی و پرانی اور
ملا دیو کا ذکر ہی پہلی کتاب مین تھا !

۲ پہلی کتاب کے دوسرے باب مین جہ شاہجان آباد کی قلعہ کا ذکر
اس کتاب کے دوسرے باب مین اوشلہ کا ہی پہلی کتاب ہے بہر بیان اور
ملا دیو کے ابتدائی آبادی سی جنگ جس قلعہ رنی و ہر لونی کا ذکر ہی

۳ پہلی کتاب کے پہلی اور تیسرے باب مین سہ رطاب تھے وہ اس کتاب کے
تیسری باب مین انکشی مین بلکہ سنی پرانی سکھاناکا احوال و رسم و رواج

۴ پہلی کتاب مین دو قصے ہی انکشی کہ بعضی پرانی مکانات کا پہلی

حال دریافت نہواتا دوسرے یہ کہ پہلی کتاب مین بعضی حکم بیان
کچھ غلط ہو گئی ہی اس کتاب مین دو نقص و برکی گئی

۵ پہلی کتاب مین عمارت کا بیان متفرق و غیر منظم تھا اپنی دفعہ عمارت کا
حال ترتیب ان بنا انتظام ہی لکھا گیا

۶ پہلی کتاب مین جو حال بیان کیا گیا تھا اس کی شہدائے کے مین

جو حال لکھا گیا ہی اکثر اس کی شہدائے نام و سہل تا بچکا جی حال
لکھا گیا حاشیہ پر مندرج ہے

۷ بری مہم بات اس سال کی کتاب مین ہی کہ سہدائے مہم راجی رتو پر

۵
 و سب اسٹی قطع اور اس خط کی مطابق کتابیں مقرر ہیں
 اور یہ فہرست ہی ہون کتابوں کی سن سی یہ کتاب مرتب
 نوریت محسن راجا ولی خلاصۃ التواریخ و اللؤلؤ المہمار
 بہا کوٹ اندر کبیر جغافہ بن الماثر تاریخ و شہزادہ جلال
 انیس پوتی اندر پست مہار مرآت افانہ ریت العو جلال
 التواریخ نہ سب ہر تاریخ ہستایشان تاریخ میرزا رضا علی توکلی
 جمال سرور نزاریں الفوج یعنی تاریخ علی تاریخ شیخ جبار و
 انہ اخبار تاریخ فیہ زشانی تاریخ عسکریہ ظفر مہر بیگ
 کتاب الکریم نیکل سبشی جمال لہ ۲ و ۶ و ۷ و ۸ کتاب و ۱۱ شہزادہ
 بہت اقلیم تاریخ کشمیر پوتی ای ہشت انیم البدان قصیدہ
 اثر الامرا اثر علی کبیری تاریخ ہندوستان کہندی یوران
 میر علی شکر واکرا مہون و درخت ہستایشان ان کریم علی
 اور خاں سمرارتہ کہستن البشیر علی وروام افغان کہہ کہ کتاب
 ان و لون خاں کی مت و روایہ اہل ریس پروری و تصانیف
 جو ایک ذریعہ افتخار کا اور سب کہہ یاد کاری اس کتاب کا
 ۱۱ زمین ہستایشان شکر واکرا مہون خاں سمرارتہ کہستن
 کہ یہ کتاب صرف صاحب محمد جلی مدد و اعانتہ و عالی ہستی

اور قدردانی سی چاہیہ ہوئی اور ہر شخص و روز و نزدیک لی لئی اسکا
عام ہوا

فہرست ابواب کتاب

پہلا باب دہلی کی علامہ اربوئی مختصر حالات میں
دوسرا باب دہلی میں سحر کی غی اور شہر و غی آباد ہوئی سحر میں
تیسرا باب بادشاہوں اور شہر و غی منفرد بنائی ہوئی عمارتوں کی حالت
خاتمہ اردو زبان کی کھنٹی اور مروج ہوئی سحر میں
نیمہ کتبہ بات کائنات کہہ میں



خطوط طبعیہ فی واقعہ دہلی ہمام نشین

نشر الجری و شامیہ



دلی کی عملہ روٹن کی مختصر حالات میں
 حدیث از طرب و می گو و لڑ و تہ کہ خبر کہ کس کشو و نوکشا بکبت این کیمبر
 ۱ اگر چه چند و زمانہ کی ابتدا کو بی انتہا اور آفرش عالم کو بی سرو پایان کرد
 اور اسی سبب سے اونکی نزدیک ہر ایک دیس کی لسلہ حکومت ہی ابتدا پانہ
 مکرہیات ہرگز قابل قبول کی نہیں کیونکہ معتبر دلیو نشی تبت ہی بسطح
 طہ فائلی و رملک آباد ہوئی اسطرح ہندوستان ہی بسا
 پیدائش باب ۲ کتاب عدش سی تبت ہی کہ دو ہزار تین سو اسی سال قبل
 حضرت مسیح کی تمام عالم میں طوفان آیا اور حضرت نوح مع تمام انبی خاندان
 کشتی میں مٹی اور کوئی جانور رسوائی اونکی کشتی میں عالم زمین نہیں رہا
 اگر

۳ اگرچہ آپ کے ہندو پس واقعہ کا انکار کرتی ہیں مگر ہماری نزدیک خود اپنے
 قانون سے اس واقعہ کا ہونا ثابت ہی کیونکہ اونکی کتابوں میں مذکور ہے
 کہ مجھ اور تار کی وقت میں تمام عالم میں طوفان آیا اور اس وقت کی تو تار کی
 خدا کی حکم موجب کشتی بنائی اور اس میں بیٹی اور جن بن ہنرون کو صمد طوفان
 اس کو بچانا تھا وہ سب اکی حکم کی کشتی میں بٹھائی گئیں

۴ یہ بیان اوپر واقعہ بالکل کتاب مقدس کی مطابق ہی اور اس
 طوفان کا کتاب مقدس میں ذکر ہی وہی طوفان کا یہ حال ہی الہندو مت میں
 یہ رواج تھا کہ جملہ مطالب کو اشعار میں بیان کرتی تھی اور کنایات اور استعار
 کی پیروی میں ادا کرتی تھی اور اسی سبب سے مناسبات لفظی اور تفسیری
 کا انکو بہت خیال تھا تھا اور نیز خدیا کہ شعر کا دستور ہی سابعہ کو اس میں
 تھا اس سبب سے صحیح صحیح مطلب اہونی میں کچھ فرق ہو گیا ہی اور نیز
 پانی کی مناسبت سے مجھ اور تار کا ذکر کر دیا ہی رنہ غور کرنی کی بعد بخوبی ثابت
 کہ یہ طوفان ہی حضرت نوح کا طوفان ہے

۵ اس دلیل سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ یہ چاروں جگہ جو ہندو مت میں
 چاروں کی چاروں انفرش عالم کی بعد کی ہیں اور چار ہزار چار برس قبل
 حضرت مسیح کے اندر

۶ کتاب مقدس سے ثابت ہی کہ بعد پیدائش فلج نبی و ہرارد و سوتیا پیدائش باب اور سن

سال قبل حضرت مسیح زمین منقسم ہوئی اور انسان اطراف عالم میں پھیلے
اور زبانوں کی تبدیل شروع ہوئی اور سیم کی اولاد نطفہ پڑا اور یورپ کے

ہمارے آباد ہوئی اور اونہیں سی قومیں میں پھیل گئیں
تاریخ ابوالفدا ۷۱۰ معتبر تاریخ کی کتابوں سے ثابت ہے کہ سیم کی اولاد میں سے لوگ ہندو
آئی اور ہندوستان کو انہوں نے آباد کیا

پیدائش بنائیں ۸ سیم کی اولاد میں سے ہند جو کہ کتاب مقدس میں ہڈورام بن قطن
ابن فلج ابن عیر ابن صالح ابن ارفلہ ابن سیم ہی تھیں دو ہزار سال قبل حضرت
سیح اول ہندوستان میں آیا جس کے نام سے ایک ہندوستان کا ملک ہو رہا
تاریخ خشتہ بعضی کتابوں میں یہودیہ کو حام کی اولاد میں لکھا گیا ہے

۹ ہند کی اولاد جبکہ سب اختلاف السنہ کی اپنی اصلی حالات سے بھر گئے
تو انہیں سے ایک نے یہ خیال بنایا کہ ہم سورج کی اولاد ہیں اور دوسرے نے
کہا کہ ہم چاند کی اولاد ہیں یا شیاعون نے سبب نسل کی اونکی باب دادا کو
چاند اور سورج بنادیا اور انہوں نے سچ سمجھا خانہ اونہوں نے اپنی کڑی
نامہ میں چاند اور سورج کو سجائی اصلی باب کی داخل کر گرائی تین سو چوبیس
اور چند مثنی ملے کیا

تاریخ خشتہ ۱۰ ہند کے چار مٹی ہوئی پورب سنک وکمن نروال اور نروال کی
مٹی ہوئی ہیرچ وکناچ مال راج اور وکمن کی بھی تین مٹی ہوئی مٹ

کہہ تمکس سطح تک کی ہی اولاد ہوئی جسی بنگالہ بسا اور یورپ کی ہی اولاد
 ہوئی جو چند رہنی کی لقب سی شہر تھی اور راجہ دھیا من سہلی پہل انہوں نے
 راجہ باندہ ہارفتہ رفتہ تمام ملک راجہ ارون پرستہ ہو کر ہر ایک خطہ کا جدا
 راجہ قرار پایا اور اسی زمانہ میں قنوج اور ہٹنا پور کا راجہ قائم ہوا اور
 جرجو دین ہٹنا پور کا راجہ ہوا

۱۱ چند روز بعد راجہ جرجو دین اور راجہ جدشتر میں لگیا ہوا اور راجہ جدشتر
 مخالفت کر کر اندر پٹ میں شہر باجواب دلی کی نام سی شہر ہی
 درست کرنی سامان لڑائی کی تہا سیر کی قریب کو چہتر لڑائی ہوئے
 جو مہا بھارت شہر ہے اور راجہ جدشتر نے فتح پائی اس سبب دلی
 پہلا راجہ راجہ جدشتر شمار میں آیا ہے

راجا ولی خلافت التواریخ
 سلسلہ الملوک مہا بھارت
 بہا کوت

۱۲ فارسی تاریخوں اور ہندی پوتھیوں سی معلوم ہوتا ہے یہ لڑائی تین ہزار
 ایک سو اسی برس قبل ولادت حضرت مسیح واقع ہوئی مگر یہ بات یقینی
 غلط ہے کیونکہ یہ بات طوفان سی ہیات سو تہتر برس قبل ہوتی ہے
 ۱۳ جو درپانوں سی ثابت ہے کہ مہا بھارت کی لڑائی اکیر اسی سو برس
 پہلے جس راجہ سندھ کے سی ہوئی تھی اور عقبتہ کتب سی ثابت ہے کہ راجہ
 چار سو برس قبل حضرت مسیح مندرشتین ہوا اس حساب سے صاف ثابت ہے
 کہ مہا بھارت کی لڑائی اکیر چار سو پچاس برس تھما قبل حضرت مسیح ہوئے

وراوی زمانہ میں ارجہ بدشتر نشین ہوا اور اوسنے اندرت شہر بابا
 م ۱۱ اب ہم راجہ بدشتر کو دلی کا پیدا راجہ تار دیکر ایک مختصر فہرست
 اجاؤں اور بادشاہوں کی آج تک گذری ہیں اس باب میں درج کرتے
 ہیں اور جو زمانہ بڑھی کہ ہمیں اپنی پہلی کتاب سلسلہ الملوک میں فارسی تاریخوں میں
 لکھا تھا اس فہرست میں سی کم کرتی ہیں تاکہ مدت
 زمانہ کی صحیح ہو جاوے

فہرست فرمانروایان الملک اندرت و دہلی از ابتدا راجہ شہریت ع لوب

| نمبر | نام فرمانروا | نام پدر | تاریخ سلطنت | حالات |
|------|-------------------------|------------------------------|-------------|---|
| ۱ | راجہ جہشتر | راجہ پانڈ | ۱۲۵۰ ہجری | بعد وفات کرشن اوتار کے راجہ شہریت |
| ۲ | راجہ بھرت | ابھین بن راجہ ارن بن راجہ | ۱۲۱۲ ہجری | راجہ جہشتر کی اجازت سے سندھ پرتھا اور ساپ کی کاشی سی مرگیا |
| ۳ | راجہ جیمجہ | راجہ بھرت | ۱۳۸۲ ہجری | |
| ۴ | راجہ شمانک راجہ امجد | راجہ جیمجہ | ۱۳۴۸ ہجری | |
| ۵ | راجہ سبک عرف امجد | راجہ امجد | ۱۳۱۰ ہجری | |
| ۶ | اشو می دنج عرف امجد | راجہ امجد | ۱۲۱۳ ہجری | |
| ۷ | اسین کرشن | راجہ مہاجی | ۱۲۴۰ ہجری | |

| لبر | نام فرزند | نام پدر | قبل خدمت میکمال | بعد از سلطنت | حالات |
|-----|--------------------------------|-------------|--------------------|---|---|
| ۸ | عرفی شین راجہ دستا | اسین کرشن | ۱۲۱۲ | ۳۵ سال اول شین بعد از کونوی می بعد از | گنگا کی چڑھا وی بستانا بر گیا اسب سی اس راجہ کی سہی دکن من کوئی دینی کی کنارہ شہر سبانا چا ہا اور پھر آخرت میں خلا آیا |
| ۹ | راجہ جگر عرفی اوگر سہین | دشت دن | ۱۱۷۷ | ۲۶ سال اندپ | . |
| ۱۰ | راجہ خیر تہ عرفی سور سین | اوگر سین | ۱۱۴۱ | ۲۶ سال اندپ | . |
| ۱۱ | کیرتہ | سور سین | ۱۱۰۵ | ۳۲ سال اندپ | . |
| ۱۲ | برشت مان عرفی رہمی | کیرتہ | ۱۰۷۳ | ۳۱ سال اندپ | . |
| ۱۳ | سور سین عرفی راجہ جہیل | رہمی | ۱۰۴۲ | ۲۷ سال اندپ | . |
| ۱۴ | راجہ سوتہ عرفی مکھیاں | راجہ جہیل | ۱۰۱۵ | ۲۸ سال اندپ | . |
| ۱۵ | راجہ جگ شو عرفی زہر دلو | راجہ مکھیاں | ۹۸۷ | ۲۳ سال اندپ | . |

| لمبر | نام مندرزا | نام پدر | تاریخ ولادت | تاریخ شہادت | حالات |
|------|----------------------------|------------|-------------|-------------|--|
| ۱۶ | عرف سکنی نل سورج رتہ | نیر دیو | ۹۶۴ | ۹۶۴ | ۱۸ سال |
| ۱۷ | عرف رتہ راجہ | سورج رتہ | ۹۶۶ | ۹۶۶ | ۲۶ سال |
| ۱۸ | راجہ سونی | بھوپت | ۹۲۰ | ۹۲۰ | ۲۵ سال اس راجہ نے سونی پت شہر بایا |
| ۱۹ | راجہ میدا | راجہ سونی | ۸۹۵ | ۸۹۵ | ۲۳ سال اسی راجہ کا نام دباوا بھی مسم جانے تھیں بسکی بنانی ہوئی لوہی کی لاٹھ ہے |
| ۲۰ | نرب انجی عرف شرون پتر | سیدھا | ۸۷۲ | ۸۷۲ | ۲۵ سال |
| ۲۱ | دوڑنہ عرف بیسکم | شرون پتر | ۸۳۷ | ۸۳۷ | ۱۹ سال |
| ۲۲ | راجہ تپی عرف بدارتہ | راجہ بیسکم | ۸۲۸ | ۸۲۸ | ۲۱ سال |
| | نیر ہرنہ عرف راجہ دسوان | راجہ ہرنہ | ۸۰۷ | ۸۰۷ | ۲۰ سال |

| لبر | نام و شمار | نام پدر | قبل خدمت پیش خدمت | دہشت دہشت | حالت |
|-----|---------------------------|----------|----------------------|---------------|---|
| ۲۴ | سودا عرفت زبیل | راجہ دون | ۷۸۷ | انت ۲۰ سال | |
| ۲۵ | شتاب عرفت دہر | اونی پال | ۷۶۷ | انت ۲۳ سال | |
| ۲۶ | دردمن عرفت دندیان | راجہ اہی | ۷۴۴ | انت ۱۱ سال | |
| ۲۷ | بہنی عرفت دریل رای | دندیان | ۷۲۶ | انت ۱۹ سال | |
| ۲۸ | دندیان عرفت پال | دریل رای | ۷۰۷ | انت ۱۶ سال | اسی راجہ نے پانی پت چھوڑا |
| ۲۹ | راجہ بہنی عرفت کیم پال | دش پال | ۶۹۱ | انت ۲۶ سال | |
| ۳۰ | کشی مک عرفت کیمین | کیم پال | ۶۶۵ | انت ۲۲ سال | سرو وزیر فی اسی راجہ کو مارا اور کدی پڑھا |
| ۳۱ | راجہ براؤ | | ۶۴۳ | انت سال | |
| ۳۲ | سوج سین | سرو | ۶۳۶ | انت ۱۹ سال | |

| بهر | نام مندرزا | نام پدر | تاریخ تولد قبل از ۱۳۰۰ | تاریخ وفات بعد از ۱۳۰۰ | حالات |
|-----|--------------------------|-------------|---------------------------|---------------------------|-------|
| ۲۲ | راجه بیضا | سوحین | ۶۱۴ | ۱۲۰۰ | |
| ۲۳ | راجه انکیسا یار بستین | میرسا | ۵۹۳ | ۱۲۰۰ | |
| ۲۵ | راجه هریت یا نیر سال | راجه انکیسا | ۵۷۱ | ۱۱۰۰ | |
| ۳۶ | راجه دیر | راجه هریت | ۵۵۵ | ۱۲۰۰ | |
| ۳۷ | راجه دی پال | راجه دیر | ۵۲۵ | ۱۳۰۰ | |
| ۳۸ | راجه برت | راجه دی پال | ۵۲۳ | ۱۱۰۰ | |
| ۳۹ | راجه سنجی | راجه برت | ۵۰۳ | ۱۱۰۰ | |
| ۴۰ | راجه امروژ | راجه سنجی | ۴۸۴ | ۱۲۰۰ | |
| ۴۱ | امین پال | راجه امروژ | ۴۷۴ | ۱۲۰۰ | |

| نمبر | نام و نامزد | نام پدر | تاریخ تولد | تاریخ وفات | حالات |
|------|-------------|-----------|------------|------------|---|
| ۴۲ | راجہ سہوے | راجہ مین | ۴۶۲ | انت سال | . |
| ۴۳ | راجہ پارتہ | راجہ سہوے | ۴۴۰ | انت سال | . |
| ۴۴ | راجہ بدعل | راجہ پداس | ۴۲۸ | انت سال | سیڑہ وزیر فی اس اجدہ کو مارا اور ایک پتی |
| ۴۵ | راجہ بیہاہ | | ۴۱۳ | انت سال | |
| ۴۶ | مراسکہ | بیراہہ | ۳۹۶ | انت سال | . |
| ۴۷ | شترکن | مراسکہ | ۳۸۲ | انت سال | . |
| ۴۸ | مہی پادین | شترکن | ۳۷۱ | انت سال | . |
| ۴۹ | مہابل | مہی پ | ۳۵۹ | انت سال | . |
| ۵۰ | سروپ | مہابل | ۳۴۰ | انت سال | شاید اس اجدہ کو قوت میں اجدہ دلوو لیے قہج کی نام سی اندر پت میں غمرب |

| لمبر | نام منبر و نوا | نام پدر | تاریخ ولادت | تاریخ وفات | حالات |
|------|----------------|---------------|-------------|-------------|-------|
| ۵۱ | بهرتین | سرویش | ۲۲۶۰ | دہلی سال ۱۲ | |
| ۵۲ | راجہ سکھون | راجہ بہمن | ۲۱۲ | دہلی سال ۸ | |
| ۵۳ | راجہ بیتل | راجہ سکھون | ۲۰۶ | دہلی سال ۱۴ | |
| ۵۴ | راجہ ہال سنگھ | راجہ بیتل | ۲۹۲ | دہلی سال ۱۹ | |
| ۵۵ | راجہ کلنی | راجہ ہال سنگھ | ۲۷۳ | دہلی سال ۱۹ | |
| ۵۶ | راجہ شرمون | راجہ کلنی | ۲۵۳ | دہلی سال ۶ | |
| ۵۷ | راجہ جیون جات | راجہ شرمون | ۲۴۸ | دہلی سال ۱۳ | |
| ۵۸ | راجہ بخت | راجہ جیون جات | ۲۳۵ | دہلی سال ۱۱ | |
| ۵۹ | راجہ بھین | راجہ بخت | ۲۲۷ | دہلی سال ۱۴ | |

| ممبر | نام مسلمانزاد | نام پدر | تہذیب و تمدن | سیکسٹ | سیکسٹ | حالات |
|------|----------------|--------------|--------------|-------|---------------|--|
| ۶۰ | راجہ اودت | راجہ سیرن | ۲۱۰ | دہلی | ۱۳ سال ۲۱۹ | دہرانی دہر زیری اس راجہ کو مارا اور لاکھ پڑی |
| ۶۱ | راجہ دہرانی کو | ۰ | ۱۹۷ | دہلی | ۱۹ سال | ۰ |
| ۶۲ | راجہ سین دج | راجہ ہرنی کو | ۱۷۸ | دہلی | ۲ سال | |
| ۶۳ | مہی گٹ | سین دج | ۱۰۳ | دہلی | ۱۹ سال | |
| ۶۴ | مہاجوڑ | مہی گٹ | ۱۳۴ | دہلی | ۲۲ سال | |
| ۶۵ | بیسہا | مہاجوڑ | ۱۱۲ | دہلی | ۱۳ سال | |
| ۶۶ | جیون راج | بیرنہا | ۹۹ | دہلی | ۲۱ سال | |
| ۶۷ | اودی سین | جیون راج | ۷۸ | دہلی | ۱۴ سال | |
| ۶۸ | راجہ اندھک | اودی سین | ۶۱ | دہلی | ۲۵ سال | |

| لبر | نام مندرزا | نام پدر | قبل خضر مجموعہ | سلطنت دارال | سلطنت مدت | عالات |
|-----|-----------------------------|----------------------|-------------------|----------------|---------------|--|
| ۶۹ | راجہ راجپال | راجہ جگ راجہ اتند | ۲۹ | دہلی | ۱۲ سال ۱۷۳ | راجہ بھونٹ کمار کے راجہ فی دلی کو فتح کیا |
| ۷۰ | راجہ بھونٹ گوجے | . | ۲۴ | دہلی | ۱۲ سال | بکر حاجت کی ٹرائی میں مارا گیا |
| ۷۱ | راجہ بکر حاجت والی انجین | راجہ کنہہر سین | ۱۱ | اوجین | ۹۲ سال | بکھہ ہیدہ راجہ سالباہن کی ٹرائی میں مارا گیا دلی میں سندھ پال جو کی سندھ پریشیا |
| ۷۲ | راجہ سندھ پال جو کے | . | ۱۳ | دہلی | ۲۴ سال | |
| ۷۳ | راجہ چند پال | سندھ پال | ۳ | دہلی | ۲۷ سال | |
| ۷۴ | فی پال | چند پال | ۶ | دہلی | ۲۱ سال | |
| ۷۵ | دیس پال | فی پال | ۲ | دہلی | ۱۲ سال | |
| ۷۶ | سکھپال | دیس پال | ۲۱ | دہلی | ۱۹ سال | |
| ۷۷ | مکونڈ پال | سکھپال | ۲۱ | دہلی | ۱۱ سال | |

| لبر | نام مسد مزوا | نام پدر | سال جلوس | سلطت دارا | سلطت | حالات |
|-----|---------------------|------------------------|--------------------|--------------|------------------|---------------------------------------|
| ۷۸ | کبہ پال | کونڈ پال | ۲۵۹ سنہ ۱۱۷۱ | دہلی | ۲۲ سال | |
| ۷۹ | ہر چند پال | کبہ پال | ۲۸۰ سنہ ۱۲۲۲ | دہلی | ۱۳ سال | |
| ۸۰ | مہی پال | امرت پال بر چند پال | ۲۹۲ سنہ ۱۲۲۶ | دہلی | ۱۰ سال | |
| ۸۱ | بر پال | مہی پال | ۲۹۰ سنہ ۱۲۲۶ | دہلی | ۱۲ سال | |
| ۸۲ | مدن پال | بر پال | ۲۹۲ سنہ ۱۲۲۶ | دہلی | ۱۸ سال | |
| ۸۳ | کرم پال | مدن پال | ۲۹۳ سنہ ۱۲۲۷ | دہلی | ۱۵ سال | |
| ۸۴ | بکرم پال یا کرم پال | کرم پال | ۳۵۵ سنہ ۱۲۹۹ | دہلی | ۱۲ سال ۲۲۲ | راجہ ملوک چند بہیراج کی راجہ فی زکریا |
| ۸۵ | ملوک چند | | ۳۹۶ سنہ ۱۳۱۰ | دہلی | سال | |
| ۸۶ | بکرم چند | ملوک چند | ۳۹۹ سنہ ۱۳۱۲ | دہلی | ۱۳ سال | |

| نمبر | نام مندر ماہر و | نام پدر | سال جلوس | سلطنت دارالسلطنت | حالات |
|------|-----------------|---------------|------------------------|---------------------|-------|
| ۸۷ | کاخچہ | مکرم چاند | ۳۸۲ سمت ۳۲۵ ع | دہلی | اکیال |
| ۸۸ | رام چند | کاخچہ | ۳۸۳ سمت ۳۲۶ ع | دہلی | سال |
| ۸۹ | دھیر چند | رام چند | ۳۹۳ سمت ۳۳۵ ع | دہلی | سال |
| ۹۰ | کلیان چند | دھیر چند | ۳۹۹ سمت ۳۴۲ ع | دہلی | سال |
| ۹۱ | بہیم چند | کلیان چند | ۴۰۵ سمت ۳۴۸ ع | دہلی | سال |
| ۹۲ | بہر چند | بہیم چند | ۴۰۶ سمت ۳۵۰ ع | دہلی | سال |
| ۹۳ | کوجہ چند | بہر چند | ۴۰۸ سمت ۳۵۱ ع | دہلی | سال |
| ۹۴ | رانی چم دیو | زوجہ کوجہ چند | ۴۰۵ سمت ۳۵۲ ع | دہلی | اکیال |
| ۹۵ | بہر پریم | | ۴۰۵ سمت ۳۵۰ ع | دہلی | سال |

رانی مری تو لو کون فی کمار پر نفی گو گدی پشی

| لبر | نام مندر | نام پدر | سال جلوس | بیت دارا | بیت درت | حالات |
|-----|------------|------------|--------------------------|-------------|------------|---|
| ۹۶ | کونبد پریم | بر پریم | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۲۰ سال | |
| ۹۷ | کوپال پریم | کونبد پریم | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۱۶ سال | |
| ۹۸ | مہا پاتر | کوپال پریم | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۷ سال | راجہ ریاست جوہر کر نگر موکھا ہندو شکر راجہ دہی سین بنگالہ کی راجہ فی دلی قاضی کر |
| ۹۹ | دہی سین | | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۱۸ سال | |
| ۱۰۰ | بلاول سین | دہی سین | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۱۲ سال | |
| ۱۰۱ | کنور سین | بلاول سین | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۱۵ سال | |
| ۱۰۲ | مادھو سین | کنور سین | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۱۵ سال | |
| ۱۰۳ | سور سین | مادھو سین | ۵۶۳ سنه ۲۰۳ عیونیه | دہلی | ۶ سال | |

| لبر | نام مندرزا | نام پدر | سال جلوس | سلطنت دارا | سلطنت میت | حالات |
|-----|---------------------|-----------|----------------------------|---------------|--------------|--|
| ۱۳ | بهیم سین | سورین | ۵۶۹ سنه ۱۲۲۰ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۰۵ | کان سین | بهیم سین | ۵۷۲ سنه ۱۲۲۳ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۰۶ | ہرین | کان سین | ۵۷۹ سنه ۱۲۲۶ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۰۷ | کھن سین | ہرین | ۵۸۸ سنه ۱۲۳۱ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۰۸ | نراین سین | کھن سین | ۵۹۷ سنه ۱۲۳۳ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۰۹ | دامو درین | نراین سین | ۶۱۷ سنه ۱۲۶۰ عیوی | دہلی | سال ۱۲۵ | مارہ آدمیون فی امیکو پین جس حکومت کی آخر کو ارکان یاست فی راجہ دینکھ کو بہت راجہ کی زش کر کردلی میں ملانیا |
| ۱۱۰ | راجہ دینکھ کوستہ | | ۶۲۱ سنه ۱۲۶۴ عیوی | دہلی | سال | |
| ۱۱۱ | زن سنگھ | دینکھ | ۶۳۵ سنه ۱۲۷۸ عیوی | دہلی | سال | |

| نمبر | نام سردار و نوا | نام پدر | سال جلوس | سلطنت دارا | سلطنت مدت | حالات |
|------|-----------------|----------|----------------------------|------------|------------------|--|
| ۱۱۳ | راج سنگہ | راج سنگہ | ۱۵۹ سمت ۶۰۲ عیسوی | دہلی | ۹ سال | |
| ۱۱۳ | شیر سنگہ | راج سنگہ | ۶۱۰ سمت ۶۱۱ عیسوی | دہلی | ۵۵ سال | |
| ۱۱۳ | ہر سنگہ | شیر سنگہ | ۶۱۳ سمت ۶۵۶ عیسوی | دہلی | ۱۳ سال | |
| ۱۱۵ | جیون سنگہ | ہر سنگہ | ۶۲۶ سمت ۶۶۹ عیسوی | دہلی | ۷ سال ۱۰۵ | جہاد میں نے اکیسویں برس حکومت کی آخر کو انکی پال تنورنی دلی پر فتح پائی |
| ۱۱۶ | انکی پال تنور | اوکرین | ۶۳۳ سمت ۶۷۶ عیسوی | دہلی | ۱۸ سال | |
| ۱۱۷ | باب دیو | انکی پال | ۶۵۱ سمت ۶۹۴ عیسوی | دہلی | ۱۹ سال ۱۸ یوم | |
| ۱۱۸ | کنک پال | باب دیو | ۶۷۰ سمت ۷۱۳ عیسوی | دہلی | ۲۱ سال ۲۸ یوم | |
| ۱۱۹ | پرنتی پال | کنک پال | ۶۹۲ سمت ۷۳۵ عیسوی | دہلی | ۱۹ سال ۴۱ یوم | |

| لبر | نام مندرزا | نام پدر | سال جلوس | سلطنت دارا | سلطنت مدرست | حالات |
|-----|------------|----------|--------------------|---------------|---------------------------|-------|
| ۱۲۰ | جیدو | پرہیال | ۸۱۱ ۶۵۴ ۳۴۴ | دہلی | ۲۱ سال ۴ شہر ۲۸ یوم | |
| ۱۲۱ | ہیال | جیدو | ۸۲۲ ۶۵۵ ۱۵۹ | دہلی | ۱۲ سال ۴ شہر ۹ یوم | |
| ۱۲۲ | اودی راج | ہریال | ۸۲۶ ۶۵۹ ۱۴۲ | دہلی | ۲۶ سال ۴ شہر ۱۱ یوم | |
| ۱۲۳ | بجھراج | اودی راج | ۸۶۲ ۶۸۱۶ ۱۲۲ | دہلی | ۲۱ سال ۲ شہر ۱۳ یوم | |
| ۱۲۴ | انکیال | بجھراج | ۸۹۲ ۶۸۲۶ ۲۲۲ | دہلی | ۲۲ سال ۲ شہر ۱۶ یوم | |
| ۱۲۵ | رکھہ پال | انکیال | ۹۱۶ ۶۸۵۹ ۲۲۵ | دہلی | ۲۱ سال ۴ شہر ۵ یوم | |
| ۱۲۶ | نیکپال | رکھہ پال | ۹۲۸ ۶۸۸۱ ۲۶۵ | دہلی | ۲ سال ۲۳ یوم | |
| ۱۲۷ | کوپال | نیکپال | ۹۳۰ ۶۸۸۳ ۲۶۵ | دہلی | ۱۸ سال ۲ شہر ۱۵ یوم | |

| لبر | نام مشہور | نام پدر | سال جلوس | سلطنت دارا | سلطنت میت | حالات |
|-----|-----------|---------|--|---------------|------------------------------|--|
| ۱۲۸ | سلکین | کوپال | ۹۵۸ سمت ۶۹۰۱ شعبہ ۱۰ یوم | دہلی | ۲۵ سال ۲ شہر ۱۰ یوم | |
| ۱۲۹ | جیپال | سلکین | ۹۸۳ سمت ۶۹۲۶ شعبہ ۱۳ یوم | دہلی | ۱۶ سال ۴ شہر ۱۳ یوم | |
| ۱۳۰ | کنورپال | جیپال | ۱۰۰۲ سمت ۶۹۳۳ شعبہ ۱۱ یوم | دہلی | ۲۹ سال ۹ شہر ۱۱ یوم | |
| ۱۳۱ | اسکیپال | کنورپال | ۱۰۲۹ سمت ۶۹۴۲ شعبہ ۱۸ یوم | دہلی | ۲۹ سال ۶ شہر ۱۸ یوم | |
| ۱۳۲ | بجی پال | اسکیپال | ۱۰۵۹ سمت ۶۱۰۰۲ شعبہ ۶ یوم | دہلی | ۲۴ سال یک شہر ۶ یوم | |
| ۱۳۳ | مہی پال | بجی پال | ۱۰۸۳ سمت ۶۱۰۲۶ شعبہ ۱۳ یوم | دہلی | ۲۵ سال ۲ شہر ۱۳ یوم | |
| ۱۳۴ | اکرپال | مہی پال | ۱۱۰۸ سمت ۶۱۰۵۱ شعبہ ۱۵ یوم | دہلی | ۲۱ سال ۲ شہر ۱۵ یوم | |
| ۱۳۵ | پرتھی راج | اکرپال | ۱۱۲۹ سمت ۶۱۰۴۲ شعبہ ۱۹ یوم | دہلی | ۲۲ سال ۲ شہر ۱۹ یوم | نیل دیوان چارو دیس سب مہینی اتیس دن حکومت کرکے بیکہ جو مان نے فستے |

| لبر | نام مندر و | نام پدر | سال جلوس | سلطنت و ارا | سلطنت مدت | حالات |
|-----|-------------------------------|---------|--------------------------------------|----------------|-----------------------------|--|
| ۱۳۶ | بیلدو | انیدو | ۱۱۵۲ سمت ۶۱۰۹ شماره ۲۹۵ | دہلی | ۶ سال یک شہر تہرہ یوم | |
| ۱۳۷ | امرکنکو | بیلدو | ۱۱۵۸ سمت ۶۱۱۰ شماره ۲۹۹ | دہلی | ۵ سال ۲ شہر ۵ یوم | |
| ۱۳۸ | کھڑال | امرکنکو | ۱۱۶۳ سمت ۶۱۱۰ شماره ۲۹۵ | دہلی | ۶ سال یک شہر ۵ یوم | |
| ۱۳۹ | مسیر | کھڑال | ۱۱۸۳ سمت ۶۱۲۶ شماره ۳۵۰ | دہلی | ۶ سال ۲ شہر ۲ یوم | |
| ۱۴۰ | جاہرا | مسیر | ۱۱۹۰ سمت ۶۱۳۳ شماره ۳۵۲۸ | دہلی | ۶ سال ۲ شہر ۸ یوم | |
| ۱۴۱ | ناک دیو | جاہرا | ۱۱۹۵ سمت ۶۱۳۸ شماره ۳۵۳۳ | دہلی | ۶ سال یک شہر ۵ یوم | |
| ۱۴۲ | پرنٹی راج عرف رای پھورا | ناک دیو | ۱۱۹۸ سمت ۶۱۴۱ شماره ۳۵۳۹ | جہیندر دہلی | ۶ سال ۲ شہر ۱۰ یوم | غیاث الدین محمد بن سام سلطان شہا الدین کا بہای شاہکین سلطان شہاب الدین نی ہندوستان کی فتح خود آپ کی اور اسکو بذاتہ تسلط عظیم تھا اسکی سلطان شہاب الدین کی فتح کی تاہم سی دلی کی بادشاہوں کی کار کیا جاتا ہے |

سلطان شہا الدین محمد بن سام سلطان شہا الدین
کا بہای شاہکین سلطان شہاب الدین
نی ہندوستان کی فتح خود آپ کی
اور اسکو بذاتہ تسلط عظیم تھا اسکی
سلطان شہاب الدین کی فتح کی تاہم
سی دلی کی بادشاہوں کی کار کیا جاتا ہے

| لبر | نام مازوا | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال حواری | محل ولادت | سلطنت قمری | سال وفات |
|-----|---|--------------------------|------|-----------|--|---|-------------------------------------|--|
| ۱۳۳ | شهاب الدین الملک ابو جعفر سلطان معریه محمد | سبا والدین سام | عوزی | | ۵۸۷ سنه ۱۱۹۱ سنه عدوی ۱۲۴۲ سنه بکرمات | محل فخر موضع تران عونی مادر کنار آب سیر | غزنی سال | سوم عثمان ۶۰۲ سنه ۱۲۰۵ سنه عیوی |
| ۱۳۴ | سلطان قطب الدین | غلام سلطان شهاب الدین | ترک | | روز شنبه سید محمد ۹۰۲ سنه ۱۲۰۵ سنه | لاهور دہلی قلعہ راہ پتورا | دہلی چندہ سال | ۶۰۷ سنه ۱۲۱۰ سنه |
| ۱۳۵ | آرام شاہ | قطب الدین | ترک | | ۹۰۷ سنه ۱۲۱۰ سنه | لاہور دہلی قلعہ پتورا | دہلی چندہ سال | |
| ۱۳۶ | سلطان شمس الدین التمش غلام داماد قطب الدین | ایلم خان | ترک | | ۹۰۷ سنه ۱۲۱۰ سنه عیوی | پشید واقع قلعہ پتورا | دہلی سال | شعبان ۳۳۲ سنه ۱۲۳۵ سنه |
| ۱۳۷ | رکن الدین فیروز شاہ | شمس الدین التمش | ترک | | روز شنبه ماہ شعبان ۹۳۳ سنه ۱۲۳۵ سنه | قلعہ راہ پتورا | دہلی ماہ ۲۸ یوم | ۹۳۵ سنه ۱۲۳۷ سنه عیوی |
| ۱۳۸ | رضیہ سلطان سکھ | شمس الدین التمش | ترک | | ۹۳۴ سنه ۱۲۳۷ سنه عیوی | قلعہ راہ پتورا | دہلی سال ۴ شہر ۶ یوم | پنجشنبہ ربیع الاول ۹۳۸ سنه ۱۲۴۰ سنه |

| مرمت | مرفن | حالات |
|------|---|--|
| | عزیز پانی میں میں | لاہور سے غنیمت جاتی ہوئی بہت کی مقام میں کہکروں فی مارڈالا اور غور کی سلطنت بہت سی سلطان محمود شاہ اور جو کہ قطب الدین ایبک سلطان الدین کی طرف سے ہندوستان سے لارہتا اور اپنے بہت قوت ہم ہنگامی تھی اس واسطے سلطان محمود نے ہندو کی بادشاہ قطب الدین ایبک کو بخشدی اور خطا را دی اور پھر بادشاہی بھیج دیا اور قطب الدین لاہور بہت اوسکے استقبال کو کیا |
| | لاہور | لاہور میں وقت چوکان باز کی کہوڑی پسی کر کر مر گیا اس نے اوسکی بی کو تخت پر بٹایا |
| | | اس کے بعد سلطان لاہور اور دہلی فی اس بادشاہ کی حرکتوں سے ناراض ہو کر سلطان شمس الدین تمش کو جو بدو کا حکم تھا دلی میں ملا لیا اور آرام شاہی لڑائی اور آرام شاہ فی تخت پائی اور سلطان شمس الدین تمش تخت پر بٹایا |
| | پہلے پتھور حق فوق الاسلام | پہلے ہو کر مر گیا |
| | ملکپور | ملک الدین جاکم مانکی نے کو بیچا کی طرف روانہ ہوا اوسکی سچی مر سلطان کو تخت پر بٹایا بادشاہ دلی میں آکر کو بیچا کی میدان میں لڑائی ہوئی اوسی لڑائی میں پا کر گیا اور بد میں مر گیا |
| | شاہجہان امداد معدنہ خانیہ کدز | جبکہ ملک التونیہ تہنوں کی حاکم ہی لڑائی ہو رہی تھی اس وقت امر فی مخالفت کر کے سلطان ضیہ کو قلعہ تہنہ میں قید کیا اور دہلی میں بہرام شاہ کو تخت پر بٹایا بعد اوسکے سلطان ضیہ نے ملک التونیہ نکاح کر لیا اور بہرام شاہ سے دو دفعہ لڑی آخر کو ماری گئی |

| لمبیز | نام مندرزا | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال حکومت | محل حکومت | سلطنت دارا | سلطنت | سال وفات |
|-------|--|--|-----|----------------------|---|-----------|---------------------------|--|----------|
| ۱۲۹ | میرالدین بہرام شاہ | شمس الدین | ترک | . | روشنہ مست دوم رمضان ۶۳۴ ۱۲۳۹ عیسوی | دہلی | ۲۰ سال یکماہ ۱۰ یوم | مست دوم روشنہ ۶۳۹ ۱۲۴۴ عیسوی | |
| ۱۵۰ | سلطان علا الدین مسعود شاہ | رکن الدین قیر و شاہ | ترک | . | فولعد ۶۳۹ ۱۲۴۱ عیسوی | دہلی | ۲ سال یکماہ یک یوم | ۶۳۲ ۶۳۴ عیسوی | |
| ۱۵۱ | سلطان ناصر الدین محمود شاہ | شمس الدین | ترک | . | ۶۳۳ دی الحج ۶۳۴ ۱۲۴۰ عیسوی | دہلی | ۲۰ سال چند ماہ | باز و جماد الاول ۶۳۳ ۶۳۴ عیسوی | |
| ۱۵۲ | الغ خان ملقب بسلطان بلبن غیاث الدین | غلام شمس الدین شمس | ترک | ۶۴۰ ۱۲۴۸ عیسوی | ۶۴۰ الاول ۶۴۲ ۱۲۴۵ عیسوی | دہلی | ۲۱ سال چند ماہ | ۶۴۶ ۶۴۸ عیسوی | |
| ۱۵۳ | میرالدین کبکاد کیو فرست ملقب سلطان شمس الدین | ناصر الدین نغرا خان بن غیاث بلبن الدین | ترک | ۶۴۶ ۶۴۸ عیسوی | ۶۴۶ ۶۴۸ عیسوی | دہلی | ۲ سال چند ماہ | جمادی الثانی ۶۴۹ ۶۵۰ عیسوی | |

| عمرت | مدفن | حالات |
|------|--------|---|
| | ملکپور | نظام الملک منہب الدین اور امرا نے مخالفت کر کر بادشاہ کو دہلی میں محصور کیا اور بنین منہب تک ہر روز لڑائی رہی آخر کار بادشاہ کو پکڑ کر مار ڈالا اور ملک منہب الدین علیہ السلام تخت پر بیٹھا کیا مگر اور امرا اوسکی بادشاہت پر راضی نہ ہوئی اور علاؤ الدین کو جو قصہ سفید میں بتا بادشاہ کیا |
| | | اس بادشاہ کے ظلم سے امرا ناراض ہوئی اور سلطان ناصر الدین کو ہرنج سی بلا کر بادشاہ کیا اور ۲۶ محرم ۶۲۲ ہجری مطابق ۱۲۲۶ء عیسوی علاؤ الدین کو قید کر لیا کہ اسے زمانہ میں قید میں کر لیا |
| | دہلی | چار ہو کر مر گیا اور جو کہ کوئی وارث نہ تھا امرا نے الٹے خان کو بادشاہ کر لیا |
| | دہلی | بیار ہو کر مر گیا اور ملک فخر الدین کو توال اور اور امرا نے اسے صلح کر کر ناصر الدین کہتے ہیں کہ بادشاہ کیا |
| سال | | بادشاہ کو فالج ہو گیا اس سبب سے امرا نے کیو مرث اوسکی بیٹی کو تخت پر بیٹھا یا مگر امرا نے غلبہ میں مخالفت کی اور کیو مرث کو بہادر پور میں پکڑ لی گئی اور بادشاہ کو لاٹون سی مارا اور ملک جلال الدین علی تخت پر بیٹھا تیرہ دسمبر ۱۲۲۶ء کو غزنویوں نے غلاموین سے تھے سو برس تک بادشاہی کی بعد کے سلطنت خاندان غلاموین چلی گئی |

| نمبر | نام مندرزا | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطان دارا | سلطان | سال وفات |
|------|--|----------------------|------|------------------|------------------|----------------------|------------|----------------|------------------|
| ۱۵۴ | جلال الدین فیروز خیلجی | بیرش | خلجی | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | کمال پور | دہلی | ۱ سال خداہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |
| ۱۵۵ | رکن الدین ابراہیم شاہ | جلال الدین فیروز شاہ | خلجی | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | کاشن | دہلی | ۳ ماہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |
| ۱۵۶ | سلطان علا الدین | شہاب الدین مسعود | خلجی | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | پتورا | دہلی | ۱۹ سال خداہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |
| ۱۵۷ | شہاب الدین عمر | علا الدین سلطان | خلجی | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | قلعہ علا | دہلی | ۳ ماہ خداہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |
| ۱۵۸ | قطب الدین مبارک شاہ | علا الدین سلطان | خلجی | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | قلعہ علا | دہلی | ۱ سال کماہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |
| ۱۵۹ | حسن خان بہ سلطان ناصر الدین حضر خان | | بروہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ | قلعہ علا قصر ہزار | دہلی | ۳ ماہ خداہ | ۶۱۲۲۱ هـ ۱۲۹۰ |

علاء الدین غازی بادشاہ کو گڑھ لکھنؤ میں آیا اور چٹ شاہ شہسوار کی بیٹی کو نکاح کیا اور اس وقت اس کو ملواریا کر
مارڈ لاجب خبر دیں پھر ملک جہان شاہ کی بی بی بی بی رکن الدین اپنی چوٹی میں کو تخت پر بیٹھا

سلطان علاء الدین سی لکھنؤ گیا اور سلطان علاء الدین دلی کی تخت پر بیٹھا

سپاہیوں کو مرگیا اور انہیں باہم صلاح کر کر شاہ الدین کو تخت پر بیٹھا

قلعہ را
شہور
عند
قوت
الاسلام

سہارک خان فی کیت برسی ملک شاہ المہام سلطنت کو مروا کر آپ سلطنت ہوا اور چند
بعد بادشاہ کو لکھنؤ لایا گیا اور کو الیہ کے قلعہ میں مقیم کیا اور آپ بادشاہ ہوا

جاہر بیگ نے بیٹا شہنشاہ خان کی بادشاہ کو قصر تراستون میں اور خیر خان تخت پر بیٹھا

غازی الملک تغلق دہلی کے حاکم فی خیر خان پر فوج کشی کی اور خیر خان حوض علی کے
کنارہ پر نکلا اور اس وقت میں لڑائی ہوئی اور خیر خان ہلاک کر تپ میں چھا آخر کار
پکڑا جا کر مارا گیا اور تغلق بادشاہ ہوا

| لبن | نام مندرزا | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | نقطه دارا | سلطنت | سال وفات |
|-----|--------------------------------|---------------------|-----|-------------|----------------|-------------|-----------|--------|---------------------|
| ۱۹۰ | غیاث الدین تغلق شاه | ملک تغلق | ترک | ۰ | ۶۱۳۲۱ ۶۱۳۲۱ | غریبان قلعه | دلی قلعه | ۲۴ سال | ربیع الاول ۶۱۳۲۲ |
| ۱۹۱ | سلطان محمد عادل تغلق شاه | غیاث الدین تغلق شاه | ترک | ۰ | ۶۱۳۲۲ ۶۱۳۲۲ | ربیع الاول | دلی قلعه | ۲۴ سال | مهرم ۶۱۳۲۳ |
| ۱۹۲ | فیروز شاه | سالار رب | ترک | ۶۹۹ ۱۲۹۰ | ۶۱۳۵۱ ۶۱۳۵۱ | بست بیوم | سبوان | ۳۸ سال | سیر دوم رمضان ۶۱۳۵۸ |
| | غیاث الدین محمد تغلق شاه | | | | ۶۱۳۵۱ ۶۱۳۵۱ | | | | |
| | شاهزاده فتح خان | فیروز شاه | | | ۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹ | | | | |
| | ناصر الدین محمد شاه | فیروز شاه | | | ۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹ | | | | |
| ۱۹۳ | سلطان غیاث الدین تغلق شاه پانی | شاهزاده فتح خان | ترک | ۰ | ۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹ | بست بیوم | دلی | ۵۸ سال | ربیع دوم ۶۱۳۵۹ |
| ۱۹۴ | ابوبکر شاه | ظفر خان | ترک | ۰ | ۶۱۳۵۹ ۶۱۳۵۹ | صفیر | دلی | ۵۸ سال | مهرم ۶۱۳۵۹ |

| لیہ | نام شہزادہ | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطنت دارا | سلطنت قمریہ | سال وفات |
|-----|----------------------|-----------------------------|--------|----------------------------------|--------------------------|----------------|------------|-----------------------|----------------------------|
| ۱۹۵ | ناصر الدین محمد شاہ | فیروز شاہ | ترک | روز دوشنبہ سوم جمادی الاول ۱۳۹۹ھ | نور دوم رمضان ۱۳۹۹ھ | فیروز آباد | دہلی | ۲ سال ۵۹۶ھ | ہفتہ دوم ربیع الاول ۱۳۹۳ھ |
| ۱۹۶ | علاء الدین سکندر شاہ | ناصر الدین محمد شاہ | ترک | . | نور دوم ربیع الاول ۱۳۹۹ھ | فیروز آباد | دہلی | یک ماہ چند یوم | ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ |
| ۱۹۷ | ناصر الدین محمود شاہ | ناصر الدین محمد شاہ | ترک | . | جمادی الاول ۱۳۹۹ھ | فیروز آباد | دہلی | ۱۹ سال ۱ ماہ چند یوم | دفعہ ۱۱۵ھ |
| | ناصر الدین نصر شاہ | شاہزادہ مستحکم بن فیروز شاہ | | | ۱۳۹۹ھ | فیروز آباد | | | ۱۳۹۳ھ |
| | اقبال خان عرف | | پٹن | . | ۱۳۹۹ھ | کونک | | | |
| | امیر تیمور | اسیر طراغ | چغتائی | ۱۳۹۹ھ | جمادی الاول ۱۴۰۱ھ | شہر فیروز آباد | مرقد | ۱۰۶ سال ۱۵ یوم | شعبان ۱۴۰۴ھ |
| ۱۹۸ | دولت خان | . | لوہ | . | محرم ۱۴۰۱ھ | کونک | دہلی | یک سال دو ماہ چند یوم | ۱۴۰۴ھ |
| ۱۹۹ | خضر خان | ملک سلیمان | سید | . | باز دوم ربیع الاول ۱۴۰۱ھ | کونک | دہلی | ۲ سال دو یوم | ہفتہ دوم جمادی الاول ۱۴۰۳ھ |

| تاریخ | مدفن | حالات |
|--------|--------|---|
| ۱۱ سال | حوض | پارہوکر جالسرین مرکیا ہایون خان سکندر اسکا بیٹا بادشاہ ہوا |
| ۱۱ سال | حوض | پارہوکر مرکیا جھکے پندرہ روز تک مارہین کھنکھری لکھی کو بادشاہ کرین محمود کو تخت پر بیٹھا |
| ۱۱ سال | حوض | اس بادشاہ کی سلطنت میں نہایت زلزلہ ہوا سادات خان فی نصرت شاہ کو فیروز آباد میں تخت پر بیٹھا دیا ہوا اور پھر قال خان فیروز آباد پر قابض ہو گیا اور کہیں بادشاہ بہاک کیا او کہیں بہر کیا اور اسی میان میں سپہ سوار بھی لیٹا یا آخر کو یہ بادشاہ پارہوکر کتیل سی مرتب کرتی وقت مرکیا امراتہ دولت خان کو بادشاہ کیا |
| ۱۱ سال | سرمقند | خضر خان فی دلی پرفوج کشی کی اور دولت خان کو شکسیر میں محصور ہوا آخر کار خضر خان کی پاس چلا آیا اور لوہے فیروز آباد میں قید کیا اور وہیں مرکیا |
| ۱۱ سال | بجیہ | انٹا وہ میں پارہوکر دھین آیا اور مرکیا اور اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا |

| لبر | نام سہ ماہی | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطنت دارا | سلطنت قمری | سال وفات |
|-----|--------------------------------|------------------------|--------|---------------|--|---------------|--------------|------------------------------|---------------------------------|
| ۱۴۰ | میرالدین الوافق بہارک شاہ | خضر خان | سید | ۰ | ہفتیم جمادی الاول ۱۲۳۳ھ ۱۲۳۳ھ | کوئٹہ | دہلی | ۱۳ سال یکم نومبر ۱۳۳۳ھ | نہم رجب ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۳ھ |
| ۱۴۱ | سلطان محمد شاہ | فرید خان بن خضر خان | سید | ۰ | نہم رجب ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۳ھ | کوئٹہ | دہلی | ۱۴ سال چند ماہ | ۸۲۹ھ ۱۳۳۵ھ |
| ۱۴۲ | سلطان علاؤ الدین عالم شاہ | محمد شاہ | سید | ۰ | ۱۲۲۵ھ ۱۲۲۵ھ | کوئٹہ | دہلی | ۶ سال چند ماہ | ۸۱۳ھ ۱۳۴۸ھ |
| ۱۴۳ | سلطان بلبل لودی | ملک کالا لودی | لودی | ۰ | ہفتیم اول ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۵ھ | کوئٹہ | دہلی | ۳۸ سال ۱ ماہ ۷ یوم | ۱۱۹۳ھ ۱۳۸۸ھ |
| ۱۴۴ | سلطان سکندر | سلطان بلبل لودی | لودی | ۰ | ۱۲۹۴ھ ۱۳۱۱ھ | حکملے قصبہ | دہلی اکرہ | ۲۸ سال یکم نومبر | روزیہ ۱۲۹۴ھ ۱۳۱۱ھ |
| ۱۴۵ | سلطان ہریم | سلطان سکندر لودی | لودی | ۰ | ذیقعد ۱۳۲۳ھ ۱۳۱۴ھ | اکرہ | اکرہ | ۱ سال چند ماہ | ہشتم رجب ۱۳۲۳ھ ۱۳۲۵ھ |
| ۱۴۶ | ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ | عمر شہزاد چغتائی | چغتائی | ۸۸۸ھ ۱۴۸۳ھ | ربیع ۱۳۲۳ھ ۱۳۱۵ھ | دہلی | اکرہ | ۴ سال ۱۰ ماہ چند یوم | روز دوم ۸۸۸ھ ۱۴۸۳ھ |
| ۱۴۷ | نصیر الدین بادشاہ بھڑاول | بابر بادشاہ چغتائی | چغتائی | ۹۱۳ھ ۱۵۰۰ھ | جمادی اول ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۳ھ | اکرہ | اکرہ بعدہ | ۱۱ سال یکم نومبر | یازدوم اول ۱۳۳۳ھ ۱۵۰۰ھ |

| ذبح | دفن | حالات |
|----------------------------|-----------------------------------|---|
| . | دہلی کھنڈ کوٹہ | قطعہ مبارک آباد میں جس بادشاہ نے دریائے گندھار پر بنایا تھا میران سے اور قاضی عبدالصمد نے اس بادشاہ کو ڈالا اور سید الملک یز کو خبر کی اس نے صلاح کر کر محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا |
| . | دہلی مقبرہ دوسوا در خیر پور | پیار ہو کر مر گیا اور اس کا بیٹا بادشاہ ہوا |
| . | . | بادشاہ بد او منین جا پڑا اور ملک بھول لو دسی لی پڑا بھول ہو کر تخت پر بٹھایا |
| . | دہلی مقبرہ در کاغ چیسے | پیار ہو کر مر گیا اور خانخانان نے اس کی بیٹی کو تخت پر بٹھایا |
| : | دہلی | اس بادشاہ کی عہد میں ہندوؤں نے فارسی لکھنا اور پڑھنا شروع کیا اس پہلی کوئی نہ پڑھتا تھا آخر کو پیار ہو کر مر گیا |
| . | پانی پتہ | پانی پتہ کے میدان میں بادشاہ کی لڑائی میں مارا گیا اور مخلوٹ کے خانہ امن میں دشا پتہ چلا گیا |
| ۲۹ سال خند باد | کابل | پیار ہو کر مر گیا |
| ۳۱ سال ۳۶ ماہ ۲۶ یوم | دہلی مقبرہ | شیر شاہ کی لڑائی میں شہست ہوئی اور بادشاہ ایران چلا گیا |

| لمبر | نام و نامزاد | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | ملکیت دارا | ملکیت قریه | سال وفات |
|------|---|-------------|--------------|------------------|------------------|---|------------|----------------------------|---|
| ۱۷۸ | فرید خان الملک به شیر شاه | حسن | پشتون سور | ۹۳۴ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۳۴ هـ ۱۰۲۰ م | اکره | دلی | سپیل ۶۲ ماه ۱۵ ایوم | دوازدهم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م |
| ۱۷۹ | جلال خان الملک به اسلام شاه | شیر | پشتون سور | ۹۰۲ هـ ۹۹۲ م | ۹۰۲ هـ ۹۹۲ م | پانزدهم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | سپیل دو ماه ۱۰ ایوم | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م |
| ۱۸۰ | فیبر شاه | اسلام | پشتون سور | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | ۳ ایوم | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م |
| ۱۸۱ | مبارز خان الملک به محمد عادل شاه | نظام خان | پشتون سور | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | یک سال ۱۱ ماه ۶ ایوم | |
| ۱۸۲ | سلطان ابراهیم | | پشتون سور | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | دو ماه ۳ ایوم | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م |
| ۱۸۳ | احمد خان الملک به سکندر شاه | حسین | پشتون سور | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | دو ماه | |
| ۱۸۴ | نصیر الدین محمد یون بادشاه مرتبه دوم | بابر بادشاه | چغتایی | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | پنجم جمادی اول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م | دلی | ۴ ماه خندیم | پانزدهم ربیع الاول ۹۰۲ هـ ۱۰۲۰ م |

| ذبح عمر | مدفن | حالات |
|---------------------------|---------------|---|
| ۴۲ سال ۱۶۸۸ء جینوم | سہرام | کالنجری کے قلعہ کی لڑائی میں ماروئے جگر مرگیا |
| ۵۸ سال ۱۶۸۳ء جینوم | . | چھار سو گھر مرگیا اور خیر و زخان تخت پر بیٹھا |
| ۱۲ سال جینوم | . | سبار زخان کے ماموں نے مار ڈالا اور آپ تخت پر بیٹھا |
| : | : | ابراہیم خان بنی عم شیر شاہ سے تخت پائی |
| سال | . | احمد خان بنی عم شیر شاہ سے لڑ کر تخت پائی |
| . | . | سامون بادشاہ سے تخت ہار کر بنگالہ کی طرف ہٹا گیا |
| ۴۹ سال ۱۶۸۳ء ۲۶ یوم | دہلی میاون | شیر منڈل واقع قلعہ کہنہ میں اوترتی وقت گر پڑا اور کئی دن انتقال کیا |

| لمبر | نام و نسب و نژاد | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطنت دارا | سلطنت مدت | سال وفات |
|------|--|-------------------------------|--------|--------------------------|--|----------|----------------------------------|----------------------------|---|
| ۱۸۵ | ابو الحسن جمال الدین محمد اکبر بادشاہ | سما یون بادشاہ | چغتائی | نیکشنب ۱۹۲۹ ۶۱۵۵۵ | دویم رجب ۱۰۴۳ ۶۱۵۵۵ | کلا نوز | اکرہ | ۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم | چهارشنبہ تیز دم چاہ ۱۰۱۳ ۶۱۶۰۵ |
| ۱۸۶ | ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ | اکبر بادشاہ | چغتائی | روزشنبہ ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | روزشنبہ چهار دہم ربیع الاول ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | اکرہ | اکرہ | ۲۱ سال ۸ ماہ ۱۳ یوم | بست و نیم ۱۰۳۴ ۶۱۶۲۶ |
| ۱۸۷ | میرزا بلاتیان الحاکم سلطان داورخشن | شاہزادہ خسرو بن جہانگیر | چغتائی | دفعہ ۱۰۴۹ ۶۱۶۰۱ | ربیع الاول ۱۰۴۹ ۶۱۶۲۶ | راجپوت | اکرہ | دو ماہ چند یوم | ۱۰۳۴ ۱۶۲۶ ۶۱۶۲۶ |
| ۱۸۸ | شہاب الدین محمد شایمان بادشاہ | جہانگیر بادشاہ | چغتائی | نیکشنب ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | نیکشنب بست و نیم ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | لاہور | اکرہ بعدہ شایمان ۱۱ ماہ | ۲۲ سال چند ماہ | نیکشنب بست و نیم ۱۰۴۹ ۶۱۶۲۶ |
| ۱۸۹ | ابو المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر | شایمان | چغتائی | نیکشنب ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | نیکشنب ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | راولپنڈی | دہلی | ۲۰ سال ۲۴ یوم | روز جمعہ دفعہ ۱۱۲۹ ۶۱۶۰۹ |
| ۱۹۰ | محمد معظم الملک شاہ عالم بہادر شاہ | اورنگزیب عالمگیر | چغتائی | نیکشنب ۱۰۴۹ ۶۱۵۶۹ | غزوہ دہلی ۱۸ ۶۱۶۰۹ | لاہور | دہلی | ۲۱ سال یک ماہ ۲۱ یوم | بست و نیم محرم ۱۱۲۹ ۶۱۶۰۹ |
| | محمد اعظم شاہ | عالمگیر | | | ۱۹ ۱۱ ۶۱۶۰۹ | احمد نگر | | | ۱۱۲۹ ۱۱۲۹ ۶۱۶۰۹ |

| متعمر | دفن | حالات |
|----------------------------|--|--|
| ۹۲ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم | اکبر آباد بمقام ہشت ماہ سفر و شب سکندر ز | پاروکر مر گیا |
| ۵۸ سال ۱۱ ماہ ۱۰ یوم | لاہور | پاروکر مر گیا امرائے نظر صحت و انجمن کو بادشاہ کروایا اور خفیہ بہانہ کو بلایا |
| ۲۶ سال | | جیکہ شاہجہان لاہور میں پہنچا آصف خان نے اسے چارہ کو مار ڈالا اور شاہجہان کو تخت پر بیٹھا |
| ۷۶ سال ۲ ماہ ۲۴ یوم | اکبر آباد تاج گنج | عالمگیر نے قید کر کر خود تخت پر بیٹھا اور شاہجہان نے سال نہم بلوچ عالمگیر میں لکھا |
| ۹۰ سال ۷ یوم | اکبر آباد | پاروکر مر گیا محمد معظم نے سہیلی کی تخت پر بیٹھا اور اپنی بیانیسی لکڑی فتح کیا |
| ۷۰ سال ۶ ماہ | دہلی قطب | میراج مونس باجوہ نے سوکھ آباد اپنی بیانیسی لکڑی فتح پانی آخر کو آپ بھی پاروکر مر گیا اور |
| | مقبورہ بہایون | اس کے بیٹے نے بادشاہت لڑنی سوئی اور میر الدین جہاندار شاہ سب پر غالب آیا |

| لسر | نام خاندان | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطنت دارا | سلطنت مدت | سال ولادت |
|-----|---|---|------|----------------|----------------|--|------------|----------------|----------------|
| ۱۹۱ | مغزالدین جهاندارشاہ عظیم اشان رفع اشان خجسته آخر جهانشاہ | شاه عالم بہادر شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | شاہجہان آباد بنگالہ شاہجہان آباد شاہجہان آباد | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | روز جمعہ ۱۱۶۱ھ |
| ۱۹۲ | جلال الدین فرح سیر | عظیم اشان بن بہادر شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | اکرہ شاہجہان آباد | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | بشمیر ۱۱۶۱ھ |
| ۱۹۳ | محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدار | رفع اشان بن بہادر شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | شاہجہان آباد | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | روز شنبہ ۱۱۶۱ھ |
| ۱۹۴ | شمس الدین رفیع الدولہ شاہجہان بادشاہ سلطان نیکو سیر | رفع اشان بن بہادر شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | شاہجہان آباد اکرہ | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | بشمیر ۱۱۶۱ھ |
| ۱۹۵ | روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ سلطان ابراہیم نادر شاہ | خجسته آخر جہان شاہ بن بہادر شاہ چغتای رفع اشان بن بہادر شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | شاہجہان آباد | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | بشمیر ۱۱۶۱ھ |
| ۱۹۶ | مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بہادر بادشاہ | محمد شاہ چغتای | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | بانی پتہ | دہلی | ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ | بشمیر ۱۱۶۱ھ |

| مرحمت | دفن | حالات |
|----------------------------|--|---|
| ۲۰ سال ۶ ماہ ۲۸ یوم | دہلی پیش چوڑہ مقبرہ ہالیون | منہج سیر سے لڑکر بھاگ گیا اور قلعہ دہلی میں مارا گیا |
| ۳۰ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم | دہلی صغیر ہالیون | عبد اللہ خان اور حسین علی خان نے زبرد کیمار ڈالا |
| ۲۰ سال یک ماہ ۱۳ یوم | دہلی مقبرہ ہالیون | پارہو کر مر گیا عبداللہ خان اور حسین علی خان فی رفع الدولہ کو تخت پر بٹھایا اور اکبر آباد میں ہزار سے نہر سین نے نیو سیر کو تخت پر بٹھایا دیا مکر نیو سیر بھاگ گیا |
| ۱۸ سال ۹ ماہ ۲ یوم | دہلی مقبرہ ہالیون | پارہو سے مر گیا عبداللہ خان اور حسین علی خان فی محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا لیکن حسین علی خان کو بادشاہ فی مرواڈ والا تو عبداللہ خان فی سلطان ابراہیم کو تخت پر بٹھایا دیا مکر و مغلوب ہوا |
| ۴۷ سال یک ماہ یک یوم | دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا | پارہو کر مر گیا اور اس کا بیٹا بادشاہ ہوا |
| ۴۸ سال ۶ ماہ | دہلی مقبرہ ہالیون | علاء الملک فی بکرا پور زندہ مار کر قید کر دیا کہ بعد خدمت کی چاری سی مر گیا |

| لبر | نام مشہور | نام پدر | قوم | سال ولادت | سال جلوس | محل جلوس | سلطنت دارا | سلطنت مدت | سال وفات |
|-----|--|----------------------------------|------|--|---|-------------------------------|------------|---------------------|------------------------------|
| ۱۹۷ | غیرالدین عالمگیر مافی | مغیرالدین جہاندارشاہ | چھٹے | ۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | شاہجہان آباد | دہلی | سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ | روہتہ ربیع الثانی ۱۶۵۹ |
| ۱۹۸ | ابوالفتح جمال الدین سلطان غازی کوثر شاہجہان بادشاہ | عالمگیر شاہ محمد بن عالمگیر | چھٹے | ۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | شاہجہان آباد | دہلی | سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ | سفر رمضان ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ |
| ۱۹۹ | شاہ جاج سیوم | فرید شاہ ویلزن شاہ جاج دوم | جرمن | ۱۸۲۹ ۱۶۲۹ ۱۱۲۹ ۱۶۰۹ | فتح دہلی دہلی ۱۱۲۹ ۱۶۰۹ | روہتہ دہلی ۱۱۲۹ ۱۶۰۹ | زن | سال ۱۶۲۹ ۱۶۰۹ | ۱۸۲۰ ۱۶۲۹ ۱۶۰۹ |
| ۲۰۰ | شاہ جاج چہارم | جاج سیوم | جرمن | ۱۸۴۲ ۱۶۴۲ ۱۱۴۲ ۱۶۰۹ | ۱۸۴۰ ۱۶۴۰ ۱۱۴۰ ۱۶۰۹ | روہتہ دہلی ۱۱۴۰ ۱۶۰۹ | زن | سال ۱۶۴۰ ۱۶۰۹ | ۱۸۴۰ ۱۶۴۰ ۱۶۰۹ |
| ۲۰۱ | شاہ ولیم چہارم | جاج سیوم | جرمن | ۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۱۶۰ ۱۶۰۹ | ۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۱۶۰ ۱۶۰۹ | روہتہ دہلی ۱۱۶۰ ۱۶۰۹ | زن | سال ۱۶۶۰ ۱۶۰۹ | ۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۶۰۹ |
| ۲۰۲ | ابوالفتح سلج الدین محمد بادشاہ | اکبر شاہ | چھٹے | ۱۸۹۹ ۱۶۸۴ ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | روہتہ دہلی ۱۱۶۴ ۱۶۵۳ ۱۱۶۵ ۱۶۵۹ | شاہجہان آباد | زن | سال ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ | ۱۸۶۰ ۱۶۶۰ ۱۶۰۹ |
| ۲۰۳ | بلکہ وکٹوریہ | ننت دیو اف کزیت جاج خلیفہ | جرمن | ۱۸۱۹ ۱۶۱۹ ۱۱۱۹ ۱۶۰۹ | ۱۸۱۹ ۱۶۱۹ ۱۱۱۹ ۱۶۰۹ | روہتہ دہلی ۱۱۱۹ ۱۶۰۹ | زن | سال ۱۶۱۹ ۱۶۰۹ | ۱۸۱۹ ۱۶۱۹ ۱۶۰۹ |

| دعوت | مرفن | حالات |
|---------------------------|-------------------------|---|
| ۶۳ سال چند ماہ | دہلی مقبورہ سایون | نہاد الملک کے کنسی سی تاج یا سخاں اور مہدی قنجان فی مارڈالا اور محی المذ کو تخت پر بٹایا اور شاہ عالم فی بجاہ من تخت پر جلوس کیا مگر سلطنت شاہ عالم کی قائم رہی |
| ۶۰ سال ۹ ماہ ۱۰ یوم | دہلی قطب | پیدار تخت کو غلام قادر فی تخت پر بٹایا تاکہ بعد مارجا فی غلام قادر کی ویدہ برہم ہو گیا آخر کار جزل لکھنؤ لارنگھسیہ دلی کو فتح کیا اور لکھنؤ کی عمارتیں تین برس بعد بٹاؤ فی اشغال کیا |
| ۶۱ سال | قلعہ نرزا | اگرچہ لندن کی بادشاہ کی حکومت اور سلطنت سوکئی الانبور کے خاندان پر ہی لقب بادشاہی کا |
| ۶۹ سال ۱۰ ماہ ۱۰ یوم | دہلی قطب | اور تخت و تہا اور شہ شاہجان آباد کی حکومت قائم رہی |
| ۶۱ سال | قلعہ نرزا | |
| ۶۴ سال | قلعہ نرزا | جو کہ شاہ ولیم چارم کی کوئی وارث نہ ہو سکی سی نہ تھا اس واسطے حسب دستور تخت سے ملکہ وکتوریہ کہ قرابت قریبہ بادشاہی رکھتی تھیں تخت پر بیٹھیں |



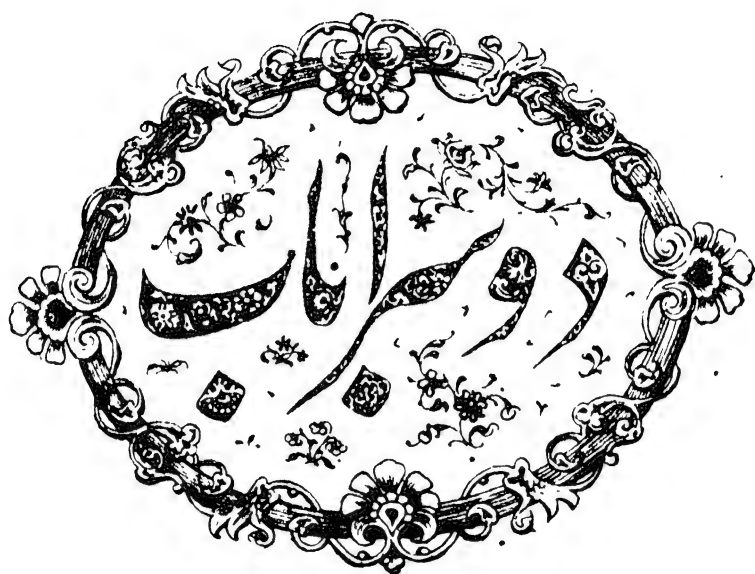
فہرست دوسری باب کی

فہرست دوسری باب الرضا دید کی حسین علیہ السلام کی نبی اور شہر کی اہمیت

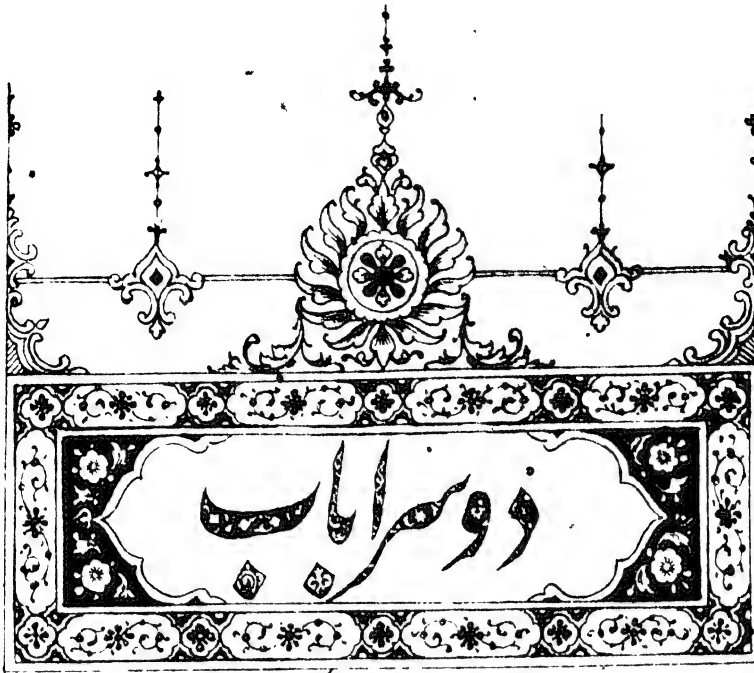
| لمبر | نام قبیلہ شہر | نام اصل بانی کا | سال بنا | | کیفیت | صفحہ |
|------|---------------------------------------|--------------------|---------|-------|--|------|
| | | | بحری | عیویہ | | |
| ۱ | اندپ | جد شتر | ۰ | ۱۲۴۰ | ۰ | ۶ |
| ۲ | دھیل | راجہ دھو | ۰ | ۱۲۴۰ | ۰ | ۷ |
| ۳ | برانا قلعہ یا دین شاہ یا شہر کد | انکیاں نو | ۱۱۶۶ | ۱۱۶۶ | اور ۱۱۶۶ء مطابق تسبیح کی تالیف یا دین شاہ اس قلعہ کی از سر نو مرتب کر کر دین شاہ نام رکھا اور فی ہی اسکی مرتب کی اور شہر کد نام رکھا | ۹ |
| ۴ | قصر رتھورا | رای تھورا | ۱۱۶۶ | ۱۱۶۶ | اسی قلعہ کی غلی دروازہ نام غنیمت واڑا | ۱۲ |
| | قصر سفید | قطب الدین ابنک | ۱۲۰۵ | ۱۲۰۵ | رای تھورا کی قلعہ میں یہ محل بنا یا تھا | ۱۳ |
| ۵ | کوشک محل | غیاث الدین بلبن | ۱۲۶۲ | ۱۲۶۵ | اس قلعہ میں چھ سال پہلے قلعہ بنا لیا گیا ہے شاہ سوئی میں کو شہر خند سال شہر شاہ سوئی | ۱۴ |
| ۶ | قصر مرزا یا غیاث پور | غیاث الدین بلبن | ۱۲۶۶ | ۱۲۶۶ | اسی قلعہ کی زمین میں حضرت نظام الدین کے درگاہ | ۱۵ |
| ۷ | کیلو کھڑی قصر مشرقیہ | مغز الدین کیفہ | ۱۲۶۶ | ۱۲۶۶ | ہمایون کا مقبرہ اسی قلعہ کی زمین میں ہے | ۱۶ |

| نمبر | کیفیت | سال بنا | | نام محل بنی کا | نام قبیلہ شہر کا | نمبر |
|------|--|---------|--------|-----------------------|-------------------------------------|------|
| | | هجری | میلادی | | | |
| ۱۶ | | ۱۲۸۹ | ۱۸۷۲ | جلال الدین فیروز شاہی | کوشک میل یا | ۸ |
| ۱۷ | کوشک میل بن کا یہ بھی ایک محل تھا | ۱۲۸۹ | ۱۸۷۲ | جلال الدین فیروز شاہی | کوشک سبز | ۸ |
| ۱۸ | | ۱۳۰۳ | ۱۸۸۶ | علاء الدین خلجی | دہلی علائی قلعہ علائی ناؤ کوشک | ۹ |
| ۱۹ | کوشک سبز بن کا یہ بھی ایک محل تھا | ۱۳۰۳ | ۱۸۸۶ | علاء الدین خلجی | قصر برار سنو | ۹ |
| ۲۰ | | ۱۳۲۱ | ۱۹۰۴ | تغلق شاہ | تعلق آباد | ۱۰ |
| ۲۱ | | ۱۳۲۸ | ۱۹۱۱ | محمد عادل تغلق شاہ | عادل آباد یا محمد آباد یا محمد آباد | ۱۱ |
| ۲۲ | دہلی علائی اور دہلی کنہی یعنی فتح پور کوٹا | ۱۳۲۸ | ۱۹۱۱ | محمد عادل تغلق شاہ | جہان شاہ | ۱۲ |
| ۲۳ | جہان شاہ کی تفصیل کا ایک برج ہے | ۱۳۲۸ | ۱۹۱۱ | محمد عادل تغلق شاہ | کوشک کھنڈ یا برج کھنڈ | ۱۲ |
| ۲۴ | | ۱۳۵۲ | ۱۹۳۵ | فیروز شاہ | کوشک فیروز شاہ یا کوٹہ فیروز شاہ | ۱۳ |
| ۲۵ | اسی کوٹہ کی ساتھ کا یہ شہر ہے | ۱۳۵۲ | ۱۹۳۵ | فیروز شاہ | شہر فیروز آباد | ۱۳ |
| ۲۶ | | ۱۳۵۲ | ۱۹۳۵ | فیروز شاہ | کوشک جہان شاہ یا کوشک جہان شاہ | ۱۳ |

| نمبر | نام قبیلہ کا | نام اصل بانی | سال بنیاد | | کیفیت | صفحہ |
|------|--------------|--------------|-----------|-------|--|------|
| | | | محرری | عیسوی | | |
| ۱۵ | فضل آباد | خضر خان | ۸۶۱ | ۱۴۱۸ | | ۲۵ |
| ۱۶ | مبارک آباد | سہارنشاہ | ۸۳۵ | ۱۴۳۳ | | ۲۶ |
| ۱۷ | دلی شیر شاہ | شیر شاہ | ۹۳۸ | ۱۵۲۱ | اس شہر کا کابلی دروازہ ایک جنگل کی باغیچہ ہے | ۲۷ |
| ۱۸ | سید کمال پور | اسلام شاہ | ۹۵۳ | ۱۵۴۶ | نور الدین جہانگیر کی وقت میں پل اسکی سامنے بنا اور اسکی وقت سی نوکر کے اسکا نام ہوا | ۲۸ |
| ۱۹ | فتح شاہ جہان | شاہ جہان | ۱۰۳۹ | ۱۶۳۸ | <p>فتح شاہ کی بنیادی میں پرنس علی علیہ السلام نے یہی شہر بنایا</p> <p>اس شہر میں ساجھان کی سانی ہوئی یہاں نامی ہو جو بدین</p> <p>دلی دروازہ لاہور دروازہ جہان پور</p> <p>دیوان عام مسجد خاص محل انیس محل</p> <p>و تصور بحکامی شہر</p> <p>از فوٹیشن کا وقت</p> <p>موافق مریعہ ریفیل</p> <p>مصور</p> <p>بنیاد شہر برج اسد برج شاہ محل دیوان</p> <p>حمام موتی محل باغ جہان پور</p> <p>سافون ہادون</p> <p>شاہ برج متاب باغ</p> | ۲۸ |
| ۲۰ | شہر شاہ جہان | شاہ جہان | ۱۰۵۸ | ۱۶۴۸ | اسی فتح شاہ کا یہ شہر ہی جو ایک آباد ہے اور خدا کری کہ ہمیشہ آباد رہے | ۳۰ |



مطبوعہ علیحدہ واقع دہلی ہستام شریف
شعبہ ۱۵۳ و ۱۵۴



دلی میں قلعوں کے بننے اور شہروں کے آباد ہونے کی بیان

ساؤتس عمارات شہر یاران میں یہ کہ این سپہر جفا پشہ چون بہ بستی
یونانی حکیموں نے تمام بروی میں کے سنات کھڑے کئے سین اور
سراکیت تکبر کا نام تسلیم رکھا ہے سراکیت اقلیم خط استوا کی جانب سے
شروع ہوتی ہے اور قطب شمالی کی جانب ختم ہوتی ہے اس کو نانی حساب
دلی تیسری تسلیم میں طول اسکا جزا خالدا ت سے آگے جو دو درجہ
اور اتر میں دقیقہ ہے اور عرض اسکا خط استوا ہے اتنا میں جواور نزدیک
اور ربرے سے برادین یہاں تیرہ گنتہ اور چاس گنتہ کا ہوتا ہے
انگریزی سٹیٹہ جدید میں تمام بروی میں کے چار گرتے کے سین اس حساب

آین گری

جغرافیہ

موجب دلی اشدین واقع جیسے ہندوستان سے اور ہندوستان
 میں تکریمین اون من سے متوسط ہندوستان یا خاص ہندوستان
 طول اسکا انگریزی حساب پر خود اسطقت لندن سے کہنا ہے
 پہلے حساب میں جب کم نہیں کے سوا اور کسی حساب میں نہیں
 یہ شہرست، پرانا سے اگرچہ یہاں بجے راجہ کبھی ملوک فارس کے اور کبھی
 کماؤں اور کبھی فوج اور کبھی دکن کے راجاؤں کے تابع دار رہے اور کبھی
 خود ہی بغیر کسی تابع داری کے حکومت کی الابر سے شہر آباد ہوا
 راجاؤں کی دارالحکومت اور بادشاہوں کی دارالسلطنت خالی نہیں رہا
 صرف اتنے زمانے ایسے گذرے ہیں کہ ان دنوں ہندوستان دارالسلطنت
 نہیں رہا تو وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ جہت شر نے راجہ جرجو دین فتح پور
 اور یہاں سے اوتہ کرستنا پور میں راج کیا اور سات پشت تک وہ
 راج رہا جب نئی عرف راجہ دشت ان راجہ ہوا اور کے زمانہ تک
 ایسے زور سے چری کہ سارا شہرستنا پور کا یکایت اس میں آجاتے
 پہلے کو شکی ندی کے کنارہ دکن کے ملک میں شہر آباد کرنا شروع کیا
 اور آخر کو پربہان چلا آیا اور اسی مقام کو دارالحکومت رکھا دوسرا
 وہ زمانہ ہے کہ جب راجہ بکرماجیت والی اوجھن نے راجہ بھوکوی
 فتح پور اور اس شہر کو چھین لیا اور دارالحکومت اوجھن ہی کو رکھا اور

اس شہر میں اس کی طرف سی صوبہ دار رہتا تھا اس کے بعد جو کئی
حکومت میں یہ شہر دارالحکومت ہو گیا تب زمانہ وہ ہے کہ جب
رہے پتھورائے انجیر کا قلعہ بنایا اور وہاں دارالحکومت تھرا
دلی میں کہنا دیے راوہ نے بہائی کو صوبہ دار چھوڑا جو تہا زمانہ وہ
کہ عثمہ سمری مطابق ۱۱۸۰ھ کے سلطان شہاب الدین نے فتح کے بعد
غزنم کو مراجعت کی اور قطب الدین ابک سیالار کو دلی کا صوبہ
پانچواں زمانہ یہ کہ جب عثمہ سمری مطابق ۱۲۰۶ھ سلطان محمد تغلق کو
یہ خیال آیا کہ دارالسلطنت ایسے مقام کو قرار دینا چاہیے جو تمام
محمود کے سیمین ہو تو اس نے دلی کو چھوڑ کر لوکر میں دارالسلطنت کیا
اور دولت آباد اس کا نام رکھا اور جو کہ یہ بادشاہ نہایت سفاک و ظالم
اس سبب دفعہ دلی کے بننے والوں کو حکم دیا کہ تیسے دلی سے
اوتھ کر دولت آباد میں جائیں اور اسی حکم تھا کہ کوئی شخص دلی میں سے نہ پھا
لا چار ب لوکر دلی کو چھوڑ کر چلے گئے اور دلی کا یہ حال ہو گیا کہ درحقیقت
دلی میں ایک آدمی نام کو ہی نہ رہا تھا یکا یک دلی ویران ہو کر کھنکھل کے جانور
دزرات دلی میں رہنے لگے جو کہ دیو کر یعنی دولت آباد مغلوں کی سرحد
بہت دور جا پڑا تھا اس واسطے بادشاہ نے ۱۲۲۰ھ سمری مطابق ۱۳۱۸ھ
پہر دلی میں مراجعت کی اور سب کو حکم دیا کہ جس کا دل چاہے دلی میں جا کر رہے

تاج امثر
تاریخ ہندوستان

اور بکا دل ایسے بیان کیے تب پھر دلی آباد ہوئی یہ حادثہ جو دلی پر ہوا
 بہت یادگار ہے اور شاید یہ کہ اور کوئی ایسا آباد شہر اس طرح پر دفعہ
 نہ ویران ہوا ہو گا تھا وہ زمانہ یہ کہ جب سلطان سکندر لودھی نے گوالیار لٹکا
 ارادہ کیا تو دلی کو جوڑ کر اگر وہ دارالسلطنت کیا اور اس زمانہ میں اکبر بادشاہ
 پہلے سے ایک قلعہ نہایت مضبوط تھا اس قلعہ کو توڑ کر حلال الدین
 اکبر بادشاہ نے قلعہ بنایا ہے اور سلطان ابراہیم اوکے بیٹے نے بھی مسکن اکبر نامہ
 پائی تخت رکھا بیان تک کہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ نے جب سلطان ابراہیم
 لودھی پر فتح پائی تو اس زمانہ میں اس کا تختگاہ دارالخلافہ اگر وہ بعد اوس کے
 سماون بادشاہ نے والا اگر وہ اور آخر کار انتقام کو تخت گاہ شہر اسیا لیا
 وہ زمانہ یہ کہ جب حلال الدین اکبر بادشاہ نے اگر وہ من قلعہ بنایا اور شہر آباد
 اور اکبر آباد کو دارالخلافہ ٹھہرایا اور یہاں صوبہ برقرار کیا جا کر کے وقت
 یہی ہا آخر کو شاہجہان بادشاہ نے پھر اسی مقام پر دارالخلافہ ٹھہرایا تھا
 اب حال کا زمانہ یہ کہ جب شاہجہان حاجی سیو کم عہد میں تسمیر شہر میں
 خضر لکھنوی سے سالار بہادر نے دلی پر فتح پائی درحقیقت یہاں دار
 منقطع ہو گیا اور دارالسلطنت لندن سے مل گیا منداون کے وقت میں
 یہ شہر بہت پرانا تھا اور مسلمانوں کے وقت میں بھی ہمیشہ نہایت آباد
 جس جگہ کہ اب دلی شہر شاہجہان کا بسا ہوا ہے اس کے جنوب کو جو دہلی کہتے

برائے قلعہ اور پرانی شہر اور پرانی عمارتیں جو دہلی میں تھیں دیکھیں گے
 مہاتے کہ اکثر راجاؤں اور بادشاہوں نے اپنے زمانہ حکومت میں اپنا
 نام ریتے کوئی نئے قلعہ بنائے اور جدا جدا شہر آباد کرنے شروع کیے
 کہ کچھ انہیں سے آباد ہوئے اور کچھ تمام رہ گئے اور کچھ موات ہو گئے
 اور کچھ دروں نے ہی اپنے لیے سیرگاہ اور مقبرہ بنائے کہ اکثر انہیں سے تنگ
 موجود ہیں سو اسے ہم استقام پر پہلے مختصر حال قلعوں کے بتاؤں شہر کی آبادی
 یہ ترتیب تاریخ لکھتے ہیں

اندر پٹ

پہلی اندر پٹ اس میدان کا نام تھا جو پرانے قلعہ اور دربار کے خونی دروازے
 درمیان میں سی ہندون کی عقائد میں اندر نام ہی کا اس کی راجہ کا جو ہندو
 مذہب میں ایک مقرر رہی اجی اور پٹ کہتی ہیں و نو ہاتون کی ملی ہو
 ہو کو ہندو کی عقائد میں یہ بات سی کہ بیان راجہ اندرنی کسی ضعیف زمانہ میں
 ہاتھ بہر کر موتوں کا دان کیا تھا اس سبب اس جگہ کو اندر پٹ کہتے ہیں
 کثرت استعمال سی اور سینچ ف ہو گیا اور اندر پٹ مشہور ہو گیا مگر
 سیر ہی سمجھ میں نہیں تھی تو اسی ہی میں جسی اور ہندون کی کہانیاں صحیح بات
 یہ معلوم ہوئی ہے کہ پٹ کی معنی صاحب اور مالک و حاکم کی ہیں
 جب یہ شہر آباد ہوا تو آباد کرنی والہ فی نیک فال سمجھ کر اندر پٹ نام رکھا

پہلی اندر پٹ مہاتم

یہی اس شہر کا ملک یا حاکم اندری جو کاس اور شہر کا راجہ سی پہلی زمانہ میں ہا
 راجاؤں کی محکا بہت سنا پور تھا جو گھنا کی کنارہ دلی سی تخمیناً سو سال دور
 جب راجہ جہشتر اور راجہ جرجو دمن من کا رہا تو راجہ جہشتر نے یہ شہر
 آباد کیا مندی جاب ہو جیت جھکا دوا پر جگ کی اخیر اور کلنگ کی ابتدا یعنی
 تین ہزار ایک سو اسی سال قبل ولادت حضرت مسیح ہوا مگر یہ زمانہ صحیح
 نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ مدت طوفان سی ہی پہلی کی صحیح حسابین
 تحقیق ہوا سی کہ واقعہ مہابھارت اور راجہ جہشتر کی سند نشنی اکہڑا
 چار سو چار سال تخمیناً قبل حضرت مسیح ہوئی پس اس شہر کی آباد ہو گئی
 صحیح زمانہ سی اگرچہ اب اس شہر کا نشان نہیں ہا لیکن شہر شاہان آباد کی
 جنوب کی طرف دلی دروازہ کی باہر جو زمین سی اندریت کی زمین کہلاتی
 مگر خاص اندریت کی آبادی اب نہیں رہی ساری زمین زراعت ہوئی ہے
 اور وہاں کی زمیندار پرانی قلعہ میں بستی میں اور یہ سب سی پلا شہر جی میں
 آباد ہوا اسکی بعد پورا آبادیاں اسکی اس پس ہوئی میں

دھلے

حضرت دہلی کنف عدل دہلی جنت عدن ست کہ آباد باد
 اس بات میں بڑا اختلاف سی کہ اندریت کا نام کبسی دلی ہو گیا بہت شہور
 کہ راجہ دلپتی جو سورج بنسین اور چند بنسین کا ایک راجہ یہ مانتا تھا

اپنی نام ردی آباد کی لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی اس واسطی کہ سندو
 اگلی پوہیوں میں باوجود کہ راجہ دیب کا ذکر سی مکر میں دی کا نام نہیں ملے
 تازیشتہ جہان لکھائی اندر پتہ ہی کر کر لکھائی اور بعضی تاریخوں میں لکھائی کہ شہر ہجرت
 مطابق شمس کی نورون کی خاندان میں سی ایک راجہ فی شہر اندر پتہ
 شہر القلوب برابر دہلی شہر بسایا اور جو کہ وہاں کی زمین نرم تھی اور ہندی میں دہلی نرم زمین
 کہتی ہیں جان سیخ نہ تم کے اس سبب سے وہ ہستی دہلی کر کر مشہور ہو گئی اس
 نہ نورون کی خاندان میں حکومت تھی اور نہ اس سبب سے دلی نام پڑا تا کہ
 قیاس ہی اس واسطی یہ بات ہی قابل اعتماد کی نہیں مشور بات جو صحیح ہی معلوم
 مارت اقبالا ہوتی سی یہی کہ راجہ دہلو قنوج کی راجہ فی اس سبب سے کہ دلی کی راجہ آ
 قنوج کی تابع رہی میں اندر پتہ میں اپنی نام پر شہر بسایا جس سے اس شہر کا نام
 دہلی مشہور ہوا بلکہ اصلی نام دہلی کا دہلوی چنانچہ سپہ خسرو جلال الدین
 خطاب کر کر دہلو کا لفظ ایک شعر میں مذکور ہے شہر ایک سپہ خسرو
 بفرما بارگیر یا بفرمان دہ کہ گردون شہنم و دہلوروم ہر راجہ دہلو راجہ پور
 یعنی فور راجہ کما یون کی ہم عصر تھا اور اوسکی لڑائی میں مار گیا اور قنوج
 شہر التوائج راجہ فور کا عمل ہو گیا اوسکے بعد کند کبیر شاہ ماسدن یعنی مقدوہ
 راجہ فور پر تسلیم کی کنارہ فتح پائی اور لکھا گی کنارہ گت یعنی قنوج
 عمل کر لیا یہ واقعہ میں ہوا تھا بیس سال قبل حضرت سیح ہوا کہ تخمیناً سی زما

دہلی شہر سنی کا خیال ہو سکتا ہے

لمبر ۳ رانا قلعہ

یہ رانا قلعہ جو شہر شاہجان آباد کی جنوب کو مال شرقی دلی دروازہ کے
 باہر دوسیل کی فاصلہ واقع ہے ہی قلعہ ہی جسکو راجہ انکیال تو نور سنگھ ^{۱۱} این اکبری ^{۱۲} صد تواریخ
 عہد حکومت میں بنا یا اور بعضی تاریخ کی کتابوں میں سلمان بادشاہوں کے حاکمین
 اسی قلعہ کو قلعہ اندرت لکھا ہے اس آج فی اس قلعہ کی دروازہ پر پتھر کے نیپے ^{۱۳} پیرہ خمر
 دوشیربائی تھی اور اوکلی ہندو نہیں کاسی کی کھیتی لگاتی تھی جو فریادی جات
 راجہ مکتا فرامحت جانا چاہتا تھا اول کہنٹوں کو سجاتا راجہ اوکلی وارہنگر
 اوکو بلالیتا اور انصاف کرتا ^{۱۴} ۱۵ ہجری مطابق ۱۶ شیخ مکت یہ پیرہ خمر
 تھی الا اب نہیں مہین معلوم نہیں کہ کب ٹوٹی ان میں اکبری میں اس قلعہ کا خا اور راجہ
 انکیال تنور کا راجہ ہونا مکت ^{۱۶} مکتو جت مطابق شیخ مین لکھا ہے اور انکیال
 نہرو سا کر کر ایک تاریخ والی فی اسی سن کو نقل کر دیا سی مکت تحقیق کر نیچے
 معلوم ہو گیا کہ یہ سن بالکل غلط ہیں کیونکہ اسی کتاب میں لکھا ہے کہ مکت ^{۱۷} ۱۸
 مکت تنورون کی خاندان میں تیس دمیون فی راج کیا اویکے بعد
 مکت مطابق ^{۱۹} عیسوی میں بیلہ یوچوان اجہ ہوا اور اوکلی سا ^{۲۰} ۲۱
 رای تہو راکت پچا پوی برس سات مہینہ راج کیا اور یہ پتھر کو جو چوہا
 اخیر سا توان اجہ تھا سلطان شہاب الدین غوری فی مارا اور سماون

کہانی میں حکومت چلی گئی یہ بیان تو ہیک لیکن اگر یہ سمت صحیح مانا جاوے
 تو لازم آتا ہے کہ ۱۲۳۱ء بکراجیت مطابق ۱۱۹۶ء شیع موافق ۱۲۳۱ء ہجری میں سلطان
 شہاب الدین غوری دلی میں آیا ہو اور یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ سلطان
 شہاب الدین کا دلی کو فتح کرنا اور یہاں پہنچنا ۱۲۳۱ء ہجری میں
 ۱۱۹۶ء شیع موافق ۱۲۳۱ء بکراجیت کی سی اور معتبر تاریخوں میں بھی ہے نہ کہ
 بین اور مسجد قوۃ الاسلام کی شرقی دروازہ پر ہی سنہ ۵۸۰ھ لکھا ہے
 اور خود امین الکبریٰ میں بھی سنہ ایک برس کی زیادتی سی یعنی ۱۱۹۶ء
 لکھ رکھی ہیں پس ظاہر ہے کہ یہ بات جس سلطان شہاب الدین کا دلی میں آنا
 ۱۲۳۱ء ہجری مطابق ۱۱۹۶ء عیسوی میں نکلتا ہے بالکل غلطی صحیح حساب مانو
 کہ راجہ انکیال تنویرت بکراجیت مطابق ۱۱۹۶ء شیع موافق ۱۲۳۱ء ہجری کی دلی میں
 راجہ ہوا اور اوسنی یہ قلعہ بنا باب کو حجت کیا رہ جو تیرے کا حصہ یہ
 اور اسی بات کو ہم صحیح جانتے ہیں اور سلطان شہاب الدین کا بھی دلی میں آنا
 حساب سی صحیح پڑتا ہے

تاریخ الماثر

دین شاہ

نصیر الدین بایون بادشاہ فی قلعہ کا لخر اور پیار کردہ کی فتح کی بعد ۱۱۹۶ء ہجری
 مطابق ۱۲۳۱ء شیع کی اس قلعہ کو از سر نو درست کیا اور نئی شہر
 اور دین شاہ کا نام رکھا چنانچہ اوس زمانہ کی مشہور شہر شاہ دین

اگر نامہ

اور اسکی تاریخ بھی تفصیل اس قلعہ کی چونہ اور تہریں نہایت مضبوط اور بہت
 عرض نی ہوئی لیکن اب بہت کچھ نہی توٹ گئی ہے اور اکثر شرح بھی کر پڑے
 اس قلعہ کی اندر کی مکانات بھی بالکل منہدم ہو گئی ہیں اور اندر پتھر کے
 زمسیداروں کے کچی مٹی مکان بنائی ہیں اپنی عمارتوں میں سے ایک مسجد اور
 شیر منڈل باقی رہ گیا ہے اس قلعہ کی تین دروازہ بڑی اور چار کمرہ ہیں
 ایک دروازہ اس قلعہ کا جو شمال غرب کی طرف ہے اسے بند ہے اور لوگ
 اسکو طلاق دروازہ کہتے ہیں مشہور ہے کہ ایک دفعہ کوئی بادشاہ اس دروازہ سے
 کسی مہم پر چرہا تھا اور یہ دروازہ اسکی بند کمرہ دیا تھا کہ اگر فی فتح کی اس دروازہ
 کھولیں تو اوپر طلاق ہی مکر یہ فواد ہی کچھ بل اعما کی تہن اس قلعہ سے ملا ہوا
 جانب غرب دریا بہتا تھا اب بہت دور جا رہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ چاروں طرف قلعہ کی دریا کا پانی بہا دیتا تھا اور دروازوں کی سانہل
 بنائی تھی چنانچہ اسکت غربی دروازہ کی الکی ایک پل بنا ہوا موجود ہے شہر پہنچنے
 ہی اپنی زمانہ بادشاہت میں اس قلعہ کی ترسیم کی اور کچھ مکانات بنائی
 اسی قلعہ سے شیر شاہ کو قوت میں یہ قلعہ شہر کہہ کی نام سے مشہور ہو گیا تھا
 یہ عمارت خواب توٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے غالب ہے کہ ہمایوں بادشاہ
 اور شیر شاہ کی بہو کو کہہ انکھال تنور کی زمانہ کی عمارت اس میں ہے پانی
 بسبب استداد زمانہ کثیر کی خیال میں نہیں آتا

تاریخ سمرقند
 شہر و زادن
 چغتای
 اہل عدالت
 ہوئی ہے

۱۲ قلعہ راسی پھورا

لمبر

جنگہ نورون کی قوم سی ڈی کی حکومت جاتی رہی اور چوہانوں کی پاس
اور راسی پھورا راجہ ہوا اوشی سمت ایک ہزار دوسو کمر باجیت مطابق
۲۲ سالہ عیسوی موافق ۱۳۴۴ ہجری میں قلعہ بنایا اگرچہ اس زمانہ میں قلعہ بالکل
سندھم ہو گیا ہی لیکن کہیں کہیں ٹوٹی ہوئی تفصیل باقی رہ گئی ہے یہ قلعہ
ایک چوٹی سی ہاڑی پر بنا ہے اور کچے گرد ہار و نمین خندق بنائی ہے
اور اس خندق میں تمام جنگلوں کا مانی گہیر کر دالا تھا کہ بارہ مہینہ سہن لے لیا
اب بھی کہیں کہیں پانی کی رکاوٹیں بند پائی جاتی ہیں یو اعرابی اس قلعہ
کچھ کچھ قائم ہے اور سیطرف کی خندق بھی باقی ہے اور غرین و ازار کا بھی
دھیر معلوم ہوتا ہے مینی سیطرف کی دیوار کو سیطراب کی عمل سی پاتا تو
پن تہہ فٹ بلند خندق کی زمین سی پیش میں ای معلوم نہیں کہ اس
اور کتھہ بلند تی جو ٹوٹ گئی اس قلعہ کی تفصیل کا آثار بہت چوڑا ہی پہلی تو
خندق کی طرف سی تفصیل اور برج چنی ہن اور جہان و سکی اور شجائی قلعہ کی
زمین کی برابر ہو گئی ہے ہاں سی شتر فٹ عرض چوڑ کر س فٹ کے آثار
سی یو اعرابی شروع کی ہے اور یہ قلعہ کی طرف کیا رفت کا آثار چوڑ کر آ
فت کی آثار سی یو اعرابی اور یقین سی کہ سی یو اکر کیا ہو ہی ہو نہ قلعہ
ایک مدت تک دارالخلافہ سلمان بادشاہ ہو نکا ہی باجی خانچہ سلطان
فرد

خلاصہ التواریخ

قطب الدین ایک اور سلطان شمس الدین التمش ہی سی قلعہ میں رہتی تھی جسے بھر
 سلطان حسنہ عیسوی میں جب سلطان جلال الدین فروز خلجی فی کیدو کبڑی ہنس
 شہر آباد کیا تو یہ شہر پرانی دلی کی نام سی مشہور ہوا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں تاریخ حسنہ
 لکھا ہی کہ جب سلطان جلال الدین فروز خلجی ہی کی رسید بے بیعت کی
 تو نئی شہر سی لا کر پرانی دلی میں اگلی بادشاہوں کی محکاہ میں تحت رہتا ہوا
 اوس زمانہ کی اگلی بادشاہوں کی تخت کا قصر سفید تھا جو راسی شہر کے قلعہ میں
 سلطان قطب الدین ایک فی بنایا تھا اس مہدی سی ثابت ہوا کہ تو
 تیموری میں جس قلعہ کو فتح کیا کہ لکھا ہی دینی قلعہ سی

غزنین دروازہ

اس قلعہ کی جانب غرب میں ایک بہت بڑا دروازہ تھا معلوم نہیں کہ جس
 پتھر کی قوت میں اوسکا کلام تھا مگر مسلمانوں کے وقت میں اوسکو غزنی دروازہ
 کہتی تھی اس واسطی کہ غزنی کی فوج اسی دروازہ سی اس قلعہ میں داخل ہوئی تھی
 دروازہ کی سوا اس قلعہ کی نو دروازہ اور تھے

قصر سفید

اسی قلعہ کے پتھر میں سلطان قطب الدین ایک فی انسی زمانہ بادشاہ میں
 جو شہر بھری مطابق شہر سی شروع ہوا تھا ایک محل بنا یا اور اوسکا
 قصر سفید نام رکھا اور یہ وہی قصر ہی حسین ملک خستیاں الدین لکھنوی تاریخ حسنہ

سعد الدین بہرام شاہ کا عین مبارک وقت ۶۳۹ھ بمطابق ۱۲۴۱ء عیسوی میں
 اور اسی قصر میں سلطان ناصر الدین محمود بن شمس الدین التمش تخت پر بیٹھا
 اور اسی قصر میں سلطان ناصر الدین کو وقت میں ۶۵۱ھ بمطابق ۱۲۵۹ء عیسوی میں
 بلا کو خان کا ایچی یا اور اسکی ملازمت کی وقت اتنا روبرو ہوا کہ خیمہ فلک
 ہی نہ لکھا ہوگا اور اسی قصر میں سلطان غیاث الدین بلبن تخت پر بیٹھا کہ اس
 اس قصر کا نشان نہیں پایا جاتا

لمبرہ کوشک لال

اس کوشک کو سلطان غیاث الدین بلبن فی انبی بادشاہ ہونی سی پہلی بنایا
 اور جب ہ بادشاہ ہوا تو اسی کوشک کی پاس قطعہ مزرع بنایا تاکہ
 تاریخ مشہور کتابوں میں لکھا ہے کہ جب سلطان جلال الدین فیروز خلجی سی دی کی سیر میں آئے
 اور کیلو کھڑی میں سی لاکر پرانی دلی کی تخت پر بیٹھا تو بادشاہ وہاں سی لائیں
 آیا اور اس کے دروازہ پر سی یاد دہانہ امرانی عرض کیا کہ آپ سواری پر
 کیوں اوترتی ہیں سلطان نے کہا کہ یہ کوشک میری قاسطان غیاث الدین
 بلبن بنوایا ہوتا کہ اوسنے بادشاہ ہونی سی پہلی بنایا تھا مجھی لازم کہ جو
 اوسکا اوسن مانہ میں کرتا تھا اب ہی کروں اس تہنید سی معلوم ہوا کہ یہ
 کوشک ۶۳۲ھ بمطابق ۱۲۳۵ء عیسوی دس پانچ سو سال پہلے کا بنا ہوا ہے
 تاریخ مشہور مکر بادشاہ ہونی کی بعد ہی پیر بادشاہ اکثر انی کوشک میں بیٹھا ہوا ہے
 دیکھا

اوسکو شکار کا شوق ہوا ہی ہیرات رہی سی سی کو شکست من سی سوار ہوتا تھا
 اور سلطان علاؤ الدین خلجی کو شکست بیری خانی سی سی کو شکست من تھا تاریخ فروری ۱۲۹۷ء
 اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ سی کو شکست من تخت ریٹھا تھا اس کو شکست تاریخ فروری ۱۲۹۷ء
 کی عمارت کی تفصیل کسی کتاب میں نظر نہیں پڑی کہ کس قطع کی عمارت ہے
 لیکن اب اس کو شکست نہیں ہا کہ سلطان جی کی درگاہ کی پاس لال محل کر کے
 جو عمارت مشہور ہے سی کو شکست من کا ایک کمرہ ہی یہ محل بہت خوش
 نر اس کے سبب کا بنا ہوا ہی ستون لگا کر دو منزلہ عمارت بنائی ہیں لیکن
 اب بہت خراب ہے اور دن دن اور خراب ہوتا جاتا ہی اس محل میں
 چند قبریں ہیں کئی ان میں اس سبب برشہ پڑا تھا کہ شاید یہ عمارت
 کو شکست لال ہو کر اب یہ شبہ نہیں ہا اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب
 قبرستان بنا شروع ہوا تو رفتہ رفتہ لوگوں نے اس محل میں ہی دیر
 پڑا تھا قبریں بنادیں

قلعہ مزرعین

۱۲۹۷ء بعد کے جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اوسنی سے بھرطابا
 شجاع میں اوس کو شکست لال کی پاس ایک قلعہ بنا یا اور اس کا مزرعین
 رکھا کہ اب غیاث پور کر کے مشہور ہے اور سلطان المشایخ نظام الدین اولیا
 وہیں فرما رہی کہ ہا ہی کہ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں یہ قلعہ تھا کہ جو

۱۲۹۷ء بعد کے جب سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اوسنی سے بھرطابا

اس قلعہ میں جاہستہا تو وہاں نہی مکر تہی لیکن اس کا سبب معلوم نہوا
 کہ اس قلعہ کا نہیہ نام کیون کہا اس واسطہ کہ مرغزن اور مرغزن کی معنی و فرج
 بین مکر مقام کی مناسب نہیں کچھ نہیں کہ بادشاہ فی ہینہ نام نہر کہا ہو
 ایک مدت بعد کسی سبب سے لو کون فی اس نام سی مشہور کر دیا ہوا ورنہ
 نام کا غیاث پوری ہو جی اب مشہور ہے

الطال ضرورت
 پنجہ ہار

لمبر ۱ کیل کوکھری یا قصر معری

اس قلعہ کو سلطان مغز الدین کیتا دنی شہنشاہ جبرجی مطاق شیع من بنایا
 اور کیل کوکھری کا تو کانا نام تھا چنانچہ اب ہی ہا یوں کا مقبرہ اسی قلعہ کی مین
 مین ہی اقلعہ کا کچھ نشان نہیں ہا سلطان جلال الدین فیروز جبرجی اسی قلعہ میں
 اور بن بنی عمارتون کو بنایا تھا تاریخ کی کتاب میں اس قلعہ کا قصر معری
 نام لکھا ہے اور حضرت میر حسن کو اسی قلعہ کی تعریف قران السعدین
 لکھی ہے شجر قضر کو ہم کہ ہشتی فراخ، روفہ طوبی در اور شاخ
 کو شک لال نا شہر

امین الکبریٰ خلاصہ التواریخ
 و تاریخ فرشتہ

تاریخ فرشتہ

لمبر ۲ کو شک لال ہی سلطان جلال الدین فیروز جبرجی کا بنایا ہوا اور حال اسکا
 یوں ہی کہ جب سلطان جلال الدین فیروز جبرجی بادشاہ ہوا اور شہر جبرجی
 شہر اعیون تخت پر مہیا شہر کی رسیون کی طرف سی مطمئن تھا ہوا
 کیل کوکھری میں ہنناختیا کر کیا اور جو اسکی تمام عمارتیں تھیں انکو پورا
 اور

تاریخ فرشتہ

اور خود دریا کی کنارہ را ایک باغ اور ایک مصالح اور تہری و ایک مسجد
 اور بازار بنا کر شہر آباد کیا اور نیا شہر اور سکنا نام رکھا اور جب دلی ویران ہو
 لگی تو یہ شہر نئی دلی کی نام سے شہر ہو گیا اسی شہر میں یہ کو شکٹ لال ہی تھا
 چنانچہ یہ خسرو نے اس کو شکٹ کی ہی تعریف کی ہی اور یہ مت اسی
 کی ہی عمر شہاد شہر تو کر دی حصار کے بلکہ کہ رفت از نگر ہاتھا و قمر سنا
کو شکٹ سبز

اسی کو شکٹ کی پسر اسی بادشاہ نے ایک اور محل بنایا تھا جسکو کو شکٹ سبز
 کہتی تھی جب اس بادشاہ کو ملک علاؤ الدین عرف سلطان علاؤ الدین حسن علی
 کرم مانکیو کرطیف و غاسی بلا کر لنگا کی کنارہ پرستی میں سی اور ترقی و ت
 مار دالا تو اسکا میا شہزادہ قد خان عرف رکن الدین براہیم شاہ اسی
 کو شکٹ میں تخت پر بیٹھا ان دنوں کو سکون کا نشان اب نہیں پایا جاتا تاریخ دہشتہ
 بالکل ٹوٹ کر برابر ہو گئی ہین

المبر ۹ دہلی علانی قلعہ علانی کو شکٹ سبز

یہ قلعہ سلطان علاؤ الدین حسن علی کا بنایا ہوا ہے اسکا حال میں ہی سنہ ۸۶۷ھ تاریخ دہشتہ قاری علی
 سلطان تختیج من اس بادشاہ نے قلعہ چتوڑ پر چڑھائی کی اور بہت سی فوج
 جانب ملکان متبعہ و نکل پر بھی طرعی نو مان یعنی مغلوں نے دلی کو خالی
 سمجھ کر ایک لاکھ بیس ہزار سوار سی دلی کو ان گہیزا تھا آخر کو بہت لرزائی و قلعہ

علامہ تاریخ

بادشاہ کی فتح ہوئی ویکے بعد بادشاہ نے اس قلعہ کو تباہ اور ہی ہوا
 سے ایک گاؤں تھا اس کے اسکو قلعہ سیری ہی کہتی ہی اور تباہ

خلاصہ التواریخ کہ وقت میں یہ قلعہ کو شکست پیری کر کر مشہور رہا اس قلعہ کو بادشاہ نے

توڑنا یا تھما اور اس کی دیوار جھنجھنی اور تیرا اور انٹ نیات مضبوطی سے

تاریخ فرستہ

کہ دوبارہ معلون سے لڑائی ہوئی اور آٹھ ہزار معلون کا کشتہ کراچی کے

دیوار من تہرون کی جگہ حین دیاتہا اگرچہ بیتہ بالکل منہدم ہو گیا ہے

تاریخ شیعہ ملقب مکر قطب صاحب کو حاتی سوری مائیں ہانہہ کو کچھ کہہ نشان پایا جا تا ہی۔

مطالعہ شمع کی شیرشادنی اس شہر کو ویران کر کرنا بہر قدیم شہر کی پاس

لغہ اندرت کی ماس دریا کی کنارہ آباد کیا اور اس طرح ایک نو نام شاہ آباد کیا

قصیر استون

تاریخ ہند۔ اسی الملوں اسی قلعہ کی اندر بادشاہ فی اکم محل بنایا تھا اور اومین نمرائو

لگائی تھی اس سبب اسکو قہر ہزار ستون کہتی تھی جس زمانہ میں ماہ شکریہ

اور کنگ و غمر معلون سی لڑائی ہوئی سی تو بہت سی مغل سیدی قیدی ہو کر لوٹے

آئی اور بادشاہ نے اسی قصر کی روبرو ہاتھوں کی مایون تلی اور کھوڑے پر

اور اونکی سرکات کرقعہ کی دروازہ انکی بہت بڑا دھیر کا یا کہ صد سال

اوسکا نشان باقی تھا اور جب راجہ بلال دیو والی کرناٹک پر فتح ہوئی اور پٹنہ
اور خواجہ حاجی شمسہ جبری مطاقن سلع کی وہاں کی فتوحات لیکر آئی تو
تین سو بارہ ماہی قبیلے ہزار کہوڑی اور چیانوین من سونا اور سونی اور موتی
اور جواہرات کی صد ہا صندوق اسی قصر میں بادشاہ کی پیش کش کی گئی
تھی اور جب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک فی فاضل الدین تاریخ فرشتہ
خسر و شاہ پر فتح پائی تو اسی قصر میں آیا اور تعزیت سلطان قطب الدین
اور اوسکے بھائیوں کی

لمبرا تعلق آباد

جبکہ نوبت سلطنت کی سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نکست پہونچی اوسنے این اکبری تاریخ فرشتہ
شمسہ جبری مطاقن سلع کی قلعہ اور شہر تعلق آباد بنا شروع کیا اور طبع
طرکھی عمارتوں سی مرتب کیا جس زمانہ میں کہ خبر فتح ہوئی ملک تلنگ
ورنگل المعروف سلطان پور بادشاہ کو پہونچی ہی یعنی شمسہ جبری مطاقن سلع
میں تو بہت سلعہ اور شہر بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس خبر کی خوشی میں دی اور تاریخ فرشتہ
قلعہ اور شہر تعلق آباد میں بہت دھوم سی وشنی ہوئی تھی بہت سلعہ ہمار
واقع ہی اور تہا یہ استحکم اور بہت نفیس بنا تھا عمارت اسکی بالکل نئے
اور سنگ خا اسی بنائی تھی لیکن اب بالکل خراب اور دوران کچھ خراب
فصل قلعہ کی پوٹی ہوئی قائم ہی مگر اندر کی مکانات بالکل ٹوٹ گئی ہیں

کہ نام و نشان کت نہیں ہا بجز گڑھوں و تیر و نکی ڈھیر کی اور کچھ نہیں معلوم
 قلعہ کی چون چمن ایک بت بلند مکان خاص بادشاہ کی سیر کا تھا اور کو
 جہان نا کہتی تھی ہیستلہ اور شہر سطح پر لگا کر نایابی کہ سارا شہر اور شہر
 قلعہ معلوم ہوتا اور خیال کیا جاتا ہی کہ اتنا بڑا قلعہ اور کوئی ہوگا مشہور
 کہ اس قلعہ اور شہر کی چمن کوٹ اور باؤن و زارہ میں اور کچھ نہیں
 کہ ایسا ہی ہو کر سب تختہ ہو جائے سکانات اور دیوار و ہم شمار نہ ہو
 ہیستلہ شہر شاہجہان آباد چلی بن جنوب چہ کو یکے فاصلہ پر چہ ہر

بلکہ والی کی عمارتیں واقع ہے
 لمبر اول آبادی محمد آباد و عمارتیں ہوں

جبکہ سلطان محمد تغلقشہ عرف فخر الدین محمد ناغیاث الدین تغلقشہ کا بیٹا بادشاہ
 اوسنی شہر بھری تھی شہر عیسویں قلعہ تعلق آباد کی ماس آبادی

امین گبری

یا عادل آباد و سکانات رکھا اور ہزارستون سکندر مرمر اس میں لکھا
 اس سبب عمارت ہزارستون ہی کہتی تھی اور جو کہ اس بادشاہ کی بنیاد
 سلطان محمد عادل تغلقشہ رکھا تھا اس سبب محمد آباد و عادل آباد ہی
 کہتی تھی ہیستلہ ہی ایک چوٹی سی بلند پہاڑی پر واقع تھی ایسا معلوم ہوتا
 کہ یہ مکان صرف بطور سیرگاہ کی بنایا تھا کیونکہ قلعہ تعلق آباد کی جانب
 پہاڑوں کی چمن ایک میدان ہی کہ اوس میں ہمیشہ پانی رہتا تھا اس بادشاہ
 پانی

پانی کی سیر کو جانب خوب چوٹی سی ہاڑی پر کہ عین اوس پانی کی کنار
 واقع تھی یہ قلعہ بنایا اور تخت تعلق آباد کی دروازہ آست تھے دروازہ بہت
 ایک پل بنایا اور جانب خوب اوس میدان کی مقبرہ تعلق شاہ بنایا ہی اور
 دروازہ اور قلعہ کی دروازہ میں ہی پل بنادیا ہی اور اگلی قلعہ کی دیوار
 شمالی شہر بہ آب عمارت ہزار ستون بنائی تھی اور سنگ کی ستون
 لکائی تھی اگرچہ اس قلعہ کی سب عمارت ٹوٹ گئی ہی اور اوس عمارت ہزار ستون
 ہی نام و نشان نہیں ہا الامنی جو اس قلعہ کو دیکھا تو بظہر قطع اور وضع تعمیر
 مکانات کی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمارت ہزار ستون کی مشرف بات
 اس قطع کی بنی ہوئی تھی جس قطع پر کہ بارہ دری بنا سکا دستور نہیں
 کہہ شک نہیں معلوم ہوتا کہ وہ عمارت دو منزلی تھی بلکہ اگر س منزلی ہو
 تو بھی کہ عجیب نہیں اوس زمانہ کی مورخوں نے اس قلعہ کی تعمیر کی تاریخ
 فادخلو ہا کہی تھی بعضوں کو یہ شبہ ہے کہ یہ وہی محل ہی ہے جس کی ہستیا
 سب سلطان غیاث الدین تغلق شاہ مراہتا بہ مات بالکل غلط ہی و محال ہوتا
 تین دہائی عرصہ میں اس بادشاہ نے ۱۲۱۲ھ ہجری مطابق ۱۸۰۲ء عیسوی میں وضع
 افغان پور کے قرب اپنی زمانہ ولیعہدی میں بنا یا تھا کہ وہ کہا نا کہا تھی
 وقت سبب بودانی کی یا بجلی کی وجہ سے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ
 گریز آتا اور یہ قلعہ وہ جو اس بادشاہ نے اپنی تخت پر بیٹھی کی بعد بنایا

لمبر ۱۲ جہان پناہ

جگہ شہر بھری مطابق شمع کی سلطان محمد تغلق شاہ عادل آباد کی بنانی سی
 تاریخ نوشتہ فارغ ہوا تو اوسنی قلعہ علائی سی تلعہ راہ تپور اکت جو سلطان جلال الدین
 نورنگ پور غیر ورجی کی وقت پرانی دلی کی نام سی شہر تہا دو دیوارین شہر پناہ کی طور
 کیچیدین تہین ایک را اون دیوار و نکا اسی قلعہ علائی یا کوشک سی
 فوجات فوج ملا دیا تھا اور دوسرا سر قلعہ راہ تپور سی اور اوکھا نام جہان پناہ رکھا
 اور تہہ مینون تلعہ یعنی قلعہ راہ تپور یا دہلی کہنے اور تلعہ علائی یا کوشک
 نورنگ پور اور جہان پناہ ملکر ایک قلعہ ہو گیا تھا اور مینون قلعہ کن میں وازہ تہ
 تیرہ توجہان پناہ کی سات توجہوب کی طرف مایل شرق و رچہ شمال
 مایل غرب اور تلعہ علائی یا کوشک سیری کی سات دروازہ تہی چار تو
 باہر کی طرف کہلتی تہی اور تین جہان پناہ کی شہر کی اندر تہی تہی اور تلعہ راہ تپور
 یا دہلی کہنے کی دس وازہ تہی کچھ تو باہر کی طرف کہلتی تہی اور کچھ جہان پناہ
 شہر کی اندر کہلتی تہی اور یہ بہت بڑا شہر آباد ہو گیا تھا شہر شہر بھری مطابق شمع
 کی شیر شاہ کی وقت مین ویران ہوا

کوشک بھی مندرل یا مدع منزل

انبار الاخبار یہ عمارت در حقیقت ایک برج ہی تلعہ جہان پناہ کا کمر اس برج کو محمد
 تغلق شاہ نے بہت نفیس و لطیف بنایا تھا برج کی اوپر چار دروازہ نکا بکراہ سی

دیوار و عین چرخ چارستہ ہی اوسکے اور اعلیٰ زمانہ میں سنگین بہشتنا
بارہ درہی تھی کمراب مالکل ٹوٹ گئی تھی اس برج پر مہرہ عرض شکرلی
جانی ہی سلطان سکندر رودہی کو وقت میں شیخ حسن طہرانی برج من ہارکی
اس برج کی پاس چمن قبرستان ہی ہاؤنکا اور اوکئی اولاد کا ہی قلعہ سہر
مطابق تشیع کی انکا انتقال ہوا تھا اور شیخ ضیاء الدین خلیفہ شیخ شہاب الدین

سہروردی رح کا ہی سبکی پاس مرا ہے
لمبر ۱۳ کوشک فیروز شاہ کوئٹہ فیروز شاہ

جبکہ نوبت سلطنت کی فیروز شاہ مکت پہنچی اوسے شہر پجری مطابق شہر پجری
کی دریا کی کنارہ سہرحہ موضع کا دین من اس کوشک کو بنا یا اور اوسکے
متصل شہر بسایا اور اس کو سٹ من میں نقین بنائے تھیں کہ انی محل کی عورت
سمت سوار نون براؤ من حل جاتی تھی ایک نقب دریا کی طرف تھی پانچ ہزار
لبنی ایک جہان کی طرف تھی دو کوس لبنی اور ایک پرانی دلی کی طرف تھی
پانچ کوس لبنی اور واضح ہو کہ پرانی دلی سی قلعہ اور شہر راہی تہور امرادیہ
کہوٹہ سہری نقب اسی جانب کو ہی اور ٹہری ہی دمی بنان کرتی ہیں کہ
نقب شیخ منزل اور حوض خاص مکت جاتی تھی راجہ اشوکا کی لاٹھہ جکا حال
تیسری تاب میں اویکا موضع نوہرہ پر کنہ سورہ ضلع خضر آباد سی لاہر
فیروز شاہ نے اسی کوشک میں کبریٰ کری ہی

شہر فیروز آباد

اسی بادشاہ نے اسی سن میں پرانی دہلی کی پستیٰ پر فیصلہ پر اس قصبہ سی ملہو
 ایک شہر آباد کرنا شروع کیا اور رفتہ رفتہ یہ شہر بہت بڑا اور نہایت آباد ہو گیا
 قصبہ اس شہر کا پنج کوس طویل لانی تھا اب جو یہ شہر شاہجہان آباد ہی میں سی ہی
 ترکمان دروازہ کا سارا تہانہ اور بلبل خانہ کا سارا محلہ جہان سلطان خیر کی
 قبر ہی اور بھولا پٹری کا تہانہ یہ سب فیروز آباد کی شہر میں داخل ہی اور کی
 جواب شہر شاہجہان آباد کی چار دیواری کی اندر واقع ہی اوسی شہر میں کی
 ایک مسجد ہی غرضکہ اس شہر میں قصبہ اندمتہ اور سرائی ملک یار پران او
 سرائی شیخ ابو بکر طوسی اور زمین موضع کا دین اور زمین کیتھوارہ اور زمین
 لڑات اور زمین اندھولی اور زمین سرائی ملکہ اور زمین مقبرہ سلطان
 مینی بلبل خانہ اور زمین پٹری یعنی بھولا پٹری اور زمین نزولہ اور زمین
 سلطانپور وغیرہ اٹھارہ کانوٹی شہر کی آبادی میں آگئی ہی اور ہر طرح کی خیر او
 ہر محلہ میں جانیکو کرایہ کی سواری میان ملتی ہی اتنا بڑا یہ شہر تھا کہ جب عمو
 میان آیا تو اوسنے شہر کی دروازی کی باہر خمیہ کھڑی کئی تو وہاں سے
 حوض خاص جہان فیروز شاہ قبر ہی قریب بہاراجہ مان سنگھ کی گولہ پڑی کھنڈہ
 کی نی ایک محل بنایا تھا اور بادل گراوسکا نام رکھا تھا اوس محلہ کا نام
 ایک تیل بنا ہوا تھا کہ مدت سی ہندو اوسکو پوچتی ہی سلطان ابراہیم لودھی
 دہلی

تاریخ نوین
 قصبہ فیصلہ

ظفر نامہ خجورہ
 شیخ علی بڑو

۲۵
 اور مکھوتج کیا تو اوس مل کو وہاںسی لاکر اس شہر کی بغدادی وازہ پر کھایا تھا تاریخ فرشتہ
 اور اکبر کو قبعت ہنیل موجود تھا
 لمبر ۱۲۱ کوشتک جہان نیا کوشتک شکار

اسی بادشاہ فی انہی علمدرون کی سات شہر فیروز آباد سی من کو کے
 فاصلہ پر ایک اور محل بنایا تھا اور اوسکا نام جہان نیا رکھا تھا اور اوتھے
 پاس ہاڑو نکا پانی پر کوئی کو ایک بند بختہ بنایا تھا کہ اوسکی دیوارن کہنیں
 اب ہی موجود ہیں عمارت و حقیقت شکار گاہ ہی اور کوشتک فیروز آباد
 اس عمارت تک ایک نقب بنائی تھی دو کوس کی لمبی کہ اوسمین سوائی
 محل کی عورتون سمیت چلا جاتا تھا رفتہ رفتہ اس کوشتک کی پہنچتی
 اکثر امرانی مکانات بنائی تھی اور بیان ہی ایک بہت بڑی آبادی ہو
 تھی اور بد شہر سا کہ کیا تھا جب تھوڑا اول اول لونی کی جانب سی لہیں
 یعنی شہر جہری مطابق شائع تو اسی کوشتک کی مقابل لشکر اور تہا راستہ
 اشوکالی دوسری لاٹھ سکا ذکر تیر باب من اوکھا نون میر تہ من
 را کر فیروز شاہ فی اسی کوشتک من کہتری کی تھی اگرچہ یہ کوشتک بالکل تو
 کیا ہی مگر ایک کا نمونہ باقی ہے

لمبر ۱۵۱ خضر آباد

دنی سی مسیتور کی جانی کی بعد خضر خان ایات اعلی بادشاہ ہوا

۲۶
اوسنی ۸۲۱ء ہجری مطابق ۱۷۱۸ء دریا کی کنارہ ایک شہر بسایا اور کھانا بنایا
مگر اب اس قلعہ کا پتا نہیں معلوم ہوتا کچھ عجیب نہیں کہ موضع خضر آباد جو
اس زمانہ میں مشہور رہی وہی شہر خضر آباد آباد ہو مگر یہ بات مشہور رہی کسی
تاریخ کی کتاب میں اس کا پتا نہیں ملا
لمبر ۱۶ مبارک آباد

تاریخ نوشتہ: سید سلطان مبارک شاہ خضر خان بایات اعلیٰ کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسے ۸۸۵ء ہجری
مطابق ۱۷۳۳ء کی ایک قلعہ اور شہر بنانا شروع کیا اور مبارک آباد کو نام کیا
اور اس قلعہ کی عمارت دیکھنی کو خود بادشاہ جایا کر رہتا ہوں عمارت تمام
ہوئی نہیں مائی تھی کہ مرانی مخالفت کر کے اس قلعہ میں بادشاہ کو مار دیا
اور محمد شاہ کو تخت پر بٹھایا عوام الناس اس قلعہ کو وہاں جانتی تھیں اس
بادشاہ کا سترہ ہفتہ جنگ کی سترہ کی سانس ہی خانہ وہ گناہی سناں کو
کوئلہ کر کر شہر سے لیکر ری اسی میں تاریخ کی کتابوں پر غور کرنی سعی و محنت
کہ یہ افواہ غلط ہی کیونکہ اوس بادشاہ نے یہ شہر اور قلعہ دریا کنارہ پر
بسایا تھا اور اوس زمانہ میں یہ مبارک پور کوئلہ کی نیچی بکر نہیں تھاتا
کیونکہ اوس سہی کی ایکے پاس زمین موجود ہیں بلکہ ہماری دیکھ سہی
اور قلعہ دریا کنارہ پر اور مقام پر جو جہان کہ اب موضع مبارک پور ہے
موجود ہی تو کچھ عجیب نہیں بلکہ یہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے

دہلی شیر شاہ

لمبر ۱۰
 شیر شاہ دہلی کا بادشاہ ہوا اور سکونہی نیا شہر آباد کرنی کی ہوس ہو کر
 اور اوسنی دہلی علاقے اور کوشا سیری کو ویران کر کر اندرت کی پاس یا کی کیا
 ۹۲۸ء چھری مطاق شمع من ایک شہر آباد کیا کہ وہ شیر شاہ کی دہلی شہر تھی
 متصل کوئلہ فروز شاہ آباد ہوا تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمایون بادشاہ
 جو شہر آباد کرنا شروع کیا تھا وہ جب ترنگی جو اوسکی سلطنت میں واقع ہوا
 ہونی ہی گیا تھا اوسی شہر کو شیر شاہ فی اسر نو آباد کیا ہو کیونکہ اوس
 دکنی سی ثابت ہوتا ہے کہ اوس حکمہ کوئی اور ایسی حکمہ نہیں ہی کہ ہمایون
 کی سوا اور کوئی شہر آباد ہوا ہو

تاریخ شیخ عبدالحق
 و مرآت

کابل دروازہ دہلی شیر شاہ

لرچس شہر کا اب کچھ نشان نہیں ہا کہ شہر شاہجان آباد کی دہلی دروازہ
 میں اسے کار کی متصل ایک بہت بصورت دروازہ قائم ہی ہے دروازہ شیر شاہ
 کی دہلی کا ہی اور اس دروازہ کی بل کو راہ جاتی ہی سواطلی بنی دروازہ کہتی ہے
 یہ دروازہ چونہ اور تہی بہت خوبصورت بنا ہوا ہی اور دروازہ پر حجرہ
 نشین بہت خوبصورتی بنی ہیں اور کارس دروازہ کی ساری نشانی
 کی ہی اس سبب سے عوام میں لال دروازہ کی نام ہی شہور ہے
 لمبر ۱۱ . سلیم کدہ یا نور گدہ

مرات ^{۱۵۳۴} اس قلعہ کو اسلام شاہ بن شہ شاہ فی ۹۵۳ ہجری مطابق ۱۵۳۴ء سی پانچ برس کی
 مدت میں چلا لاکہ روپے بیچ کر کر بنا یا لیکن صرف چار دیواری بنی پائی
 کہ اسلام شاہ مر کیا اور قلعہ یوں ہی کہ کیا جلال الدین اکبر بادشاہ کے
 نور جہاں ^{۱۵۷۲} مدینہ منورہ میں قلعہ بنی اکبری فی ۱۵۷۲ء کچھ کائنات بنائی تھی یہ قلعہ ایک قلعہ
 شاہجہان کی شمال مشرقی کو دریا کی کنارہ پر موجود ہے اور جسکے نور الدین جہانگیر
 بادشاہ فی اس قلعہ کی دروازہ کی اکی چل سکتا ہے سویت نور گڑ کی نام سے ہو

لمبر ۱۹ قلعہ شاہجہان

زبیدی قلعہ کا مذربا میں ہے نہ اردی بہت ست فی کل یہ ہے
 شہاب الدین محمد شاہجہان فی ایک مدت اکبر آباد کو دار الخلافہ رکھا
 جلوسی مطابق ۱۵۷۲ ہجری قمری ۱۵۷۲ء مکتشبی اور ۱۵۷۲ء کی دین میں ہی حکیم
 اور اسی سال ۱۵۷۲ء فی الحجہ کو دریا کی کنارہ پر حکیم گدہ کی پس قلعہ بنایا
 اور شاہجہان اور شاہجہان احمد معمار جو انی فن میں بکھا ہی اس قلعہ کو بنوا
 مگر اس کا مل لہلہ سی کہ دیوان عام میں شکست کی جی ایک مرقع نصیب
 کا جو فیصل اٹنی کی مصور آفریس کی گانی کا کھچا تھا پتھر کی چھکائی بنا
 جسکا حال اسکی تمام پر بیان ہو گا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی یورپین
 ملک بھی اس قلعہ کی بنائی میں شریک تھا پہلی پہلے ت خان اس قلعہ
 اہتمام ملا اور پانچ مہینہ دو دو تین اسکی اہتمام سی قلعہ کی بنیاد بنی

شاہجہان نامہ
 و مرآت اقبال

کچھ مصالحہ جمع ہوا اور کہیں کہیں سی مناد اونچی ہی ہو آئی اتنی منعت خان
 ٹہٹھ کی صوبہ داری پر مامور ہوا اور قلعہ اہتام اللہ وردی ن کو سپرد
 دو برس ایک مہینہ گیارہ دین اور اسکے اہتام سی قلعہ کی جاؤں طیفیہ
 دیوار بارہ بارہ گراؤنچی ہو گئی ہر اسکا اہتام مکرست خان کی سپرد ہوا
 اور بیسویں سال جلوس میں اور اسکے اہتام سی بن کھاکل ت تعمیر قریب
 نو برس کی ہوئی چوبیسویں صبح الاول اسے جدوسی مطابق شنبہ بھری ہوئی
 بادشاہ فی اس قلعہ میں بہلا جلوس کیا سری پاؤں بت یہ قلعہ نیک
 کا بنا ہوا ہی اور ہر ایک مقام پر کنگوری اور مرغولین بہت حضورتی سی لی
 اس قلعہ کو بہت پہل بنایا ہی طول اسکا ہزار گز اور عرض تھ سو گز کا ہی سک
 کل زمین چھ لاکھ گز ہوئی حساب سی یہ قلعہ اکبر آباد کی قلعہ سی و گنا ہی
 فیصل اس قلعہ کی پس گراؤنچی ہی اور گیارہ گز گہری بنیادی ہو اور اسکا آثار
 بنیادی سپدرہ گز اور اوپری دس گز کا ہی اس قلعہ کی جانب شرقی منہ ہے
 باقی تینوں طرف خندق جسکا محیط تین ہزار چھ سو گز کا ہی پس گز پری ور
 لہری کیو دگرختہ بنادی ہی کہ نہر کی پانی سی نرات لبر زہری سی ہی اس
 نی میں کس لاکھ روپیہ خرچ ہوئی اور بعضی گناؤں میں لکھا ہی کہ سو لاکھ روپیہ
 خرچ ہوئی میں کس لاکھ قلعہ کی بنی اور کس لاکھ قلعہ کی مذر کی گناؤں
 دلی دروازہ لاہورید دروازہ

دو دروازہ اس قلعہ کی بہت بڑی ہیں ایک جنوبی دروازہ جو دلی دروازہ کے
 نام سے مشہور ہے اور دوسرا غلی دروازہ جو لاہور میں دروازہ کی نام سے مشہور
 ہے دو نو دروازہ بہت خوبصورت بنی ہوئی ہیں اور دروازوں پر دروازے
 بہت خوشنما بنائی ہیں لاہور میں دروازہ قلعہ دار صاحب تہی ہیں لاہور
 کہ ان دروازوں کی اکی کچھ اوت نہی اور قلعہ میں کچھ کچھ حاکمانی
 اور نمائند عالمگیر کی عہد میں ان دو دروازوں کی کچھ کچھ بنائی گئی ہیں
 ان دو نو دروازوں کی اکی خندق پر تختہ تہا ۱۲۶ ہجری مطابق ۱۸۱۱ء
 تختہ کی جگہ پختہ بنائی ہیں اور دو نو پون پر یہ کتبہ لکھا ہے
 ہو الغنی

۱۲۶ ھ جلوس والا ۱۲۶ ھ ہجری ۱۸۱۱ء عیسوی در عہدہ حمزا
 محمد اکبر شاہ غازی صاحب قرآن ثانی بہ تمام دلاور الدولہ ارباب فقیر
 بہادر دلیر جنگ پل فطین نزل تعمیر یافت
 چہنہ لاہور میں دروازہ

یہ چہنہ ہی بہت خوب بنا ہوا ہے لہذا اس چہنہ کا بہت اونچا ہے اور یہ بہت چوڑا
 لہذا ہی اور اس میں بہت کاری بہت خوب کی ہے اور دو نو طرف سے بہت کچھ
 بنی ہوئی ہیں اور چھین ایک چوک ہے اور اس کی چٹ روشنی کی گئی ہے
 ہوی ہے یہ چہنہ بازار شریف کی نام سے ہی مشہور ہوا ہے ان دروازوں کے
 مرنے کا

اس محلہ کی دو دروازہ اور چوٹی چوٹی اور دو کنہریان اور کسریں بچ
اونہن سی سات برج دور اور جو دہمٹن ہن

نقا خانہ یا ہتیا بول

دیوان عام من چا بنگا جو دروازہ ہی ہ نقا خانہ کہلاتا ہے دروازہ ہی ہ سند
سرخ کا بہت خوبصورت بنا ہوا اور اوپر کمانات و تارکے رزہ الا
دو نو طرف سے کہلاتا ہوا ہے ایسی لان میں بادشاہی تخت بھی ہے اور سیڑھی
و تختانہ مشہور اس دروازہ کی اگی پھر کی دو ہاتی اونی ہی بڑی ہے چہ
باقی ہوتا ہے بی بی تہی اور اسی سب سے اسکو ہتیا بول ہی کہتی ہے و کتب
خانہ کی عہد میں ہ ہاتی توڑی گئی اس دروازہ کی اگی دو سو گز کا لمبا اور سو
چالیس گز کا چوراءوک ہی ہے یہ بہت خوبصورت حوض ہی ہ و شمال و جنوب
بہت خوشنما بازار ہے اور اوسکی چمن بہر ہی ہے اس دروازہ کی اندر ہے
سواہی شہزادوں کی اور کوئی سواری پر نہیں جاسکتا اسی مقام پر سی ورتنی ہن

دیوان عام

یہ مکان ہی بہت نامی ہے اور بہت خوشنما ہوا ہے جب کہی بار عام
ہوتا ہے تو اس میں بادشاہ جلوس کرتی ہے اس میں تین جہ کی مکان ہیں کہ

اوسکی تفصیل ہم بیان کرتی ہیں
شہین ظل الہی یا سیکین

اس مکان کی چون چمن شرتی دیواری ملا ہوا سنگ مرمر کا تخت ہی جاگزا
 مربع اور اوس پر چار ستون لگا کر بجلہ کی طور پر اوسکی چت بنائی ہی اور
 آدمی کی قدی ایک کرسی ہی ہی اوسکی چپ ایک قیاس ہی سنگ مرمر کا بنا ہوا
 سات گر لہنا اور ڈھائی گز کا چوڑا اوس پر ہر قسم کی چرند و پرند کی تصویر
 عجیب رنگین تھرون کی بنی ہوئی تھیں اور زمین ایک آدمی کی تصویر ہے
 دو تارہ بجا کر گھا رہا ہی ملک اٹلی میں جو فرنگستان میں واقع ہی آریوس
 کلاؤنت کی کہانی یون مشہور ہی کہ وہ علم موسیقی میں اپنا نظیر نہیں کہتا تھا
 اور ایسا خوش آواز تھا کہ جب کانی بیٹھا تو حیرت اور حیرت اور حیرت اور حیرت
 مست ہو جاتی تھی اور اوسکے گرد آ بیٹھے اوسی ملک میں رفیل ایک مصو
 کہ تصویر کھینچی میں اپنا مثل نہیں کہتا تھا اوس مصور فی آریوس کے کانی کی جو
 کہانی مشہور تھی اوسکے مطابق اپنی خیال سی ایک موقع کہنیا تھا اور حیرت
 پرند اوسکے گرد کانا سنے کو مہیسی ہوئی بنائی تھی یہ مصو شائع میں مر
 کربہ موقع اوسکا بنا یا ہوا ملک اٹلی اور ولایت فرنگستان میں بہت مروج او
 نہایت مشہور ہی اور اہلک اوسکی نقلیں موجود ہیں ہی موقع اس طاق میں
 کی بچکار یہیں کہو دای سپہ تصویر اوسی آریوس کی ہی اور جو کہ اس موقع
 سواہی فرنگستان کی اور کہیں واج نہیں تھا اس سب سے یقین تھا ہی کہ
 اس شمع کی بنائی میں کوئی نہ کوئی انگریز اٹلی کی فلک کا شرمک تھا اس سب سے

بعلین و از وہی اور اندر سی ہی انکار ستہ ہی بادشاہ اس تخت پر دربار عام
کی دن اجلاس کرتی تھی اس تخت کی الی ایک تخت تک مرمکاجا ہوا
امرا میں سی جس کی کو عرض کرنا ہوتا تھا اس تخت پر چڑھ کر بادشاہ سے
عرض کرتا تھا یہ تخت اتنا اونچا ہی کہ اس تخت کی چڑھنے پر ہی آدمی کا تخت
مک پہونچتا ہی

دالان دربار

اس تخت کی الی تہ کہا دالان دالان ہی سرشتہ گر کا لبا اور جو میں
چوڑا ہر ایک دالان کی نو نو دہین ہر ہر دالان میں سبک سنج کی ستون لگا کر
میں اور اوپر بہت خوبصورت محرابیں بنائی ہیں اور اوپر سفیدی کتبہ
سنہری نقاشی کی ہی باہر کی دالان میں سج کی درجہ کر سک مرمک
کتبہ لکھایا ہی اور اوپر سنہری کلیان بہت خوشنما کما میں تہیں
اون کلیون میں سی ایک ہی باقی نہیں ہے دالان امرا اور وزیر اور کلا
حسب مرتبہ کبری رہتی کا تھا

گلال ہاڑے

یہ دربار کا دالان حقیقت ایک چوڑا پر بنا ہوا ہی جسکا ایک سو گر کا
طول اور ساتھ گر کا عرض ہی اس چوڑا کی چھین ہے دالان ہی اور ماتی
چوڑا ابوسکتے تین طرف باقی ہی اس چوڑا کی گرد قد آہم سنگ

کثر الکماہ ای اور او سپر نہری کسان بہت خوشامالی سی لگی ہوئی تھیں
مگر اب ان کو کسیو کا نام نشان نہیں لایا یہ کہہ چوہ دارا و نقیب اوصدیک
وغیرہ لوگوں کی کہری سنی کی تھی یہ سب مکان بہت خراب ہو گئی تھی اور
کھال پاری اکثر شکبہ سی او کہری تھی ابو انظر سراج الدین محمد بہادر بادشاہ
حال فی سہ صد جلونی مطابق سہ سہ ہجری موافق سہ سہ عیسوی کی اس دیوان عام
مرست کی اور کھال پاری کو درست کیا برصغیر کی بات ہی کہ تین دہائیوں
دیکھنی والا تو ایک شخص موجود تھا اور وہ بیان کرتا تھا کہ عالمگیر باقی کثرت
تو کسی بادشاہ فی اس دیوان عام میں جلوس نہیں کیا اور غالبیت کہ محمد شاہ
بعد کسی نے کیا ہو ملکہ محمد شاہ کی جلوس کرنی میں ہی شک ہی آیا
وہ تو حاکم لکھنؤ اور اکیسوا سہ کز چوراجھن سی اور اس کے چاروں طرف
قرینہ اور موقع سی مکانات بنی ہوئی تھیں اور شمال کی طرف دیوان خاص
جائیکا دروازہ ہے

خاص محل یا چورنگ محل

یہ محل سنگیات خاص کی رہی کا پھر پڑتہ کہا والا ان ہی میں میں کز کالنباء اور
پیچی ایک اور درجہ ہی سولہ کز کالنباء اور اٹھ کز کا چوراہیہ عمارت چارہکت
بالکل سنگ مرمر کی سی اور اس سی اور بہت پختہ سفیدی کر کہ بہت اچھی
کی ہی اس محل میں ایک نہری نری سنگ مرمر کی تین کز چوری اور سنگ مرمر
ایک

ایک حوض ہی کہ اس حوض سی نہر ہو کر چاؤ کی طرح صحن میں گرتی ہی اور صحن میں
ستر شدہ کمر مباح کا باغچہ تھا اور اوہ کے چھین پس کز کی قطر کا ہشت پہل حوض تھا،
اور اوہ میں چس فوارہ کسی زمانہ میں جھوٹتی تھی

امتیاز محل یا ٹرانک محل

یہ محل دیوان عام کی پشت پر واقع ہی اور اتنا بڑا اور کوئی محل نہیں صحن اسکا
نہایت وسیع تھا کہ اوہ میں نہر چاری تھیں فوارہ جھوٹی تھی باغ لکا ہوا تھا
اب سب برباد ہو گیا اور اس صحن کے کشا میں سریل سریل مکان بن گئی ہیں
اگلی زمانہ میں اس محل کی صحن میں ایک حوض تیار کیا گیا جس کی پائین کز
اور باغ فوارہ اوہ میں جھوٹی تھی اور ایک نہر تھی کہ اوہ میں چس فوارہ لگی ہوئی تھی
اور باغچہ تھا اکیس سو سات گر کا لبا اور اکیس سو پندرہ گر کا چورا اور اوہ کے گرد سنک
سرخ کا مچر لکا ہوا تھا اور اوہ سپرد و ہزار سنہری کلیان لگی ہوئی تھیں اور
طرف اس صحن کی سترہ کز کی عرض سی مکان کے کشا اور اوہ انکا دریا ہی تھی
اور جانب غرب میں مشرف بدریا اور پائین باغ تھا چہرہ اسکا باہر یون ہی کہ
کری کے ایک چوڑا بنایا ہی اور اوہ کے فچی دو تہ خانہ میں بہت خوب اور
اوس چوڑا پڑ گویا پچہر تہرہ والا بنایا سی ستاون گر کا لبا اور پس کز کا چورا
پچ کی درگی کی صحن کے طیف ایک حوض ہی سنک ممر کا بہت بڑا ایک تہرہ
پایہ دار کہ اوہ میں دیرہ کز کی اونچائی سی تین کز کی چوڑائی پڑ پڑی ہی اور اوہ میں

اوہل گرجی کی دھن میں آتی ہے اور وہاں ہی ہر من تہی ہے اور صحن کی چوڑی
 جا کر باغچہ کی ہر ہر روش اور پٹری میں تہی ہے وگا اسکی تمام سنگ کی
 اور وہ تحفہ تحفہ مجاہدین اور مغولین بنائی ہیں اور وہ بہت کاری کی ہے کہ
 کی عقل دیکھ کر حیران ہوتی ہے اور اسکی جہت کی چاروں کونوں پر چار
 چوکنڈیاں بنائی ہیں کہ اس سے فتنہ و شان سے رت کی دوکھی ہو گئی ہے
 اس محل کی کونوں پر چار بجک سنگین بنی ہوئی ہیں تاکہ اگر مینوں کی سیانہ
 نکال کر صحن خانہ بنایا جاوے جس طرح اسکی روکار میں پانچ درمخاب دار بنائی ہیں
 اس طرح اسکی اندر ہی مخاب دار درمیں کہ ان محرابوں کی بنائی ہے چوں چھین
 ایک چوکنڈی سے واقع ہو گئی ہے وہیں ایک حوض ہے اسکی خوب سیانہ ہیں
 ہو سکتی اس حوض کو سنگ مرمر بنایا ہے کہ ایک کھلا ہوا پھول معلوم ہوتا ہے
 اور ہر اوہیں ایک برک کی تہرونی ایسی بچکاری کی ہے اور کل بونے مل
 تی بنائی ہیں کہ جسکا کچھ سیانہ ہیں ہو سکتا اگرچہ یہ حوض ساری ست کریم
 ہے لیکن گہراؤ کا بہت کم ہے یعنی ہاتھ کی ہتھکے کی طرح بنا یا ہے مینوں کی
 کہ بسوقت پانی بہتا ہے اور لہڑا ہا ہی تمام پل بونے اس حوض کی بلتی ہوئی ہے
 دینی ہیں اس حوض میں ایک نہ سنگ مرمر کا کمر کی بنا ہوا بہت خوبصورت
 ایک پھول معلوم ہوتا ہے لیکن اس پر ہی اسکی ہر ایک مڑوڑ اور مغولین
 تہروں سے کل بونے اور پل تی بنائی ہیں کہ پھول میں تی پل اور پل میں
 پھول

پول نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس سالہ میں ایک سو راج ہی اور ایک ہزار پندرہ
 ملی ملی لائی ہی اور اس سالہ میں سی او بی ہی سالہ کی لبون پرسی پائی گزرا اور
 حجاب آب سی کل بونٹو نکالہ راتا ہوا دیکھائی دینا ایک عالم طلسمات معلوم
 ہوتا ہی نہر شہت جو موتی محل ورود بان خاص میں سی ہوتی لائی ہی اس محل
 چون چھین سی گندری ہی اور جانب جنوب ہتی ہوئی چلی گئی ہی اور ایک اور
 اس محل میں اس حوض کی جانب شرق جنوب ہتی ہی اور جانب شرق اس
 حوض میں جو صحن کھٹیف روکار کی سامنی کہا ہوا ہی چوڑو کر گئی ہی ہر ایک
 نہر میں منبت کاری اور پرین سازی اور پچکاری وہی حال ہی یہ محل اجارہ
 اور اویس کے ستون کہ پایہ نمایین اور محرابین سب کی سب سنگ مرمر کی
 اور اس میں بھی کاری کی ہوئی ہی علاوہ اسکے ہر ایک دو دیوار پر نالیا ہوا
 اور سونی کی کام سی کل بونٹی بنی ہوئی ہیں کہتی ہیں اس محل کی چیت نری
 چاندی کی بنی ہوئی تھی فرخ سیر کی وقت میں کسی ضرورت کی سبقت
 اوکھاری گئی اور اویس کے بدلی تانبی کی چیت چڑھا دی محمد اکبر شاہ ثانی کی وقت میں
 اس تانبی کی چیت کو بھی اوکھار لیا اور اویس کے بدلی کاٹ کی چیت لگائی
 کہ وہ بھی اب بوسیدہ ہو گئی ہے

چھوٹی شہک

یہ عمارت جانب جنوب امیاز محل کی واقع ہے و حقیقت میں یہ ہی خواجہ کا

بوڑی مہک کر کی مشہور ہے اگرچہ عمارت ہی بہت نفیس و لطیف و زیبائے ہوئی ہے
لیکن سیراجہاں کیر باد مرعوم فی امین تصرفات جدید کی ہی قطع قیوم ہجائی ہیں

اسد برج

یہ جنوبی برج قلعہ کا ہی اور فرنیہ ہی برج شمالی کا جوش برج کر کی مشہور ہے
ہر ماہ چاند کی ہنگامہ میں سب سے پہلے کون کی بالکل ٹوٹ گیا تھا محکمہ شادی
کی عہد میں و بارہ بنائی اور جیسا تھا ویسا ہی گرای

خوابگاہ ماری مہک

یہ خوابگاہ امین محل کی جانب شمال کو واقع ہے اور یہ عمارت ہی بہت نفیس و
لطیف سری تون تک سنگ مرمر کی ہے اور زمین طرح طرحی منبت کاری کا کام
اور سونے کی بل بوتی ہوئی ہیں اسکے چھین نشین کی طرح ایک کان ہی اور
جنوب و شمال کو دو بوڑی بوڑی لداؤ کی سنگ مرمر اور چرین بازی سی ہے
کہ اس نشین کا طول سذرہ گز اور عرض چھ گز کا ہے اور اسکی دو محرابوں پر
کتبہ کہ سعد اللہ خان فی انشا کیا ہی لکھا ہے اور گرد اجارہ کی پائوں کی پائی
اشعار لکھی ہوئی ہیں کہ تم اوں جسکو اس مقام پر نقل کرتی ہیں

کتبہ محراب جنوبی

سبحان اللہ این چہ منیر لہارت رنگین و شبنم ہارت و نشین قطعہ بہشت
چون گویم کہ قدسیان بہت بلند تماشائیں آرزو مند اگر باکمان اطراف و

بسان بت عتیق بطوفش آید روست و اگر نظار کیا انفس فاق مثل حور
 به فصل سستان صبح الشاش شماند سر آغا فتعه والا که از کاخ کرد
 بر ترست و شک سد بکند روانی رت دلکش و باغ حیاتش که منال
 چون روح در بدن است و شمع در انجمن نه اظهر که اصافیش بنیاز کجاست
 و دانا را از عالم غیب پرده کشا و انبارها که هر یک کوی سپیده صبح است
 مالمه هر از راجع قسم بخورده ها که هر یک شش خیمه نور است

کتابه محراب شمالی

بصافه آسمان بایل بالائی متالی است بانعام میهنیان نایل و خوش که
 همه از آب زندگانی رزق بصفا رشک نور و شمع خورشید و از دهم ذی الحجه
 بدوس و از دهم اقدس مطابق هزار و چهل و هشت سحری بلیان نو یکا مرانی
 و انجاشش بصف پناه و لک و پیه صورت پذیرفت بست چهارم ریح الاول
 سال نسبت و یکم جلوس یون موافق سنه هزار و پنجاه و هشت بفرقه و هم منتهی
 کتبی یو گبیان چه او ندانی این مبانی آسمانی شهاب الدین محمد صهبران ثانی
 شاهجهان بادشاه غازی رفیض روی جهان بخداد

اسات جو دلو ایزونی کی مانی سی لکمی مانی مین

شاه آفاق شاهجهان بافتل شایسته صاحبته ان
 در ایوان شاهی بصدر شام چو خورشید بر سپرخ باد اسد

اساس ست مانا کریرا بن
 زہی دشمن قسر سرستہ
 شرافت کی آیت تھان
 جو . . . درین سرائی
 پایش سمدقی کھن
 زمانہ جو دیوار اور تخت
 زبس وی بوارن است
 چنان بر سرش ست الما کر
 ز فوارہ و حوض دریا نشین
 جو حامی شہنشاہ عادل بود
 اس نشین کی آگے ایک سجدہ والاں ہی نرسنگ مرمر کا چین کا پتھر
 نفیس و لطیف بنیل گزکا لبنا اور چمک گزکا چوڑا اور ادھر اور ادھر اور
 سبھی محرابن بہن اور مجری بہن کہ غلی حجرہ من دی بوا سخاص کویتہ ہا
 اور اسکو خاصی دیوٹری کہتی بہن اس والاں کی چین ایک حوض ہی
 بہت تھہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کی یعنی او میں فوارہ بہن ہی بلور کی
 طرح طرح کی رنگین اور شیش قیمت تھرون سی ہزاروں طرح کی کل بوسی اوی
 پتی بنائی بہن اور ہر ہر ہون کی شیکری من ایک ایک چید رکھا ہی او میں
 پتی

بود قسہ اقبال اعرش سنا
 نبشتی بصد خوبی آ رہتہ
 سعادت در آن خوش ایوان
 کند . . . از جہہ دو
 خود ریای چون آرویش فرو
 پیش رخ متھہ آمینہ دشت
 زلفش چین رونما خواست
 کہ گردون تختہ دی از و وام کرد
 باب زمین شستہ رو آسمان
 ازان بادشاہ من زل بود
 اس نشین کی آگے ایک سجدہ والاں ہی نرسنگ مرمر کا چین کا پتھر
 نفیس و لطیف بنیل گزکا لبنا اور چمک گزکا چوڑا اور ادھر اور ادھر اور
 سبھی محرابن بہن اور مجری بہن کہ غلی حجرہ من دی بوا سخاص کویتہ ہا
 اور اسکو خاصی دیوٹری کہتی بہن اس والاں کی چین ایک حوض ہی
 بہت تھہ سنگ مرمر کا بغیر فوارہ کی یعنی او میں فوارہ بہن ہی بلور کی
 طرح طرح کی رنگین اور شیش قیمت تھرون سی ہزاروں طرح کی کل بوسی اوی
 پتی بنائی بہن اور ہر ہر ہون کی شیکری من ایک ایک چید رکھا ہی او میں
 پتی

۴۱
پانی او بقیہ اس دالان کی اکی صحن ہی وسیع دکش سنگ مرمر کا فرش
اوسین کیا ہوا اور نہر بہت بہتی ہی اور رنگ محل میں چلی جاتی ہی

رج طلایا منٹمن برج
اس عمارت کی متصل جانب شرق بہ برج ہی منٹمن سے پاؤں تک سنگ مرمر کا
اور بستور اور مکانات عالی کی اوسین ہی سوئکا کام اور ریسپ ز می رکت
کی ہوئی ہی اور اسکا برج اور کس سنہری ہی واری سب سے اونکو سنہری
برج ہی کہتی ہیں اور سب منٹمن کے منٹمن برج ہی کہلاتا ہی تین منٹمن کے
عمارت خوابگاہ کی طرف ہیں اور پانچ جانب دریا مشرق میں اون ہائون
ضلعو منٹمن سنگ مرمر کی جالیان لگی ہوئی ہیں اور اوسین ایک اور شین لٹو
برآمد وکی جانب دریا بنا ہوا ہے

شاہ محل نیا دیوان خاص
خوابگاہ کی جانب شمال کو ایک بہت بڑا حوک ہی اوس حوک کی صنعت تھی
ڈیڑہ گرنکا اونچا چو تر د بنا یا ہی اشی گرنکا لٹا اور پیش گرنکا چو را ایک چوچ
بچین دیوان خاص کی عمارت ہی چون تھیں گرنکی لنبی اور پیش کی چوڑی
سے پاؤں تک سنگ مرمر کی اور تہ لبر کی چھین گرنکی عمارت سے
نہر بہت بہتی ہی عمارت کی چون چھین کو رستون بنا کر اٹھارہ گرنکی
طول اور دس گرنکی عرض سی مکان بنا یا ہی اور اوس کے چون چھین

چوتڑہی اوس جوتڑہ پخت طاوس کہا جاتا ہی سپر بادشاہ اطلاق
 اور اس مکان تکے کردیا یہ ماستون لکار مکان نایابی و دیوار و ستون
 و مرغول اور محراب اور فرش اس عمارت کا سنگ مرمر کا ہی اور اس میں
 عشق مرجان اور اوراجا ریشمیت سی بجی کاری کی ہی وریل لوبی پو
 تی بنائی ہیں اور اجڑی اور چہت مکات سوینکا کام کیا ہوئے اور سوینکے
 پانی سی کو یالیپ دیای اندر کی رخ محراب کے اوپر بہت شعر لکھا ہی
 اگر فردوس بر روی مین است ہمین است و ہمین است و ہمین است
 یہ عمارت جانب شرق سی شرف بدرای ہی اور اوسط طرف کی درون چان لیا
 لکار آئینہ بندی کی ہی اور جانب غرب اسکا صحن ہی شتر گزری شہر کا
 اور اوس صحن کی کرد مکانات اور ابواب اسکا سنخ سی بنی ہوئی
 جانب غرب اس صحن کی دروازہ کہ دیوان عام سی و ہمین سنہ اتا ہے
 اور اس فروازہ کی اکی لال پردہ تار تبا ہی اور بامر وقت دربار
 اس لال پردہ کی پاس سے آداب تلمات بجالاتی ہیں اور جانب شمال
 حیات بخش کا اور جانب جنوب دیوڑی محلات شاہی کی اور اس عمارت
 سج کی در کی سامنی صحن کی طرف ایک کٹہر ہی سنگ مرمر کا اوسکو
 دتوان خاص کہا کرتی ہیں اسکی ہیت ہی زری چاندی کی ہی مہر
 بجائت کردی مین اولہ لکئی

تسح خانہ

دیوان خاص کی جانب جنوب ایک دالان ہے اور وسیع خانہ کر کی شہر
اس دالان کی دیوار پر چھون چھین سنگ مرمرین رازو کی صورت تھیں
اور میزان عدل و سپر گھدی ہی اسی تسح خانہ میں سی خواجہ کا رستہ کہ وہ
خاصی یوڑی کہلاتی ہے

عقب حمام

دیوان خاص کی جانب شمال سطح کا دالان ہے کہ وہ عقب حمام کہلاتا ہے
یہ دالان کو یا جنوبی دالان کا جواب ہے اور وسیع رکھنا ہوا ہے

حمام

یہ حمام بی مثل و بی عدل ہی تین ہی کہ ملکون ملکونن ایسا حمام نہ پہلا درجہ
اس حمام کا کمر ٹھکانا یا ہی اجارہ بت سنگ مرمر کا اور وسیع منبت کاری
کی ہے اور شرق لطیف جالیان لکا کر آئینہ بندی کی ہے گہ اوہن سے
دریا اور جبل اور سبزہ بہت کیفیت سی دیکھائی دیتا ہے وسیع درجہ منبت
جانب شمال ایک نشین ہی سے پاؤں بت سنگ مرمر کی اور اوپر
بہت تحفہ منبت کاری اور مچی کاری کی ہے اس کے الی ایک بہ ہی مچ
نرا سنگ مرمر کا اوپکے فرسے لی جیت بت عجیب عجب منبت کی ہے
مچی کاری کی ہے اور سطح بطر سیکھ بل بونی پھولتی بنانی بہن پیکار

ایسی خوش قطعہ ہی کی قائل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت تھکے ایرانی عاملین بچا ہوا ہے
اس طرح کی بھی کاری ہی ہی یقین تو ہے کہ اس قطعہ کی تعمیر میں کوئی نہ کوئی اتنا
اثالین شریک تھا کیونکہ پچکاری کا ایسا دوسری ایک ہی اس وجہ سے
چون چمن ایک حوض ہی مربع رچھن کا اور اسکے چاروں طرف چار فوارے
لگی ہوئی تھیں اور اسکے گرد ایک نہری کرنہر کی عرض کی اور بہت کم گہری
نہایت نفیس مشہور تھے کہ بچ چاہتی تھی اس نہر بعد حوض میں کرم پانی ہوتا
اور بچ چاہی تھیں اسی درجہ جس حمام کا اجازت رنٹنک مرکا ہی جا
غوب حوض کرم پانی کی ہی ہوئی تھیں اور اسکے چمن شینک مرکا چوڑا
کہ اوپر پربتہ کر نہاتی تھی جانب شمال ایک نشین ہی ہوئی تھی اور اس
ست ٹیل حوض ہی بچ چاہیں اس میں کرم پانی بہرین اور چاہیں پانی بہرین
اس بے میں بہت تھکے پچکاری اور نہت کاری کی ہوئی تھی شاید کہ یہ تمام
شاہجہان اور عالمگیر کی بعد ہر کرم ہوا ہو مشہور ہی کہ سو اسون لکڑی سی کرم

موتی محل

یہ ایک محل ہی شینک سنج کا اور اسکو شینک پٹانی سی سفید کر کے نکال کر
اور طلا کاری کی کل بونی بنائی تھی اس میں ایک درجہ ہی سپرہ کر کا لبا اور
چوڑا مثل دو تھنوں پر اور اسکے چمن ایک حوض ہی چاکر کا لبا اور
کر کا چوڑا اور ہر ایک شینک کی چھپ ایک ایک درجہ ہی شہ کر کا لبا اور پچ کر کا

اور یوان بیس پانچ پانچ در کی کہ جانب شرق سی شرف دریای وریا
 شرف باغ حیات بخش اور ہر ایک یوان کا طول تیس کرکا اور عرض سات کرکا
 اندر کی عمارت میں اجارہ تک سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور باقی سنگ سنہرے
 اور اورسکو سنگ پٹھانی سی سفید کیا ہی اور اس میں ص اور نہری زمین کی
 چادر دو کر کی عرض چار جانب باغ حیات بخش ایک تونس میں پڑتی ہے وہ
 ہی عجیب و زکار سی ہے کہ شاہراہ اور ایسا بڑی جوڑ حوض اور مین ہو کا
 حقیقت اسکی یہ ہے کہ یہ تہا تہا بجرم مکرانہ کی کان میں نکلا جو کہ صفائی اور
 شفا فی میں بی نظیر تھا اس واسطی موجب حکم بادشاہ کی اسکا حوض بنا لیا گیا
 کرکا مربع اور ڈیڑ کر کا عتیق پانیہ دار بنا کہ تمام حوض معہ پانی کی ایک تہر کا
 بعد تیار ہوئی حوض کی مکرانہ سی کہ دارا خلافت سی و سو کوس دور سی حساب
 اور اس مقام پر لاکر کہد یا اس ہوتی محل کی جانب جنوب اور جانب شمال ہی
 اور اب ہی موجود ہیں مکرانہ میں کچھ نقصان ہی لکھا ہی

نہر ہشت

محسّل میں ہو کر نہر سنگ مرمر کی یوان خاص اور بڑی ہٹا اور بکھیر
 باقی ہی وہ نہر ہشت کہلاتی ہے اور پہر وہاں سی نہر کے کرکا ایک محل
 مکان میں ہی ہے باغ حیات بخش

عہد ہزاران کل شکستہ درو سبزہ بیدار و آب خفتہ درو
 کسی مانیہ میں بہ باغ بہت خوب اور نہایت تیار تھا مگر اب بالکل ویران اور خراب
 حضور والا کو اس کی راستگی پر توجہ نہیں چکا اس باغ میں بہت خوب چھوٹی جالی
 بیان کیا جاتا ہے ایک دخت پاکھل اس غنیمت نایاب ہی اور اسکا مربیہ
 کی مرض کو فیدہ ہے۔

حوض اور بہر

اس باغ کی چوای چھین ایک حوض ہی سا تھہ کرسی سا تھہ کرا اور اس کے پچھلے
 زمانہ میں اونچا س فوارہ چاندی کی لگی ہوئی تھی اور ذرات چھوٹے تھے
 اور اس کے کنارے چاروں طرف ایک سو بارہ فوار چاندی کی تھے وہ بھی بہت
 سبب ذرات چھوٹا کرتی تھی اس حوض کی چاروں طرف سنگ سنگ کی بہر تھیں
 حوض سی تھی تھی اور بہر بہر میں تیس تیس فوار چاندی کی ہر وقت چھوٹی سی تھیں
 اب اون فواروں کا نام ہی نہیں ہا البتہ جس حکمہ فوارہ ہے وہاں ایک چھید باقی ہے
 شہر دل عشق کا ہمیشہ حریف نہر دہتا اب جس حکمہ کہ داغ سی پانی بہی درو
 اسی حوض میں بہا درشاہ بادشاہ حال فی ظہر محل نایا ہے

بہادون

اس باغ میں جانب جنوب ایک مکان ہی سنگ مرمر کا بہت نفیس و لطیف ہے
 بہادون کہتی ہیں چہرہ اسکا پیہ کہ ایک چوڑا کرسی کیر بنا گیا اور اس پر
 نہر

ستون لگا کر ایک ایوان کشا تعمیر پائی شمل اور دو ایوان کے جانب شرق و غرب
 اور دو بجگہ ہیں آگے اور چپے کہ ان ستون کی سبب چون چمن ایک جگہ کھنڈ
 بن گئی ہے اور اوہ میں ایک حوض سنگ مرمر کا ہے چار کمرندہ طسو مربع اور
 ڈیڑھ کمر کا کہ اوہ میں کان میں نہر شہت سی نہر آتی ہے اور حوض میں درہوگر
 پڑتی ہے اور پیرا وہ میں سی ٹکڑا کی ایک اور چادر چھوٹی ہے اور نہر میں تپتی ہے
 یہ عمارت ہی بہت یاد رہی اور اوہ میں پانی کا پیرنا اور چادر چھوٹا سا
 معلوم ہوتا تھا کہ گویا بہاد و نکام نہر بستہ ہے اور اسی سبب ہمکان کا
 بہاد وں نام رکھا ہے اب ہمکان میں پانی انکا اور چادر چھوٹی کا رشتہ
 بند ہو گیا ہے اس کان کی حوض اور چادر وہ میں محرابی چوٹی چوٹی طاق
 بنادی ہیں کہ دکھلاؤ وہ میں کدہ انہاں زمین کھیتی تھی اور رات کو شمع کا نور
 روشن ہوا کرتی تھیں اور وہ کے اوپر سی پانی کی چادر پڑتی تھی اور اندر سے
 اون پہلوئی خوشنماں اور چراغوں کی روشنی عجیب عالم دکھاتی تھی اسکی پتہ
 چاروں کونوں پر بھی ربرجائن چھنڈ کی سنہری بنی ہوئی ہیں

ساوون

اسی باغ میں جانب شمال یہ عمارت ہے نری سنگ مرمر کی نہایت نفیس و
 بہت تحفہ کہ اسکی لطافت اور نفاست حد بیان باہر سی اور چہرہ ہکا
 بعینہ مثل چہرہ بہاد وں کی ہے بال برابر ہی فرق نہیں کو یا ایک ٹکانکو

پہاؤ اور ایک کو نکالو ایک ذرفسرق نہیں اور سطح امین ہی دینی کی ہے
 اور حوض ہی بنائی اور سطح کلدان و چرغان کہنی کو محرابی طاق بنائی ہیں
 اس سبب کہ اسمکان میں پانی کی آمد اور چادر کا پڑنا اور زور شور سے مانی کا ہلنا
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ساون کا منہ سو اسٹھی اسٹھلتا نام ساون کا

شمار و برج

یہ برج ہی عمارت ہی قطر اس برج کا ہولہ کرکائی اور اسکی عمارت میں
 طبقہ پر ہی پہلی طبقہ کو زمین سے بارہ گز گری دیکر بنایا ہے اور اسکی چھت پر
 گول اور اوپری سطح ہی یہ عمارت تمام سنگین ہی اجارہ مت تو سنگ مرمر
 بنی ہوئی ہے اور او میں اجارہ نگین سے بچی کاری کی ہوئی ہے اور اجارہ سے
 چھت تک سنگ شہابی سے سفید کر کی سنہری گل بوسی مل تی بنائی ہیں جو
 مٹمن ہے اور اسکا قطر آٹھ گز کرکائی اور او میں چار طاق اور دو شہین نیم شہین
 بدیا بنائی ہیں اور اسکی وکار سنگ مرمر کی ہی طول اور عرض کی ہے
 اور شہتی کا چار گز کرکائی اور غربی اور جنوبی طاقوں کا طول چار گز کرکائی اور عرض میں
 اور شہن درجہ کی چھین ایک حوض ہی میں گز کی قطر کا نہایت دلربا اور بہت خوب
 کہ اسکی منبت کاری دیکھ کر عقل حیران ہجاتی ہے اور صنعت الہی دانہ ہے
 اور غربی طاق میں ایک آبشار ہے اور چھوٹی چھوٹی طاق محراب رنبا بنی
 کہ ان میں دیکھو پھول اور انکو پیانغ رکھا کرتی اس آبشار کی اکی ایک حوض

سنگ مرمر کا ساڑھی تین کز کی طول اور ڈھائی کز کی عرض سی اور جس سے
 شرقی طاق کی کنارہ تک ایک نہری ٹوکز کی عرض سی نہی سنگ مرمر
 بہت تحفہ اور پرچین سا اور منبت کا راور یہ دُ فوجوں ہی نہایت چرین
 اور منبت کا پرین اور عقیق اور مرجان اور پتھر پیش قیمت بڑی مونی میں نہیں من
 ایک نہر کلک مرغی طاق کی حوض میں ٹپی سی اور اوسن سی برج کی نہر من آن کر
 اور من حوض میں سی ہو کر شرقی طاق کی طرف بہتی ہی کہ اویسکے نیچے دریا کٹ
 ایک بشار بنی ہوئی سی ساری تلحہ میں اسی مقام سی نہر کی سی اور حکیمہ کی سی
 قلعہ سی برج میں بنی ہوئی من اور ہر قلعہ پر نام لکھا ہوا ہی کہ یہ قلعہ سی حوض
 قلعہ سی اور یہ قلعہ سی نہر کا اور دو سیکر درجہ کی عمارت ہی من ہی نہایت
 صفائی کی ساتھ آئینہ کز کی قطر سی اور اویسکے آٹھوں ضلعوں پر سرسروان
 چوبیس ستون کا اور تیس درجہ کی عمارت ایک شمسین ہی کنبندی آئینہ ستون
 اور اوسکا برج سنگ مرمر اور کلس نہری ہی غصکہ یہ عمارت بہت نفیس ہے

مہتاب باغ

یہ باغ کسی زمانہ میں بہت اچھا ہو کا مگر اب بجز ایک کے کہ ایک بہت چور ہے
 اوس میں جاری سی اور ایک غب کی جانب سلج الدین محمد بہادر شاہ دہشتا
 حال فی قطب صاحب کے خیر نہ کی نقل بنا بی سی اور کچھ نہیں
 شہر شاہ جہان آباد

کیسے رازندکانی شاد باشد کہ در شاد و جہان آباد باشد
 جہان پستہ بن چکا اور بادشاہ اسمن ہنی لکی یعنی شہنشاہ ہجری مطابق ۱۹۴۸ء
 جب ہی سہی شہر ہی آباد ہوا شمع ہوا چنانچہ میری کاشی فی ہدیہ تاج لکی
 شد شاہجہان آباد شاہجہان آباد

رات آفتاب ۱۱ بجے جوسی مطابق شہنشاہ ہجری موافق ۱۹۴۸ء مسیحی شاہجہان کی حکم موجب شہر
 پتہ سہی پہنہ کی ۶ حصہ میں ۱۲ لاکھ روپیہ بیچ ہو کر شہر کی تفصیل تیار ہوئی کہ
 دوسرے زس رسات میں اکثر حکمہ سی گریزی سواطی شاہجہان فی جوئے و پتہ
 ازہ نوبی کا حکم دیا اور سات برس کے عرصہ میں یعنی شہنشاہ ہجری مطابق ۱۹۴۹ء
 میں ۱۲ لاکھ روپیہ بیچ ہو کر تفصیل تیار ہوئی طول اسکا چہ ہزار چہ سو چہ
 کر کا ہی اور چار کر کی چوڑی ورنو کنزی اونچی ہی اور زمین ستائیس برج
 دس کر کی قطر سی ہین شہنشاہ مطابق شہنشاہ ہجری کی جب کارا کر زری عملد
 ہوئی تو یہ تفصیل اکثر حکمہ سی ٹ رہی ہی سہ کار کی حکم سی اسکی مہرت ہوئی
 اور خندق اور دیوار بہت آراستہ کی گئی کہنی اجیمیدر وازہ باہری ججا
 فیروز جنگ پر نظام الملک آصف جاہ کا مقبرہ تہا جو مدرسہ کر شہر ہوا کہ شہر
 شہر ناہ کی اندر لی لیا اور قریب شہنشاہ مطابق شہنشاہ ہجری کی اس میں
 ہی شہر ناہ سہ کار کی حکم سی ناہی کی اس میں شہر ناہ کی برج چنگ میں کہو
 برج اکبر شاہ

۵۱
اس شہر کی دروازہ بہت خوشنماں سی بنی ہوئی ہیں اکثر دروازوں کی ایک سیج
قطع سی مشاع مطابق ۱۲۶۹ء بحیر میں سے کارا کمریزی کی حکم سی ایک اور تیار
دوسرا دروازہ بنایا گیا دروازہ میں سی اتنی میں اور ایک میں سی بنی
اور کلکتہ دروازہ کا نام رکھا گیا اور اس پر یہ کتبہ ہی

کلکتہ دروازہ مشاع

اب اس شہر کی حدودہ دروازہ اور چودہ کھڑکیاں ہیں اور ان کی نام یہ ہیں
نام دروازوں کے

دلی دروازہ راج گھاٹ دروازہ خضری دروازہ کلکتہ دروازہ نمکبود
کیلہ گھاٹ دروازہ لال دروازہ کشنیر وایزہ بدر و دروازہ کالی
پتھر کشتی دروازہ مسدود لاہوریدر دروازہ اجمیریدر دروازہ ترکماندر دروازہ

کھڑکیوں کے نام

زینت المساجد کی کھڑکی نواب احمد بخش خان کی کھڑکی نواب غازی الدین خان کی کھڑکی
نصیر کنج کی کھڑکی نئی کھڑکی شاہ کنج کی کھڑکی اجمیریدر دروازہ کی کھڑکی مسدود
سیدہ بولی کی کھڑکی مسدود بلند باغ کی کھڑکی مسدود فراشانہ کی کھڑکی
اسیر خان کی کھڑکی خلیس خان کی کھڑکی بہادر علی خان کی کھڑکی نمکبود کی کھڑکی

اردو بازار اور چاندنی چوک

قلعہ کی لاہوریدر دروازہ کی آگے چائیس کڑھڑا اور ان کیہ اراپاٹھویس کڑھڑا
۱۰۷۰ء

۱۰۰۰
مرات افغان

۵۲
اکلی تاریخ کی کتاب میں اس بازار کو لاہوری بازار کرکر لکھا ہی اس بازار کو شہر
مطابق شیعہ کچان آریکیم نبت شاہجہان بادشاہ فی بنایا ہی فتح علی لاہور
سی چار سو اسی گز پر ایک چوک ہی اسی کرکا مروج اس چوک میں کو توالی چوہدرہ ہی اس
چوک سی چار سو گز کی ایک اور چوک ہی بہت پہلے سو گز سی سو گز اس چوک کو چاندنی چوک
کہتی ہیں اسکی گرد بہت خوبصورت دوکانیں بنی ہوئی ہیں وہ مال کی طرف
بانہی سبکو صاحب آباد یا یکم کا باغ کہتی ہیں اسکی الکی چار سو ساٹھ گز لہذا
بازار ہی اور ستر سو سین نہر تہی ہی سی بازار کی سری پر فتح پوری مسجد ہی

فیض مبارک

قیص بازار
قلعہ کی دلی دروازہ کی سامنی ایک بازاری ایکہ ریچاس کرفلنبا اور کھڑے
اور کئی نوٹ پختہ دوکانیں بنی ہوئی تھیں اور چھت خوبصورتی سی تھی یہاں
الکرا بادی محل شاہجہانی بوی فی شہر جبری مطاع میں مایا تھا اور اکثر سیاحی یہاں
ہی اس بازار کا نام تاریخی کتابوں میں الکرا بادی بازار ہی دونوں بازار شاہجہانی
ساتھ کی بنی ہوئی تھیں اور باقی اور بازار رفتہ رفتہ بنی گئی تھیں

۲۰
مرات افغان

از شبکی بازار او شهر

شاہجہانی وقت میں ان سب بازاروں میں بیڑی برہمن بھی بیٹھتے تھے جن کی سب سے بڑی
اور کچھ ننھی مانی تھی اب کہ عمارتوں کا کل انقلاب کیا وہ رومن کچھ تو نندہ کوئین کو کہہ لیں
اس سب بازار خراب ہو گیا تھا اب سب سڑکیں بھر رہی تھیں اور ہر طرف سے کھلے ہوئے تھے

11.

بازاروں کی صفائی اور شہر کی انتہائی پرست صرف کی انتہائی بدروہین پر
 اور بعض حکیمہ برائی بدر و کو صاف کیا اور بر بازار و زمین و کو طرف و کالو
 نچی پختہ بدر و زمین بکر شہر کی ہر بانی بکلو ادا و کالو کی اکی سنگ سرج کے
 خوب موت چوڑ و شکے اور بڑی بازار و زمین اکو و طرفہ لعینوں کی و شہر
 لکی اس سب سے اس شہر کو اور ہی ب و زینت اور رونق ہوئی

فیض نہر
 اول بانی نہر کا سلطان بلال الدین پیر و شاہ جی ہی اس سے جبر مطابقی
 اس نہر کو سوا و پر کہ خضر بادشاہی کا نام اور پیر کو س تا کہ کہ سفیدن من جہا
 اس کی شکار کا تھی لاکر چوڑیا بہر کسی بادشاہ کو او کا خیال باکو و نہر جو کئی
 ۹۶۹ سے جبر مطابقی شمع کی جلال الدین اکبر بادشاہ کی عہد میں شہاب الدین
 دہلی نے اس نہر کو بہر صاف کر لیا اور اپنی حاکم میں لیا اور نہر شہاب کا نام رکھا
 بعد یہ نہر بہر بند ہو گئی تھی کہ جبر مطابقی شمع کی شہاب الدین محمد شاہ جہان نے اس
 نہر کی سفیدن صاف ہو سکا اور سفیدن سی قلعہ شاہ جہان کی کہید کا حکم دیا
 چنانچہ یہ نہر تیار ہوئی اور جب قلعہ بن فو سلا و شہر میں رہی تو لکھت بعد
 اس نہر کا بہر حال ہو گیا تھا تخمیناً شمع عطا ہو گئے جبر کی سہ کار اکبر نے
 بہر نہر کو جاری کیا اور لکھ بستر جاری ہی اور مرث
 و سب سے تیار اور صفارتی ہے

فہرست تیسری باب آثار الصنادیق حسین شاہ اور مہرنگی متصرف بنی مانگا دکن

| نمبر | نام مکان | نام اصل بانی | نام بادشاہ جس کے عہد میں | سال بنا ہجری | کیفیت | صفحہ نمبر |
|------|--|--------------------------|-----------------------------|---------------------------|---|--------------|
| ۱ | کوبی شہ | راجہ سید ہاو د باوا | راجہ دہاوا | ۱۹۵ سال قبل از ہجری | اس شہ پر سید ہون فتح کیا فتح کیا کہ دہی کو روانہ خط سی سوا کہ یہ جہت پہنچوین بعد میں کی گئے دہوی ہین | ۱۰ |
| ۲ | لاٹہ اشوکا یا سنارہ رین یا لائہ در شاہ | راجہ اشوکا | راجہ اشوکا | ۲۹۰ سال قبل از ہجری | پرائی خط میں بودہ کی مذہب کے احکام اور ناگری حرفونین | ۷ |
| ۳ | لاٹہ اشوکا یا مینارہ کوٹہ سنگا | راجہ اشوکا | راجہ اشوکا | ۲۹۰ سال قبل از ہجری | سلا جو کا فتح کیا کہہ کر فتح کیا کہہ ہوا رانی ہوا کی دین | ۸ |
| ۴ | انیک پال | انیک پال | انیک پال | ۶۶۷ | | ۹ |
| ۵ | انیک پال | انیک پال | انیک پال | ۶۶۷ | | ۱۰ |
| ۶ | سورج کنڈہ | سورج پال | انیک پال | ۶۶۷ | | ۱۱ |
| ۷ | تخت واقع قطب محل | برہمنی راجہ رای پتورا | رای پتورا | ۶۶۷ | ۱۱ | ۱۱ |
| | مسجد قوۃ الاسلام | قطب الدین سید سالار | سلطان معز الدین | | ۱۲ | ۱۲ |
| | ایضا | نور سلطان معز الدین | سلطان معز الدین | | ۱۳ | ۱۳ |
| | ایضا | تعمیر الدین شمس الدین | سلطان شمس الدین | | ۱۴ | ۱۴ |

| لمبر | نام مکان | نام اصل بانی | نام بادشاہ | سال بنا | کفیت | ممبر نمبر |
|------|--------------|------------------------------|--------------|---------|---|-----------|
| | | | جنت بن عبدین | تجربہ | عیسوی | |
| ۲۰ | ایضا | تعمیر سلطان علاء الدین سلطان | | | تین تین محمد امین اور بنو امین اور قائمہ پر پنج درجہ اور برہانے اشتمہ تھری مطابق سنہ ۱۲۱۰ | ۲۰ |
| ۸ | لاٹھ صاحب | عرفی راج راج راج راج | رای تھورا | | عیسوی کی سلطان علاء الدین فی اس مسجد کو برہانا حاجت | ۱۵ |
| ۱۷ | ایضا | قطب الدین صاحب | سلطان | | اور دوسری لائٹ | ۱۷ |
| ۱۸ | ایضا | تعمیر سلطان محمد الدین | سلطان | | پہلی لائٹ سی دو کئی | ۱۸ |
| ۹ | دوار کلان | سلطان علاء الدین | سلطان | | بنائی چاہی کہ نام تمام کئی | ۲۰ |
| ۱۰ | ادہ نئی لکھی | سلطان علاء الدین | سلطان | | | ۲۲ |
| ۱۱ | خوش منی | سلطان محمد الدین | سلطان محمد | ۶۲۷ | ۱۲۲۹ | ۲۳ |
| ۱۲ | مقبرہ سلطان | سلطان محمد الدین | سلطان محمد | ۶۲۹ | ۱۲۳۱ | ۲۳ |
| ۱۳ | مقبرہ سلطان | رضیہ سلطان | رضیہ سلطان | ۶۳۲ | ۱۲۳۵ | ۲۴ |
| ۱۴ | درگاہ شاہ | معر الدین | معر الدین | ۶۳۸ | ۱۲۴۰ | ۲۵ |
| ۱۵ | مقبرہ سلطان | معر الدین | معر الدین | ۶۳۸ | ۱۲۴۰ | ۲۵ |
| ۱۶ | مقبرہ سلطان | معر الدین | معر الدین | ۶۳۸ | ۱۲۴۰ | ۲۵ |
| ۱۷ | مقبرہ سلطان | معر الدین | معر الدین | ۶۳۹ | ۱۲۴۱ | ۲۶ |
| ۱۸ | مقبرہ سلطان | غیاث الدین | غیاث الدین | ۶۴۰ | ۱۲۸۲ | ۲۶ |

| لبر | نام مکان | نام اصل مانی کا | نام مادہ | سال بنا | | کیفیت | صفحہ |
|-----|--------------------------------|--------------------------|------------------------|---------|-------|---|------|
| | | | | محرر | عیسوی | | |
| ۱۹ | حوض علانی باحوض صاحب | سلطان علاء الدین | سلطان علاء الدین | ۹۵ھ | ۱۲۹۵ | فیروز شاہ کی وقت میں جوہس خاص اسکا نام ہوا | ۲۷ |
| ۲۰ | مسجد سلطان علاء الدین | قطب الدین مبارک شاہ | قطب الدین مبارک شاہ | ۱۷ھ | ۱۲۱۷ | | ۲۷ |
| ۲۱ | باولی درگاہ حضرت نظام الدین | نظام الدین حضرت الدین | غیا الدین تغلقشاہ | ۲۱ھ | ۱۳۲۱ | ۱۷۰۱ھ میں سلطان محمد سعد دہلی کی اس باولی پر بنائی گئی | ۲۸ |
| ۲۲ | مسجد مبارک تغلقشاہ | محمد عادل تغلقشاہ | محمد عادل تغلقشاہ | ۲۵ھ | ۱۳۲۵ | محمد عادل تغلقشاہ کی سہی میں بنائی | ۲۹ |
| ۲۳ | درگاہ حضرت نظام الدین | | محمد عادل تغلقشاہ | ۲۵ھ | ۱۳۲۵ | خلیل اللہ بن ۱۰۹۳ھ میں جوہس مزار پر مارہ دری بنائی گئی | ۳۰ |
| ۲۴ | ست پلہ | محمد عادل تغلقشاہ | محمد عادل تغلقشاہ | ۲۶ھ | ۱۳۲۶ | | ۳۱ |
| ۲۵ | درگاہ شیخ صلاح الدین | | فیروز شاہ | ۵۳ھ | ۱۳۵۳ | | ۳۲ |
| ۲۶ | مسجد کا جسے نظام الدین | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۳ھ | ۱۳۵۳ | | ۳۳ |
| ۲۷ | مسجد جامع فیروز شاہ | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۵ھ | ۱۳۵۵ | تیمور کا خطبہ انسی سجد میں بنایا گیا | ۳۴ |
| ۲۸ | کوٹک انور ماہمند بن | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۵ھ | ۱۳۵۵ | | ۳۴ |
| ۲۹ | بولی مبارک محل | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۵ھ | ۱۳۵۵ | | ۳۵ |
| ۳۰ | کالی مسجد نظام الدین | خان جہان | فیروز شاہ | ۵۶ھ | ۱۳۵۶ | | ۳۶ |
| ۳۱ | درگاہ روشن جہاںگیر | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۶ھ | ۱۳۵۶ | | ۳۷ |
| ۳۲ | مذبح یا مقبرہ فخر | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۵۶ھ | ۱۳۵۶ | | ۳۷ |

| نمبر | نام مکان | نام اصل نامی | نام بادشاہ جسے تمدن بنا | سال بنا | کھیت | صفی |
|------|---------------------------|-------------------------|-------------------------|---------|-------|------------------------|
| ۳۱ | مسجد حور | فیروز شاہ | فیروز شاہ | ۷۶۰ھ | ۱۳۶۲ھ | ۳۸ |
| ۳۲ | درگاہ حضرت سید محمود بہار | | فیروز شاہ | ۷۶۸ھ | ۱۳۶۶ھ | ۳۸ |
| ۳۵ | کالی مسجد | خان جہان | فیروز شاہ | ۷۸۹ھ | ۱۳۸۶ھ | ۳۹ |
| ۳۶ | مسجد سکیم پور | خان جہان | فیروز شاہ | ۷۸۹ھ | ۱۳۸۶ھ | ۳۹ |
| ۳۷ | مسجد کالوسرا | خان جہان | فیروز شاہ | ۷۸۹ھ | ۱۳۸۶ھ | ۳۹ |
| ۳۸ | مسجد ککے | خان جہان | فیروز شاہ | ۷۸۹ھ | ۱۳۸۶ھ | ۴۰ |
| ۳۹ | مقبرہ فیروز شاہ محمد شاہ | ناصر الدین محمد شاہ | محمد شاہ | ۷۹۲ھ | ۱۳۸۹ھ | ۴۰ |
| ۴۰ | خضر کی کھیت | الو الفتح شاہ مبارک شاہ | مبارک شاہ | ۸۲۲ھ | ۱۴۲۱ھ | خضر خان کا یہ مقبرہ ہے |
| ۴۱ | مبارک پور | محمد شاہ | محمد شاہ | ۸۳۷ھ | ۱۴۳۳ھ | ۴۱ |
| ۴۲ | مقبرہ محمد | علاء الدین | علاء الدین | ۸۴۹ھ | ۱۴۴۵ھ | ۴۲ |
| ۴۳ | منظر سلطان بدلی | سلطان سکندر | سلطان سکندر | ۸۹۲ھ | ۱۴۸۸ھ | ۴۲ |
| ۴۴ | پنج برجہ پور | زمر خان | سلطان سکندر | ۸۹۲ھ | ۱۴۸۸ھ | ۴۳ |
| ۴۵ | بستی وادی | بستی خواجہ | سلطان سکندر | ۸۹۲ھ | ۱۴۸۸ھ | ۴۳ |
| ۴۶ | موتہ کی مسجد | شاہ الدین | سلطان سکندر | ۸۹۲ھ | ۱۴۸۸ھ | ۴۴ |

| لسر | نام مکان | نام اصل مکان | نام بادشاہ جسے اعظمین | سال بنا تحریر عیسوی | کفیت | صفحہ |
|-----|-------------------------|---------------------------|--------------------------|------------------------|------|------|
| ۴۷ | مقبر لنگر خان | . | سلطان سکندر | ۹۰۰ھ ۱۴۹۲ھ | | ۷۵ |
| ۴۸ | تحصیر | . | سلطان سکندر | ۹۰۰ھ ۱۴۹۲ھ | | ۷۵ |
| ۴۹ | راجپوتی خان | دولت خان | سلطان سکندر | ۹۲۲ھ ۱۵۰۹ھ | | ۷۵ |
| ۵۰ | مقبر سلطان سکندر | سلطان ابراہیم | سلطان ابراہیم | ۹۲۳ھ ۱۵۱۰ھ | | ۷۶ |
| ۵۱ | درگاہ سیف | شیخ علاؤ الدین | بابر بادشاہ | ۹۲۳ھ ۱۵۲۹ھ | | ۷۶ |
| ۵۲ | درگاہ تولا نا جمائے | جمائے | بابر بادشاہ | ۹۳۵ھ ۱۵۲۸ھ | | ۷۷ |
| ۵۳ | سیدہ بزرگ جمائے | جمائے | بابر بادشاہ | ۹۳۵ھ ۱۵۲۸ھ | | ۷۷ |
| ۵۴ | نئی تیسرے | سما یون بادشاہ | سما یون بادشاہ | ۹۳۹ھ ۱۵۳۲ھ | | ۷۸ |
| ۵۵ | درگاہ امام | امام ضامن | سما یون بادشاہ | ۹۳۹ھ ۱۵۳۲ھ | | ۷۸ |
| ۵۶ | درگاہ حضرت خلیل اللہ | خلیل اللہ | شیر شاہ | ۹۴۱ھ ۱۵۳۴ھ | | ۷۹ |
| ۵۷ | مقبرہ شہزادہ | شہزادہ | شیر شاہ | ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ھ | | ۸۰ |
| ۵۸ | شیر نزل | شیر شاہ | شیر شاہ | ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ھ | | ۸۱ |
| ۵۹ | مقبرہ مسجد خیر لہر | خیر جان | شیر شاہ | ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ھ | | ۸۲ |
| ۶۰ | کبار کے ماوسے | عبدالملک خواجہ عبداللہ | سلطان اسلام | ۹۵۲ھ ۱۵۴۵ھ | | ۸۲ |

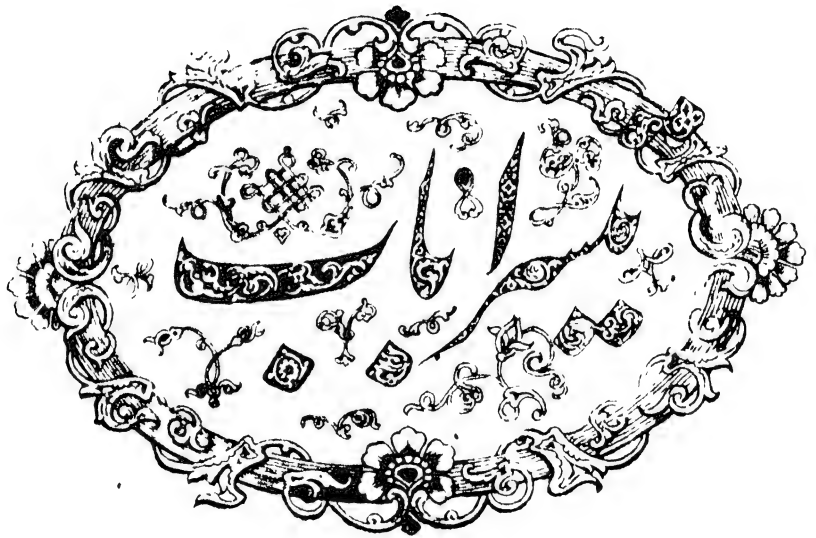
| لمبر | نام مکان | نام اصل بانی | نام بادشاہ جس کے عہد میں | سال تاسیس | کیفیت | صفحہ لمبر |
|------|-------------------------------------|----------------|-----------------------------|----------------|-----------------------------|--------------|
| ۶۱ | مقبرہ علی خان | علی خان | اسلام شاہ | ۹۵۲ھ ۱۵۴۶ء | | ۵۳ |
| ۶۲ | مقبرہ علی خان | علی خان | اسلام شاہ | ۹۵۴ھ ۱۵۴۸ء | | ۵۳ |
| ۶۳ | مسجد درگاہ قطب سیاح | اسلام شاہ | اسلام شاہ | ۹۵۶ھ ۱۵۵۰ء | فتح سیرت اس کو بڑا کر بنایا | ۵۳ |
| ۶۴ | مقبرہ حاجی بیک | حاجی بیک | اکبر شاہ | ۹۶۶ھ ۱۵۶۰ء | | ۵۴ |
| ۶۵ | نیر الہ نال | اکبر شاہ | اکبر شاہ | ۹۶۹ھ ۱۵۶۱ء | | ۵۴ |
| ۶۶ | مقبرہ بون بایان یا مقبرہ اہم خان | اکبر بادشاہ | اکبر بادشاہ | ۹۶۹ھ ۱۵۶۱ء | | ۵۴ |
| ۶۷ | مقبرہ بون بایان | حاجی بیک | اکبر بادشاہ | ۹۷۳ھ ۱۵۶۵ء | | ۵۵ |
| ۶۸ | نہلی چتر مقبرہ بون بایان | نواب فتح خان | اکبر بادشاہ | ۹۷۳ھ ۱۵۶۵ء | | ۵۶ |
| ۶۹ | مقبرہ کدو کھٹا شن خان | کھٹا شن خان | اکبر بادشاہ | ۹۷۴ھ ۱۵۶۶ء | | ۵۷ |
| ۷۰ | درگاہ حضرت خواجہ بابا بابہ | | اکبر بادشاہ | ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء | | ۵۷ |
| ۷۱ | درگاہ حضرت سیر حسنہ | عماد الدین حسن | نور الدین | ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ء | | ۵۸ |
| ۷۲ | جلعائیاں فرید خان | فرید خان | جہانگیر | ۱۰۱۶ھ ۱۶۰۷ء | | ۵۸ |
| ۷۳ | بارہ پلہ | آغا مان | جہانگیر | ۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ء | | ۵۹ |
| ۷۴ | مسیح | آغا مان | جہانگیر | ۱۰۲۱ھ ۱۶۱۲ء | | ۵۹ |

| لبر | نام مکان | نام اصل نذکی | نام وادعای بجی غلامین | سال سب حجری و قمری | کفیت | صفحه لبر |
|-----|-----------------------|-----------------|--------------------------|-----------------------|------|-------------|
| ۷۵ | کوس سار | جهانگیر | جهانگیر | ۱۰۲۸ هـ ۱۶۱۸ م | | ۶۰ |
| ۷۶ | پل سیمک | جهانگیر | جهانگیر | ۱۰۳۱ هـ ۱۶۲۱ م | | ۶۰ |
| ۷۷ | مقبره شیخ فرید | شیخ فرید | جهانگیر | ۱۰۳۲ هـ ۱۶۲۳ م | | ۶۱ |
| ۷۸ | نیلہ برج یا مقبره | عبدالرحیم خان | جهانگیر | ۱۰۳۲ هـ ۱۶۲۳ م | | ۶۱ |
| ۷۹ | چنست کنس مقبره | سیر زعفران | جهانگیر | ۱۰۳۳ هـ ۱۶۲۴ م | | ۶۲ |
| ۸۰ | مقبره خانان | عبدالرحیم خان | جهانگیر | ۱۰۳۶ هـ ۱۶۲۶ م | | ۶۲ |
| ۸۱ | مقبره عابد | خاندوران خان | شاهجان | ۱۰۳۶ هـ ۱۶۲۶ م | | ۶۳ |
| ۸۲ | خاص محل | خاص محل | شاهجان | ۱۰۴۲ هـ ۱۶۳۲ م | | ۶۳ |
| ۸۳ | مقبره شیخ عبدالحی | شیخ اسلام | شاهجان | ۱۰۵۲ هـ ۱۶۴۲ م | | ۶۴ |
| ۸۴ | جامع مسجد | شاهجان | شاهجان | ۱۰۶۰ هـ ۱۶۵۰ م | | ۶۴ |
| ۸۵ | دارالتفا ودارالتقا | شاهجان | شاهجان | ۱۰۶۰ هـ ۱۶۵۰ م | | ۶۵ |
| ۸۶ | باغ سیمک | جهان اکرم | شاهجان | ۱۰۶۰ هـ ۱۶۵۰ م | | ۶۵ |
| ۸۷ | مسجد قجور | قجور سیمک | شاهجان | ۱۰۶۰ هـ ۱۶۵۰ م | | ۷۰ |
| ۸۸ | مسجد اکبر آباد | اکبر آبادی سیمک | شاهجان | ۱۰۶۰ هـ ۱۶۵۰ م | | ۷۰ |

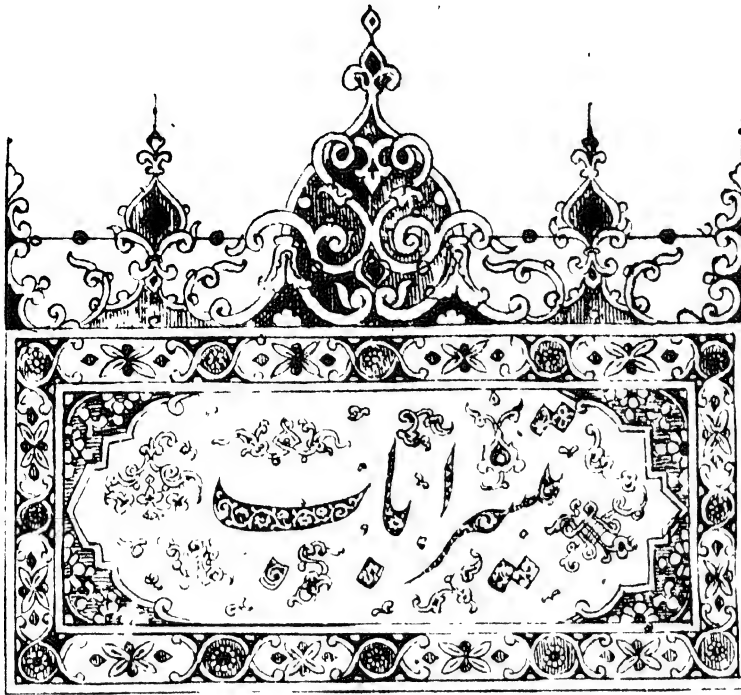
| لبر | نام مکان | نام محل ثانی کا | نام بادشاہ بیکہ لکھنؤ میں | سال بنا ہجریہ | کفیت | صفحہ لبر |
|-----|---------------------------------|------------------|------------------------------|------------------|------|-------------|
| ۸۹ | مسجد سید | سیر سکیم | شاہجان | ۱۰۶۰ء ۱۶۵۰ء | | ۷۱ |
| ۹۰ | باغ شاد | شاہ جہاں | شاہجان | ۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء | | ۷۱ |
| ۹۱ | باغ روشن | روشن اسکیم | شاہجان | ۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء | | ۷۲ |
| ۹۲ | باغ سرسبز | سیر سکیم | شاہجان | ۱۰۶۲ء ۱۶۵۲ء | | ۷۲ |
| ۹۳ | تولی مسجد | عالمگیر | عالمگیر | ۱۰۶۵ء ۱۶۵۴ء | | ۷۳ |
| ۹۴ | محبوبان آباد | عالمگیر | عالمگیر | ۱۰۹۲ء ۱۶۸۱ء | | ۷۳ |
| ۹۵ | مقبورہ عالمگیر | | عالمگیر | ۱۱۰۰ء ۱۶۸۹ء | | ۷۴ |
| ۹۶ | درگاہ حضرت سیدہ زینب | | عالمگیر | ۱۱۰۳ء ۱۶۹۱ء | | ۷۴ |
| ۹۷ | حرمہ | غازی الہ آباد | عالمگیر | ۱۱۱۲ء ۱۷۰۰ء | | ۷۵ |
| ۹۸ | مسجد اورنگ زیب | اورنگ زیب سکیم | عالمگیر | ۱۱۱۳ء ۱۷۰۳ء | | ۷۷ |
| ۹۹ | مقبورہ اورنگ زیب | عالمگیر | عالمگیر | ۱۱۱۴ء ۱۷۰۳ء | | ۷۷ |
| ۱۰۰ | بوتی مسجد قطر صاحب | بہادر شاہ | بہادر شاہ | ۱۱۲۱ء ۱۷۰۹ء | | ۷۷ |
| ۱۰۱ | زینت المساجد | زینت النہال سکیم | بہادر شاہ | ۱۱۲۲ء ۱۷۱۰ء | | ۷۸ |
| ۱۰۲ | مقبورہ عالمگیر غازی الہ آباد | غازی الہ آباد | بہادر شاہ شاہجہاں | ۱۱۲۲ء ۱۷۱۰ء | | ۷۸ |

| نمبر | نام مکان | نام اصل بانی کا جسے محمد بن بابا | سال ب | کیفیت | صفیہ |
|------|------------------------|----------------------------------|-------|--|------|
| ۱۰۲ | مجر شہ عالم ہند در شاہ | جہاندار شاہ | ۱۱۲۲ھ | شاہ عالم اول کبر شاہ کی بی بی سنین قبر | ۶۹ |
| ۱۰۳ | برج مقبرہ یون | فتح الدراجا | ۱۱۳۱ھ | | ۸۰ |
| ۱۰۵ | مسجد سید کوٹوالہ سہیل | روشن الدولہ محمد شاہ | ۱۱۳۲ھ | | ۸۰ |
| ۱۰۶ | مسجد دیر | شرف الدولہ محمد شاہ | ۱۱۳۵ھ | | ۸۱ |
| ۱۰۷ | ختر منتر | راجہ سوای جسنکے محمد شاہ | ۱۱۳۶ھ | اس صحنہ میں انگریزی شکر پتے | ۸۱ |
| ۱۰۸ | شاہ مردان | نواب قاسم محمد شاہ | ۱۱۳۶ھ | | ۸۷ |
| ۱۰۹ | قمر المباح | قمر خان خاں محمد شاہ | ۱۱۳۷ھ | | ۸۸ |
| ۱۱۰ | باغ محمد خان | ناصر محمد خان محمد شاہ | ۱۱۳۹ھ | | ۸۹ |
| ۱۱۱ | کمانی گنبد | محمد شاہ | ۱۱۴۰ھ | | ۸۹ |
| ۱۱۲ | سجدہ روشن الدولہ | روشن الدولہ محمد شاہ | ۱۱۵۸ھ | | ۹۰ |
| ۱۱۳ | باغ ناصر | ناصر نور محمد شاہ | ۱۱۶۱ھ | | ۹۱ |
| ۱۱۴ | مجر محمد شاہ | محمد شاہ | ۱۱۶۸ھ | | ۹۱ |
| ۱۱۵ | قاسم باغ | نواب قاسم احمد شاہ | ۱۱۶۸ھ | | ۹۲ |
| ۱۱۶ | چوبی مسجد | احمد شاہ | ۱۱۶۳ھ | | ۹۲ |
| ۱۱۷ | سہتر سجدہ | جاوید خواجہ احمد شاہ | ۱۱۶۵ھ | | ۹۲ |
| ۱۱۸ | مقبرہ منصور | شجاع الدولہ عالمگیر شاہ | ۱۱۶۶ھ | | ۹۳ |

| لبر | نام مکان | نام اصلی مکانی کا | نام باستان | سال بنا | | کیفیت | مربع |
|-----|-----------|-------------------|------------|---------|------|-------|------|
| | | | | هجری | عیسی | | |
| ۱۱۹ | کا کا | | شاه عالم | ۱۱۶۸ | ۱۶۹۴ | | ۹۴ |
| ۱۲۰ | لال سنگه | شاه عالم | شاه عالم | ۱۱۹۳ | ۱۶۶۹ | | ۹۶ |
| ۱۲۱ | سنگه | | شاه عالم | ۱۱۹۵ | ۱۶۸۰ | | ۹۷ |
| ۱۲۲ | جیسو پور | سنگه | شاه عالم | ۱۲۱۵ | ۱۸۰۰ | | ۹۷ |
| ۱۲۳ | کر جاکر | کر نل سنگه | شاه عالم | ۱۲۳۲ | ۱۸۲۶ | | ۹۸ |
| ۱۲۴ | جوک مایا | را بسنگه | شاه عالم | ۱۲۳۳ | ۱۸۲۷ | | ۹۸ |
| ۱۲۵ | جیسو پور | جیاتی | شاه عالم | ۱۲۳۳ | ۱۸۲۸ | | ۹۹ |
| ۱۲۶ | کونی | سنگه | شاه عالم | ۱۲۳۳ | ۱۸۲۸ | | ۱۰۰ |
| ۱۲۷ | مجر پور | منازل محل | ولیم چام | ۱۲۳۴ | ۱۸۳۲ | | ۱۰۰ |
| ۱۲۸ | ظفر محل | بہادر شاہ | فلک و کتور | ۱۲۵۸ | ۱۸۳۲ | | ۱۰۱ |
| ۱۲۹ | ہیر محل | بہادر شاہ | فلک و کتور | ۱۲۵۸ | ۱۸۳۲ | | ۱۰۱ |
| ۱۳۰ | کوشی لکشا | سنگه | فلک و کتور | ۱۲۶۰ | ۱۸۳۴ | | ۱۰۲ |
| ۱۳۱ | باواں | حافظ داؤد | فلک و کتور | ۱۲۹۰ | ۱۸۳۴ | | ۱۰۲ |
| ۱۳۲ | انہی محل | کونٹ اکبر | فلک و کتور | ۱۲۹۳ | ۱۸۳۶ | | ۱۰۳ |
| ۱۳۳ | لال کی | کونٹ اکبر | فلک و کتور | ۱۲۹۳ | ۱۸۳۶ | | ۱۰۳ |
| ۱۳۴ | بل بند | کونٹ اکبر | فلک و کتور | ۱۲۹۸ | ۱۸۵۲ | | ۱۰۳ |



مطبوعہ طبع احمدی واقع دہلی بہت نام شیخ ظفر علی
شعبہ ہجری و سنہ ۱۸۵۳ء عیسوی



بادشاہوں اور سیرکی تفریق بنائی ہوئی عمارتوں کے بیان میں
لوی کی لائتہ

یہ لائتہ راجہ دہاوا یا سید ہاوی کی قطب صاحب کی مینار کی ماس ہی اور سیر
ماون مکت لوی کئی بی ہوئی ہے ایکے سری پر لوی کی مکترومین ہائی بقت
منہبت کاری اور مرغولین بہت خوبصورت بنائی ہیں بلندی اس لائتہ کی
زمین پر سی مائیں فٹ چہ انچہ اور محیط شائی جبر کا پانچ فٹ تین انچہ ہی ایک
کہانی مشہور ہے کہ رسی تپور اکتیوقت میں سپد تون فی اس لائتہ کو راجہ ماسکت
سربرکار تھا اس شخص سے کہ رسی تپور کی خاندان کی عملہ اری کہتی ملی مگر یہیہ با
بالکل غلط ہے اس لائتہ پر شہسکت زبان اور ناگری حرفون میں شلوک کندہ
ہے۔

۳
 ۱۔ جگنا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ والی سند ۲ فی فوج سب کی تھی راجہ دھسا کے
 لڑکے بعد لڑائی کی راجہ دھسا والی فتح پائی اور یہ لائے بطور یاد دہشت
 فتح کی بنائی مگر قبل از بنی لائے کی مر کیا جس پر سب صاحب لکھی ہیں کہ راجہ
 اور کچھ حال نہیں معلوم ہوا پھر کہے کہ ہستنا پور کی راجا ونگا راجہ کے
 اس قسم کی ناکری حرف تیسری یا چوتھی صدی بعد حضرت عیسیٰ مدینے
 تھی اس سبب سے خیال کیا ہے کہ یہ لائے یا پنجویں صدی سی بہت دور ہے
 آٹھویں صدی میں حضرت عیسیٰ کی بی بی ہم سہا کی مانی سی نکار کر کے
 ہیں اسکا سبب یہ کہ راجا ونگی تاریخ تھانہ علیہ مسلمانوں کی عمارت
 ہونی مدت بصحت تمام مٹی ہی حسین لکھی کٹ نہیں اون نا ریحون اس راجہ کا کو
 نہیں علاوہ اسکے اس تہہ بہت کندہ نہونی سی یقین پڑتا ہے کہ مگر بہت
 سی نہیں کی ہی کیونکہ مگر بہت کی تھی بہت لکھی کا اور کوئی نہ کوئی سند مقرر
 کر نیک بالکل رواج ہو کیا تھا اسکے سوا اوس زمانہ میں ہستنا پور کے راجا
 راج بالکل جانا رہا تھا ان لیلوں کے ہماری نزدیکی یہ لائے راجہ ہستنا
 ۲۔ ف راجہ دھسا والی بنائی ہوئی ہی جو بد شہر کی اولاد ہیں یا انہوں
 راجہ ہی اگرچہ یہ راجا اندرت میں آبی تھی الا قدیم حکما اور کتا ہستنا پور
 اسی سبب سے ہستنا پور کے راجہ کہلاتی تھی مذہب اس راجہ ہستنا
 لائے کے کتبہ سی بھی ہی مذہب معلوم ہوتا ہے مروج تاریکی کتا بون کی ہر

دیکھو کتاب
 راجا ونگی ہستنا پور
 لکھی ۲۴۲ ونگی ہستنا
 صفحہ ۶۳۹

راجا ونگی ہستنا پور

لکھی ۲۴۲

دیکھو امین اکبری

ہاکوت و خلاصہ التواریخ
 و راجا ونگی ہستنا پور

کہ راجہ میدھاوی انکھار نو سو پانچ برس قبل حضرت سب سے مندرجہ ہوا
انکر نری مورخوں نے جو صحیح حساب راجہ جہشتر کی زندگی کا نکالا ہے
اوس حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راجہ آٹھ سو پانچ سو سال قبل حضرت
مندرشین ہوا تھا اور اسی سب سے ہماری ای میں آٹھ سو نو صدی میں قبل
حضرت مسیح بنی الانام پڑی ہی ایک ت بعد کسی راجہ فی راجہ دھالو
فتحنا جس سے سی اوس راجہ فی اسکو بنا لیا تھا کہ دو اگر لائے کو نصب کیا کہ
عجب نہیں کہ یہ بات سیرا جو تہی صدی بعد حضرت عیسیٰ کی ہوئی تھی
راہی تہورانی اس لائے کی قریب تھے اور تہا نہ بنا تا یہ لائے تہا نہ کے
صحن میں الٹی اور جب وہ تہا نہ توڑ کر قطب الدین ایک فی مسجد کی تہا
لائے مسجد کی صحن میں الٹی چنانچہ ایک مسجد کی صحن میں جو دہی بہر حال یہ
ایک عجیب چیز ہے اب تک اس میں کچھ نقص نہیں آیا شاید کوہ کی صدی سے
ایک مقام پر تہو راسا بال کیا ہی جو ان آدمی اس لائے کو کوہ میں کھڑکی
اور یہ کھیل کھیل تہیں کہ جسکی کوہ میں یہ لائے آجاوی دھال کا اور جسکی کوہ
نہ آوی وہ دھال کا ہے

لمر ۲ لائے اشوکا یا منار کوہ رس بالائے فیرو شاہ

یہ لائے تہر کی پی اور لوک کوہ کا تہر تہا تہیں اور بہت صاف بنا ہی ہے
ساتھ کی پانچ لائے تہیں ایک راوہیا میں دوسری تہا میں تہی کہ آباد
ہوئی

چوتی سیرتہ کی فواح میں ہاجون موضع فہرہ میں ان ہاجون لائون کو راجہ اشوکا
 سیاسی فی بنایا تھا چنانچہ اس لائون پر دو کتبہ کہودی ہوئی ہیں پہلا کتبہ ایسی ہے
 نام کا ہی اس کتبہ کی زبان پالی اور سنسکرت نہیں ہے اور حروف ہی بہت پر
 لائون خط کے ہیں جو دیوناگری حروفون سی پہلی تھا اور ان میں ہ کی مدد کے
 تقسیم اور جاندار کو دیکھ نہ دینی اور مجرم پر سنسکرت قصاص اور سناست

بدنی جاری نرنی کی حکام لکھنی ہیں لیکن یہ کتبہ کسی پالی زمانہ میں برہانیں کیا
 اور سنسکرت و شاہ فی ہی بہت پختہ جمع کی الاون سی ہی برہانیں کیا تاریخ فریڈریش
 مکر جس پر سب سے اس کتبہ کو پراہو کہتی ہیں کہ راجہ اشوکا پونا تھا چند کتبہ کا
 اور جوہ دارا وین کا تین سو پندرہ سال قبل حضرت مسیح و ہندو نشین ہوا
 جسوقت تین سو و سواتھانویں سال قبل حضرت مسیح یہ لائون بنائی فارسی ہاجون
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ راجہ دراصل کشمیر کا راجہ تھا اور تمام ہندوستان میں
 معہ فوج اسکا عمل تھا اویسے وقت میں مذہب کی بات لکھو ہوئی بلکہ سی

سب سے تمام رعایا ناراض ہو گئی اور اسکو لاچار ریاست چھوڑنے
 پڑی ان لائون پر مذہب کی لکھو کندہ ہونی ہی یقین پڑتا ہے کہ یہی راجہ اشوکا
 جسکی دارالسلطنت کشمیر تھی اپنی فارسی ہاجون سی ہی معلوم ہوتا ہے
 کہ راجہ اشوکا تحما ایکہ ارتھن سو تہتر سال قبل حضرت مسیح ہندو نشین ہوا
 مکر ہم پہلی مدت کو صحیح جانے میں دوسرا کتبہ اس لائون پر بدیو چو پائی دیکھو کتبہ نمبر ۲

مفت قسیم
 تاریخ فریڈریش
 آرکیولاجیکل سوسائٹی
 لاہور
 صفحہ ۹۱
 ورنول
 سوسائٹی
 کتاب صفحہ ۹۹

نام کا ہی پہلی سید و ساہر کا راجہ تھا جہاں سی چو ہاؤ نکا کاسے۔ اوسے
 فوج لشی کر کر تھورون جو دلی کی راجہ تھی فتح پائی راہی سپور اپنی زماہیت
 یعنی تخت مطابق تسلیع کی اس لائٹہ پرنی پر کہا کاسے نامہ لکھوا دیا اس
 کتبہ کی ناگری حرف اوٹھنکرت زبان کے ایکے اشوک بخوبی پر ہی جا
 ہیں اس کتبہ میں سپدیو کی تعریف اور اوسکی خوب نکا بیان اور یہ بات کہ
 اوسے فتح کر کر بند و ستان میں ہرم قائم کر دیا لکھا ہوا ہے جس نامہ میں کہ
 فیروشاہ بعد بنانی کوئلہ کی تہہ کی طرف کیا اور پیر وہاں سے بہر کر دلی میں آیا
 یعنی قریب شہر مطابق تسلیع کے تو اس نامہ میں یہ لائٹہ موضع فوہڑ
 رکھتا سا لورہ صنع خضر آباد میں نصب تھی جو دلی سے ہاڑ کی طرف فوہڑ کے
 فاصلہ پر ہے اور اس نامہ میں مشہور تھا کہ بہیم کی گون چہرے کی لائٹہ ہے
 فیروشاہ فی ارادہ کیا کہ اسکو بیان سی او کہا کر دلی میں لیجا نا چاہیے
 کہ مدت تک بادکار رہی کی اس حال سی کرد نواح کی قصبات اور دیہات
 بہت سی آدمی جمع کئی اور روئی کی بوری بہر واکر اس لائٹہ کی گردن
 اور اوسکی ہر کو کہو دنا شرف کیا جب کہ خبر تک کہ چلی تو بہری ہو کر ان
 روئی کی بورون پر ہم کئی ہر ایک ایک بورہ روئی کا سچ سچ نکال لی گئی او
 لائٹہ کو بھی لیتی گئی اسکی جرمین ایک بہت بڑا مربع تہہ تھا جہاں یہ لائٹہ تھکے
 کی تھی اس تہہ کو بھی نکالا اور جب بنیہ لائٹہ زمین پر لٹکے تو اسکے گرد

نارنج و شمس
 تاریخ فیروشاہی
 سبج

بانس باندہی اور کچی جھڑی ساری لائٹہ کو منہ دیا کہ کس طرح کا صدمہ نہ پونجی او
 اویکے لادنیکو ایک چمکہ بیا س میں کانا یا اور بہت سے ادمیوں نے
 فکر رسیان باندہ کرس لائٹہ کو اوتھایا اور چمکہ پر رکھا اور اویکے ہر ایک
 بہت مضبوط رسیان باندہ میں اون رسیوں کو دو دو سو آدمی ملکر کھتی تھی جب
 چمکہ چلتا تھا اس طرح ہزار شوق لائٹہ کو دریا کی کنارہ پر لائی جو موضع نوہر کے
 پچی ہوتا تھا اور بہت بڑی بڑی کشتیاں باندہ کرس لائٹہ کو کشتیوں میں لٹایا
 اور دریا دریا شہر فیروز آباد میں لائی اور کوئٹہ فیروز شاہ میں مسجد کس
 اس لائٹہ کی کھرا کر نیکی تہ منزل لا مکان بنانا شروع کیا جب ایک درجہ تیار
 ہو جاتا تب لائٹہ کو اوتھا کر اوسپر رکھتی اور ہر دو درجہ بنا کر اوسپر رکھتی
 جب وہ بھی تیار ہو جاتا تو اس لائٹہ کو اوتھا کر اوسپر رکھتی سیطح نو
 درجہ تک جی جب لائٹہ کو کھرا کر ناچا تا تو بہت موٹی موٹی رسی بنا کر ایک سہ
 اونکا لائٹہ میں باندھا اور زمین میں بہت مضبوط مضبوط پانچ لگا کر دوسرا
 رسو نکا انہیں باندھا اور بہت آدمی ملکر اون پر خونکو پھرتی تھی اور بہت
 کرتی تھی جب آدہ کنز لائٹہ اونچی اٹھتی تھی اور ہوقت اویکے پچی بڑی بڑی
 لکراور رونی کی بڑکھ دیتی تھی تاکہ کس طرح کا صدمہ مکان کو یا لائٹہ کو پہنچے
 سیطح بہت دنوں میں یہ لائٹہ سیدھی کھڑی ہوئی اور اویکے چپ
 نوہی مریج تھیریدستور رکھ دیا اور ہر چوہہ اور پتھر سی ہر واکر مضبوط کر دیا او

اویسے سر رسنگ مراد رسنگ موسیٰ کی بہت خوبصورت برجی بنائی
 تانی کا کلس شہری سلج دار بہت خوبصورت اوسپر لکایا اور اسی
 منارہ زرین اسکا نام رکھا مگر افسوس کہ نہ اب وہ برجی رہی اور نہ وہ
 بلکہ لائٹہ کی سہ کا کونہ ہی بڑکھا بعضی کہتی ہیں کہ بجیلے کی جہ سے کہ
 اور بعضی کہتی ہیں کہ کولہ کی جہ سے یہ تو تا طول اس لائٹہ کا تیس کر کا
 آئٹہ کراوسمین سی عمارت میں کڑی ہوئی ہے اور چوٹس کر زینب عمارت کے
 اوپر بکھلی ہوئی ہے

۳ لائٹہ دوم اسوکا یا منارہ کو شک شکا

یہ دوسری لائٹہ آئی شوکا کی جو میان دو اب میں میرتہ کے پاس تھی اوسے
 جبکہ فیروز شاہ فی منارہ زرین اپنی کو شک میں لکایا یہ دو سیر لائٹہ کو شک
 جہان نیا کو شک شکار میں لاکر لکائی اگرچہ یہ لائٹہ پہلی لائٹہ سی چوٹی ہی تو ہے
 اس لائٹہ کی لانی میں ہی وہی دقتیں اور مشکلین اوسٹائین جو پہلی لائٹہ میں دقتیں
 جیکہ یہ لائٹہ اس کو شک پر کھری ہو چکی تو بادشاہ فی حسن کیا اور اس کے شہر کے
 خلقت کو تماشا دیکھنی کا حکم دیا اور ہر جگہ شہر کی سبیل مخلوقات کے منہ
 رکھوا دی تھی بہت مدت ہوئی کہ ایک سیکہ زین اورنی کی سبب اسکی فریاد
 یہ لائٹہ ٹوٹ گئی اویسے پانچ ٹکڑی ٹوٹی ہوئی اب یہی ولیم فرزند صاحب
 کوٹہ کی قریب پڑے ہیں اگر ان پانچون ٹکڑوں کو ملاوین تو پونہ تین تیس فٹ

تاریخ فروری
 شمس صباح

موتی سی فطر سے موتی ٹکڑیاں نٹ ۱ وانجہ اور سب سے پہلی ٹکڑی دہائی فٹ ہے
 اور وزن تمام ٹکڑیوں کا تین سو تیرہ سو اور کتبہ کی حرف بالکل ناقص ہو گئی ہیں اور
 بچرین اوکھڑ جانیکی سبب دیکھنی کی قابل ہی نہیں ہی

لمرہ انکسور

فلسفہ نقلی ابادی میں میل پر راجہ تلم کہہ کی عکس ازین ہم کا نو ہی حکمت
 بکر حاجت مطاقتی شمع اور ششمہ بھری راجہ انکیا پال تور دلی کا راجہ ہوا
 او میں سے سیرنگار کی واسطی پیاروں کے چین ایک بہت تحفہ سید خاکرانی کو روکا
 اس شہ کے دو طرف تو پیار میں او چین جو بی بی کھائی تھی اس کھائی کو بندھے
 بند کر دیا ہی ایسا خوبصورت بند اور کہیں نہیں ہی اور اب تک باوجود گذرنے
 اس قدر زمانہ کی قائم ہی چھ اس بند کا دو سو سندرہ فٹ اور دو نو ہاروین
 سینتیس فٹ لمبی ہیں جس کا کل طول اکیس نو اسی فٹ ہوا اور شمالی اوچوتے
 ضلع چھپس چھاس فٹ کی ہیں انار بند کا زمین کی برابر ہی ٹیڑھ فٹ کا ہے
 اس بند کی دیوار میں سیرمیان بنائی ہیں چنانچہ اب ہی سیرمیان زمین
 اوپر موجود ہیں اور پرانے زمانہ اربیان کرتی ہیں کہ ہماری ہوشمین قد آدم سے
 اور نچا تھا اور کئی سیرمیان اور نکلی ہوئی تھیں اب مٹی سی ڈب کی ہیں جو
 اس بند کی اتنی بڑی ہے کہ کبرا آدمی او میں سے جلا جاتا اگرچہ پسند میں آتا
 نہیں تہہ تا مگر اوسیکے جڑ میں سے بارہ ہند پانی رسنا ہی اوی زمانہ میں راجہ

۱۰
 ایٹیاں فی اس کے پاس ہار کی چوٹی پر ایک سلعہ بنا شہر وع کیا ہے
 کہ اس سلعہ کی چار دیواری کی سوا اور کچھ نی نہیں پایا اب وہ چار دیواری ہے
 قائم نہیں ہے کہیں کہیں سی دیوار کا ٹوٹا ہوا نشان معلوم ہو یا کہ ہو یا
 جو انکپال کا بارہوان مٹا ہوا بیان آباد ہوا چنانچہ اس کے کانٹوں میں اس کی اولاد
 بستے ہی اور یہی لوگ وہاں کی زمیندار ہیں لیکن ہوا پال کی بعد چوٹی شہر
 مسمیٰ کرانی کو جسے کہہ میں ڈال لی تھی اور اس سے اولاد پلے اسواٹے
 یہ لوگ تھور وٹھن سی خارج ہو کر کوہر وٹھن مل گئی اب ان کی نسب در کوہر
 ہیں متصل اس سلعہ کی ایک پہاڑی اوٹھن بلور کی کان ہی اور بت تھور
 نکلتا ہی کسی سب سے راجہ فی اس کان کو بند کر دیا ہے

لمرہ انیک تال

اسی راجہ فی اپنی زمانہ حکومت میں یعنی چھٹاں بکر صاحب متعلق شہر
 موافق شہر جبری کی قریب موضع مہرولی کی ایک تالاب بنا یا تھا اگرچہ
 وہ تالاب بالکل منہدم ہو گیا ہی الا قطب صاحب کی لائتہ کی قریب جا
 شمال اب تک ایک عقیق کر ہا موجود ہی اور انیک تال کی نام سی شہر
 معلوم ہو یا کہ شہر جبری متعلق شائع مت یہ تالاب قائم تھا کہوں گے
 سلطان علاؤ الدین فی ہینار کی پاس پس سر امینار اور مسجد بنانی شروع
 تھی تب اس تالاب میں اپنی مسجد میں پانی لایا تھا چنانچہ اس کے پانی کے

کی بروکناٹان ہو جو دیکھو

لمبر ۶ سورج کندو

یہ ایک تالاب ہے چتہ دور اور نہایت خوبصورت اور بہت عمیق سیریں
موضع اینکو پرسرحد موضع لکڑ پور علی گڑھ سرکار انگریزی میں غالب ہی کہ اس
خوبصورت تالاب اور کہیں چاروں طرف اس تالاب کی بدور سیریاں
ہیں اور ایک طرف جانوروں کی پانی پنی کا گنو گھاٹ بنایا ہی اور ایک
ادبوں کی آمد و رفت کی سیریاں کہیں ہیں اور ایک طرف پیارو گھات
ایک رستہ رکھا ہی اور جانب شمال اس تالاب کے کنارہ پر بطور محل کے
ایک عمارت بنائی تھی اور تالاب میں سی اس محل میں جانیکی بنائے ہوئے
سے سیریاں بنائی ہیں اگرچہ وہ محل بالکل منہدم ہو گیا ہی مگر وہ سیریاں
باقی ہیں اس تالاب کو کنور سو تاج پال راجہ انیکا پال کی پانچویں بی بی فی تحنا
تسع مطابق شہ جبری میں بنایا ہی بہادون کے حصہ کو ہر سال تالاب
بہان ہوتا اور اس تالاب کے کنارہ پر سیریاں بنائے اور ایک پہاڑ جیسے
اوپر چو جا کی بعد ماریل پڑتی ہیں اور وہاں چڑھاوا اینکو پور لکڑ پور کے
برہمن لینی ہیں مگر بہت بڑا میلہ نہیں ہوتا

لمبر ۷ تیخانہ رای پتھورا
تیسرے پتھورا کی باسیچ ایک تیخانہ تھا نہایت نامی چاروں طرف تھا

شعبہ

دو گئی اور تہ گئی اور جو گئی دالان بنی ہوئی تھی اور چین صحن تھا اور خوبی اور عالی اور
 ضلعوں میں وارو تھی اور عربی ضلع میں تھی سطح اس تجانہ کی باہر دالان
 بنائی تھی اور اونکو پر کہا کی دالان کتی تھی یہ منہ رہی تھ کی ساتھ لکھی تھی
 بکر ہجرت مطابق تھی وافر تھی تھجری میں تجارت تھی تھجری تھجری تھجری
 اور ایسی تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 ایسی تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 ستون پر تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 میں تھجری کی لائتھ کو جیشینوئی تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 اور تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 کہ یہ تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 دالان کی تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 مورت تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری
 عمارت تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری تھجری

نمائندہ المومنان

بھی پائی جاتی ہیں

مسجد اونیہ دہلی مایسجہ جامعہ دہلی مایسجہ قوتوالا اسلام

جیکہ شہزادہ جہری سلطان بن السعوی موافق ۴۱۲ھ بمطابق ۱۰۲۱ھ قریب قطب الدین ایبک غزنوی نے
 بن ساقم عرف سلطان شہاب الدین غوری کی سپہ سالاری دلی کو فتح کیا
 تب اس نے خانہ کو مسجد بنادیا اور مورت مند رین سے نکال ڈالی اور جس
 دیوار زمین اور دروازہ زمین اور ستون زمین کی مورتیں بنی ہوئی تھیں وہیں
 کسکو بالکل توڑ دیا اور کسکا چہرہ مٹا دیا مگر خانہ کی عمارت بدستور قائم رہی
 اور تیس خانہ کا سباب جو پانچ کڑور اور چالیس لکھ دلوال کا تھا
 اس مسجد میں چڑھا دیا اور شرفی دروازہ پر فتح کی تاریخ اور پیمام کا
 لگا دیا

دلوال ایبک کے زمانہ میں
 بنی جہری اور سلطان
 اور سلطان حسن الدین کی
 دلی والی موجود ہے
 اور انکا ذکر اگر کچھ لکھ سیکو
 بنگال کتاب لکھ نہ نقشہ
 لمز ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱

تعمیر سلطان محمد الدین

بعد ایک جیکہ قطب الدین ایبک دوبارہ امیر اور مسلحہ زہور اور زہور والہ
 کجرات کو فتح کر کر غزنین گیا تب سلطان محمد الدین فی حکم بابا کے اس خانہ
 مسجد کی عمارت بھی بنائی جاوی غزنین سی ماحبت کر کر شہزادہ جہری لپی
 میں بادشاہ کی حکم موجب اس خانہ کی غریب ضلع کی سامنی پانچ درختوں سے
 شکستہ سی بنائی شروع کی اور شمالی دروازہ پر تعمیر شروع ہو
 پانچ کدہ کر لگا دی ۴۲۲ھ جہری مطابق ۱۰۳۱ھ عیسوی کی یہ عمارت
 یا ربو کی خانہ کی در کی بائیں بازو پر پتہ پانچ کدہ ہی ان پانچوں
 فے دونوں در تو تختا اٹھائیں انہیں فٹ اونچی زمین اوچے کا برا دروازہ

دیکھو کتبہ ۳۲۹
 تاریخ و فتح کا
 دیکھو کتبہ ۳۲۹
 دیکھو کتبہ ۳۲۹

نٹ کی قرب اونچا اور گہرائی نٹ چوڑا ہی ان دون پر نہایت تکلف کی
 نسبت کاری اور سطح سطح کی پل بونی ہوا بنی ہوئی تھی کہ بیان ہے
 باہری پانچوں دون پر کلام اسکی آئین اور حدیثیں کبھی ہوئی ہیں جبکہ
 مسجد تیار ہوئی تو اسکی درو دیوار پر نہایت تیار سی سنہری کلس ہوا
 کئی تہی ان دون میں ہی تہانہ کی تہر لگی ہوئی ہیں چنانچہ چپکے در کا ایک تہر
 کر پڑنی سی اندر کا ایک تہر دکھائی دیتا جی جہن تو لگی ہوئی کبھی فی
 دور میں سے وہ مورت بخوبی دکھائی دیتی ہی عرض اسقدر سب کا
 معز الدین اور قطب الدین ایک کیفیت میں تھی چاس کرا اور طول تہر کرا
 کرسی ہی اس مسجد کا متولی فضل ابن ابو المعالی مقبر ہو اچانچہ غری الان

تاج المآثر

ایک ستون پر او سکا نام کندہ ہی ہے
 تعمیر سلطان شمس الدین شمس

دیکھو کتبہ مبارک

بعد اویس کے سلطان شمس الدین شمس فی اس مسجد کو تہر ناچا ہا اور تہر
 مطابق سید کی اس مسجد کو دو طرف جنوب اور شمال میں تہر اور تہر
 اور ریا پور کے تہانہ کی باہر کی دالان تک مسجد بڑا دی ہی یہ در ہی
 سنج کی بہت تختہ بنی ہوئی ہیں اور پور سنج اور کو فی خط میں آیات قرانی
 ہیں اور بہت تختہ بنل بونی پور تہی نسبت کاری تہی ہوئی ہیں جنوبی
 درون کے چپکے در کی باہر بازو پر تاریخ تعمیر کی کندہ ہی ان دون کی

دیکھو کتبہ مبارک

محرمن ٹوٹ گئی ہیں بلکہ شمالی دروغین کا ایک دوسرا بیکاسا راشرک میں لکھا ہے
 جسکے ساتھ بحر بنی مطاہی ۳۳ عیسوی سلطان حسن الدین فی مالوہ اور اوجین کو فتح کیا تاہم دشمن
 اسوقت تہخانہ مہاکال کو توڑ کر وہاں مکی خور میں راجہ بکراجبت کی تصویر پرت
 دی میں لاکر اس مسجد کی دروازہ کی اکی والہ میں بدھین ہیہ میں تین بزرگ
 کی جانب شمال اور جنوب کو تمجوس الدین التمش فی بنائی سین تیس سین
 اور ایک ایک فٹ لمبی ہیں اور بچکا در آٹھ کر کا چور کا اور جنوبی ضلع اسکا
 تہخانہ کے قدیم دالان میں جو پر کہا کے لپی بنائی ہی اور کھٹول لکھو کر
 تہ فنی کرسی ہے

لمبرہ قطب صاحب کی لائٹہ یا سینا یا ذنہ

اس عمارت کی فحش اور شان اور بے اور خوشنما فی کابسان نہیں جاسکتا
 حقیقت میں یہ عمارت ایسی ہی کہ روی زمین پر اپنا مثل نہیں کہتی نقل شہور
 کہ اگر اویس کے سچی کہری ہو کر اوپر دیکھو تو ٹوپی والی کو ٹوپی اور کپڑی والی
 کپڑی تہام کر دیکھنا پڑے اس لائٹہ پر سچی کی آدمی ذرا دھڑکی ہوئی
 اور چوٹی چوٹی آدمی نہیں ہنی ہانی کہوڑی دکھائی دینی ہی عجیب کیفیت
 معلوم ہوتی ہی اس طرح سچی والون کو اوپر کے آدمی بہت چوٹی چوٹی
 معلوم ہوتی ہیں اور یہ معلوم ہوتا کہ کو یا فرشتہ آسمان سے اور تری ہا
 غرض کہ یہ لائٹہ عجیب روزگار نہی ہی باوجود ہندو ریلین اور عظیم

ایسی خوبصورت اور خوش فطرت بنی بھائی بنی کہ بی خستیاں رہ بکنی کو جی جاسا
 اس لائٹ کی بجلی کی درجہ کی انکیت سچ موز اور ایک کمر کی بنائی ہی اور دو
 درجہ کی سب کچن میں اور تین درجہ کی سب کچن کمر کی مین اور اور
 دو نو درجہ کول مین اور تمام تہر سب سرنگا لگا ہوا مگر چوتی درجہ میں
 ہی ہی اور ہر جگہ بہت کھاری اور ٹھکری ایسی خوبصورتی سی کی ہی کہ اور
 ہر ایک سیل مسلسل پر ہر اون معشہ قون کی زلف دو ماقرمان سے اور اسکے
 ادنی سی ادنی پول ٹیکہری سپیکٹرون کمر خون کے لٹ بن جس شاہین
 اس لائٹ کی بنامین بہت لکھو ہی • نون میں بہت مشہور ہے کہ یہ لائٹ
 سلطان شمس الدین التمش کی بنائی ہوئی ہے اور لائٹ تاریخ کی کتاب میں اور
 کتبہ عبدسکندر بھول میں اس لائٹ کو سلطان شمس الدین التمش کی لائٹ لکھا
 لکھا ہے اور بعضی تاریخوں میں اس لائٹ کو مسجد کا ماذنہ لکھا ہے اور بعضی کتابوں
 اس لائٹ کو سلطان معز الدین کی لائٹ لکھا ہے مگر اس سبب کہ اس لائٹ کا
 پہلا دروازہ شامروہ ہے اور منہ نون کی مندر کی عمارت کا دروازہ ہے
 شامروہ ہوتا ہے برخلاف ماذنوں کی کہ اونکی دروازہ ہمیشہ شامروہ ہے
 ہین خانچہ سلطان علاؤ الدین فی جولا لائٹ بنائی شروع کی اور کاشہ قروہ
 دروازہ رکھا اور نیز اس سبب کہ اکثر مسلمانوں کی عادت ہے کہ ایسی
 عمارت کو کرسی دیکر بناتی نہیں جتنی سلطان علاؤ الدین فی اپنی لائٹ کو

تاریخ فیروز شاہی
 شمس سراج

تقویم البلدان
 فتوح فیروز شاہی

کرسی دیکر بنا شروع کیا تھا برخلاف ہندوؤں کی کہ وہ بدھ و ن کرسی بنائی تھیں
 جیسی کہ یہ لائٹھ بنی ہوئی ہی اور نیز اس سبب کہ اس لائٹھ کی پہلی دیکھی تیر کھوچے
 مقام ہی ایسی معلوم ہو ہیں جیسی چچی کر لکائی ہیں اور نیز اس سبب ہی کہ بطرح
 اصل تخانہ میں منچر وغینہ کٹھنی لگاتی ہوئی تہرہ ن پر کھودی تین واسیطے اس
 کہندہ پر منچر وغینہ کٹھنی لگاتی ہوئی کہدی ہوئی ہیں اور نیز اس دلیل کی کہ بطرح
 کتبہ فتح نامہ بنام قطب الدین ایک سپہ سالار اور دوستانہ خاندان کے
 نام کا اصل تخانہ پر ہی واسیطے اس لائٹھ پر ہی غالب ہے کہ پہلا کتبہ اس لائٹھ
 ہندوؤں کی وقت کا ہی کچھ عجیب نہیں کہ اس میں کتبہ میں جن بنان کتبہ کہہ اسوئے
 وہاں ہیں تو ان کی موت میں تو ان اس سبب سے کہ وہ تہرہ نال کر یہ کتبہ میں
 نام اور قسطنطنیہ میں لکائی ہوئی حسین بادشاہ کی تعریف ہے جو
 کہ مدت مشہور چلی آتی ہی کہ یہ لائٹھ ریا ستھور نے اپنی موت بعد اہ تجاہد
 ساتھ یعنی شہادت کے بعد مطابقت کے لئے موافق شہر چرکی بنائی
 صحیح معلوم ہوتی ہی کیونکہ اس کے مٹی سورج کہی مذہب کی ہی اونٹوں
 جہنا کو سورج کی تہری اعتقاد کرتی ہیں اس واسطے اس مذہب کو جہنا
 وشن کرنا ہی بڑا دہرم جانتے ہیں اس سبب سے جہنا کی وشن کہ اس
 لائٹھ کا پہلا کتبہ بنائے شہر مطابق لائٹھ عیسویں جب یہ تخانہ مسلمانوں
 فتح کیا تو اس پر اپنی نام کے کتبہ لکائی اور فصل ابن ابوالمعالی کہتے ہیں

دیکھو کتبہ لبرہ

دیکھو کتبہ لبر ۱۱ اور اسکا نام تھر پر کہو دکر دروازہ کی پاس لگا دیا جس زمانہ میں سلطان شمس الدین

التمش نے اس سب کے ادھر او دہتر تین تین دربرہائی یعنی لائے تھے بھر کے مطابق ۳۶۹ عیسوی کی اوسنی زمانہ میں اس لائے کو ہی بڑھایا اور دوسرے

دیکھو کتبہ لبر ۱۲ کہند کی دروازہ پر اسکا حال کہہ دیا اور جب اسکا نام ماؤ نہ رکھا اور بڑے

دیکھو کتبہ لبر ۱۳ اسی نام کا کتبہ اور جمعہ کی نماز کی آیت کو کہو دا اور معمار کا نام لکھا اگرچہ اس

اس لائے کی پانچ کندھیں لیکن اس میں ہی کچھ کنگ نہیں کہ سطح مشہور ہے پتے

اس لائے کی سات کندھیں اور سارہفت منطری کی نام سی ہی ہے لائے ۱۴

اور جہاں اب کتھر اکا ہوا ہے وہاں الہی کنکورہ بنی ہوئی تھی جسی فصیلوں کے

ہوتی ہیں اور پانچویں جہ پر ایک درجہ تھا کہ ویسے چاروں طرف دروازہ

اور ویسے اوپر بطور لہنی رچی کی شکل اس مخروط لدا تھا کہ ساتواں

درجہ شمار میں آتا تھا یہ ساتواں درجہ ۳۶۹ عیسوی میں ۱۵

بنایا تھا کیونکہ وہ لکھتا ہی کہ مرمت کی وقت مینی اس لائے کو ختمی پہلی ہی

اوس سے اونچا کر دیا اور اس لائے کی مرمت کا حال پانچویں کی دروازہ

دیکھو کتبہ لبر ۱۴ کہہ دیا بعد اسکے ہر لائے مرمت طلب ہوئی تھی لائے ۱۶ مطابق

میں فتح خان فی سلطان سکندر ریلول کو وقت میں مرمت کی اور اسکا حال

دیکھو کتبہ لبر ۱۵ کہہ دیا اگر پہلے دروازہ کی پشانی پر لکھو ادا مشہور ہے کہ ۹۷۱ عیسوی

مطابق ۱۵۸۱ عیسوی کی کالی اندھی اور بونچال کی صدیہ اور پر کے کہند

گڑری تھی اور نیز سب پرانے ہونیکے پہلی کہند کی تہر بہت کمر بڑی تھی اور
اکثر حکیمہ شی شامہ ہو گئی تھی شائع مطابقت کے سبب کی سکا دو تہا
انگریز کے علم ہی سرسٹ صاحب کے کہتیاں فی اس لائٹ کی اول ہے
آخرت مرمت کی اور جس حکیمہ کہ لکھو رہی تھی وہاں سنکین کتہر بہت مستحکم
لگا دیا اور پانچویں درجہ پر بھی کتہر بہت خوبصورت بنا دیا اور جسی کتہر
حکیمہ سنکین آتہ دری برجی نہایت خوبصورت اور ساتویں کہند کی حکیمہ
کات کی برجی لکائی تھی اور اوپر ہر لکڑی کیا تھا مگر افسوس کہ وہ
بہت پرانے سنکین اس سبب سے سنکین برجی کو لائٹ پر سی اوٹا کر بھی لکڑی کر دیا
اور کات کی برجی ضائع ہو گئی مگر نہایت افسوس ہے کہ مرمت کیوقت ہی
لائٹ کی کہنوں کی طرف جو کمر بڑی تھی بالکل غلط بنائی ہیں اکثر حکیمہ صورت
بنا دی ہے جب غور کر کر دیکھو تو وہ لفظ نہیں ہی صرف نقش ہیں اور بعض
غلط لفظ بنا دی ہیں اور بعض حکیمہ اپنی طرف سے ایسی عبارت کہو دی ہے
کہ اصلی کتبہ کے مضمون سے بالکل علاوہ ہیں کہتی آجبت اس لائٹ کی کہنیں
لٹی تھی ہمیں ساری کتبہ دور بین کی استعانت سے پڑھے پہلا کتہر اس لائٹ
بتیس کر لگی انچہ اور دوسرا کتہر چھ انچہ ورتہ کتہر بہت کمزور ورتہ
کتہر سو آٹھ کمزور پانچواں کتہر ہی ہے اوس تہری سی اونچائی کے جو
کتہر کے اندر ہی سو آٹھ کمزور پانچواں اس سبب سے کل اونچائی اس لائٹ

پانچون کہندوئی جواب سوچو دین قریب اسی کڑکی موتی ہی اور سنکین برجی کے
 اونچائی جو سہ کار انگریزی فی چڑھائی تھی اور اب اوٹا کر نچی رکھ دی ہی چہرے
 ہی کہ چوٹی جی اور پیر پرہ کی اونچائی ملکہ بہ لائے سوکڑا اونچی ہی اور شہر رہی
 کہ جس لائے کی ساتون کہند قائم تھی تو یہ لائے سوکڑا اونچی تھی اس لائے کے
 جز کا پاس کڑکا محکمہ اور سہ پر کا دس کڑکا ہی بہ لائے اندر سے بالکل خالی
 ہی اور اوٹین چکر دار سبز بیان نبی ہوئی صحن پہلی درہ میں انکھیں چن رو
 درہ میں انکھیں اور تیرہ درہ میں بابت لائے اور تھی میں انکھیں اور پانچون میں
 انکھیں میں کہ کل سبز بیان اس لائے کی تین تین تیرہ میں اور یہ معلوم
 کہ پہلی ہی سید سبز بیان ہوئی کیونکہ اوپر کی دونوں درہوں میں چڑھائی تھی

لمبرہ تعمیر سلطان علاؤ الدین
 لائے کی پاس کا بڑا دروازہ

جبکہ سلطان علاؤ الدین محمد شاہ سلجی بادشاہ ہوا اور اسکے دسین عمارت کا
 اونیسے لائے بھری مطابق لائے عیسو اسی مسجد کی لمبی بہت بڑا دروازہ لائے
 پاس نہوایا یہ دروازہ بالکل شکستہ تھا ہی اور تین کہیں سکے دروازے
 لگا ہوا ہے ایک چاروں طرف چار دروازہ بنائی ہیں اور چپ کا بطور کج
 بہت اونچا لد اولاد ہے ہر ایک جگہ بہت تحفہ بنت کاری اور کلا کاری
 اور حدیں اور تہ انکی تین کہہ وادی ہیں اور غائی اور جنوبی اور تہ

تاریخ الفوج
 تاریخ علانی

تہرہ دیکھو کہ لائے
 دیکھو کہ لائے

دروازہ پر اپنی نام کا کتبہ لکایا یہی مکر اس کتبہ کی بہت تہہ کر پڑی بہن اور بعض
 جعفر بن کو شجور کہا گیا ہی اس دروازہ کے بن کنی کی بعد بادشاہی حکم دیا
 اس مسجد میں حج تہا درجہ اور بنایا گیا یہ چکا درجہ تو سلطان محمد الدین کا بنایا ہوا تھا
 اور ادھر او دھری کے دو درجہ سلطان شمس الدین التمش کے بنائی ہوئی تھیں
 شمال کی طرف چو تہا درجہ سلطان علاؤ الدین کی حکم سی بنا شروع ہوا یہ درجہ
 ایک سو تیس گز کا تہ فٹہ گز سی بنایا تھا اور نو درو کی بنیاد رکھی تھی اور چکا درجہ
 گز کا چو گز تھا ششمہ جبری مطابق السبع میں عمارت بنائی تھی افسوس کہ
 بادشاہ کی عمر نے وفا نہ کی کہ ششمہ جبری مطابق ششمہ عیسوی کی مرگیا اور یہ مسجد
 ناتمام رہ گئی اگر یہ عمارت پور ہو جاتی تو ساری مسجد مکر صانع شہر عرچہ
 اسکا دو سو اٹھالیس گز کا لہا اور صانع جنوبی شمالی ایک سو تیس گز کا لہا ہوتا
 اس حالت کو بادشاہ فی ایک دروازہ بنا شروع کیا تھا مگر وہ ہی تمام
 رہ گیا ان تمام عمارتوں میں ہی نہایت نسبت کاری کی تہہ لگائی تھی اور کتبہ
 اور حدیثیں کتبہ و این تہیں معلوم نہیں کہ یہ تہہ کون او کتبہ لکھا کیونکہ صاف سند
 او کتبہ ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور اب بخر چونہ اور تہہ کی چٹائی کے اوپر
 نہیں ہا اس مسجد کی تعریف قرآن العزیز میں ہے خسروئی لکھی ہے
 یہ ایک شعر او میں کا ہے شعر مسجد او جامع فیض الہ
 زمزمہ خطبہ او باہ

خزائن الفتح یعنی تاریخ
 علانی

۲۲ لمنزل ادو بنی لائہ

اس بادشاہ کو اپنی نام اور یکا بہت شوق تھا اس سبب سب سے پہلے
 مسجد بڑھانیکا حکم دیا یعنی اللہ بھری مطابق شائع میں تو اس کے ساتھ
 حکم دیا کہ اس مسجد کی صحن میں ایک مینار ہی بناوین کہ پہلے مینار ہی و کتا ہو
 چنانچہ سوکڑ کی محیط کے مینار بنا شروع ہوا اور اس مینار کی بنیاد مسلمانوں
 طریق پر رکھی یعنی کرسی ہی دی اور پلا دروازہ خوب کی جانب ہی کیا
 یہ ارادہ کیا کہ دو سوکڑ اونچا بنا یا جاوے ہر چند اس مینار کی بہت یاد رہی
 مگر عہ کی کچھ مضبوطی نہ ہو سکے کہ ہنوز ایک درجہ ہی پورا نہ ہوئی یا مینا کہ
 بادشاہ عمر پوری ہو گئی اور یہ عجیب حالت ادھوری رہ گئی اس لائق کا
 پتہ سب اوکھ کیا ہی نہرا چونی اور تہہ کا ڈھم لہا ہی ہے خسرو و قزاق
 میں اس منارہ کی ہی تعریف لکھی ہیں رسیا و سمن کی دو شعر میں
 شکل منارہ خوشنوازی رنگ از پی سقف فلک شیشہ رنگ
 سقف سما کر گننے شد نمون در تہ او دشتہ سنکین سنون
 تاریخ کی کتابوں میں اس مسجد کو مسجد آدینہ دہلی اور مسجد جامع دہلی کر کے لکھا
 مگر مسجد قوۃ الاسلام کا نام کہیں نہیں ملا معلوم نہیں کہ یہ نام کب لکھا گیا
 ایسا معلوم ہوا کہ جب یہ تہ خانہ فتح ہوا اور مسجد بنائی گئی اس وقت کا نام
 قوۃ الاسلام رکھا ہوا ایسی مسجدیں اصل نام ہی مشہور نہیں ہوتیں بلکہ

تاریخ الفتح
 تاریخ غلامی

جامع مسجد کر کشور روحانی بین جسی شاہجان آباد کی مسجد کہ پہلی نام اسکا
مسجد جهان نایب مگر جامع مسجد کر کشور ہے
لمبر ۱۱ حوض شمسی یا قطب صاحب کا تالاب

قطب صاحب کی نواح میں سلطان شمس الدین التمش فی قریب ۱۲۸۵ء ہجری
مطابق ۱۲۹۹ء کی یہ حوض بنایا تھا مشہور ہے کہ یہ حوض سنکسک بنوایا
مگر اب سب ٹوٹ گیا ہی اور تالاب رو گیا ہی یہ تالاب ۱۲۹۹ء ہجری تک
کا ہی جب یہ حوض بنایا تو خیال کرنا چاہی کہ کتنا بڑا ہو گا سلطان
علاء الدین فی قریب ۱۲۸۵ء ہجری مطابق ۱۲۹۹ء کی اس حوض کو کہ مٹی سے
اٹ کیا تھا صاف کرایا اور اوسکے بچوں چمن ایک لداؤ کا چورہ ہے
سی نالی بنا کر اوس پر برجی نہایت خوبصورت بنائی خیاںجہ اسکے چوڑے
موجود ہے فیروز شاہ فی اپنی زمانہ بادشاہت میں اس حوض کی مرمت
اور پانی انی کی رسمہ صاف کرائی مگر اب یہ تالاب بہت اٹ گیا ہے
اور تین چار مہینے ہی ہوا زمین پانی نہیں بھرتا

لمبر ۱۲ مقبرہ سلطان غازی

قطب صاحب کے دو کوس پرے جانب غرب یہ مقبرہ ہی سلطان ناصر الدین محمود
پسر کلان سلطان شمس الدین التمش کا جو لکھنؤ کی کا حکم بنا اور ۱۲۸۵ء ہجری
۱۲۸۸ء عیسوی کے چنی جی فرمایا اسکی لاش کو دلی میں لا کر یہاں

تاریخ فرشتہ

خبر ان القس مشہور
تاریخ علانی

فوتات فیروز شاہ

تاریخ فرشتہ

دفن کیا اور ۱۲۱ھ ہجری مطابقی ۱۲۱۱ھ عیسوی کے سلطان شمس الدین التمش نے یہ
 بنایا یہ مقبرہ بت نفیس ہے اسکی اندر چاروں طرف مکان ہیں اور چار
 نری سنگ مرمر کی ایک چوٹی ہے جس پر اور چار چمن ایک نری
 کہ نیرہ سیر بیان اور کر او مین جانی مین اور او مین بہ قبر ہے اور اس
 ستون کہ نری کر کرہٹ پات دی ہے اور بہٹ پر مین چو ترہ چاروٹ
 سات انچہ کا اونچا بنایا ہے دروازہ ہے اس مقبرہ کا سنگ مرمر کا ہے اور
 دیکھو کہ ۱۲۱۱ھ اوپر آیات قرانی بخط نسخ و کوفی اور کتبہ کہدا ہوا ہے اور چار دیواری
 سنگ خارا سے بہت حکم بنائی ہے چاروں کونوں پر چار برج ہیں دروازہ
 اتنا کرسی دیکر بنایا ہے کہ بائیں سیر بیان چڑھ کر او مین جانی مین

لمبر ۱۳ مقبرہ سلطان شمس الدین التمش

مرات آفتاب قطب صاحب کی لاشہ کی پاس یہ مشہور ہے کہ سلطان شمس الدین التمش
 ۱۲۱۳ھ ہجری مطابقی ۱۲۱۱ھ عیسوی کے مرگے اور تو بیان دفن کیا غالب ہے کہ یہ مقبرہ رضہ
 سلطان حکیم اوسکی مٹی میں بنایا ہے مقبرہ کی عمارت باہر ہے نری سنگ
 ہے اور اندر سے سنگ سرخ کی ہے اور کہیں کہیں سنگ مرمری لگا ہے
 دیواروں پر آیات قرانی کند ہیں اور بہت اچھی منت کاری کی ہوئی
 معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اس مقبرہ پر ستون ایک بند ہی تھا مگر اب کر رہا ہے
 قوت فرور فیروز شاہ لکھنوی کہ مٹی اس مقبرہ کی ہے منت کی اور صندل کا چھڑا

و راوی کے کہنے میں تہر کی بڑی تراش کر لٹائی مگر اب ان چہرہ نکاتہ نہیں ہا

لمبر ۱۲ درگاہ شاہ ترکمان

یہ درگاہ شہر شاہجان آباد کی اندر ترکمان دروازہ کے پاس واقع شاہ نر

بڑی بزرگوں میں سے ہیں جس کا لقب ہے چو بیون جب ۱۲۳۵ء کے مطابق ۱۲۳۵ء میں ہوا اور

مرات افغان
و اخبار الاخبار

بہر ہی یہ مزار مگر کچھ عہد مکان بنایا ہوا نہیں ہے قبر کی گرد سنگ مرکا

کھڑی اور تھوڑی دور تک سنگ مرکا فرش ہے سو وہ بھی سال کا بنا ہوا

معلوم ہوتا ہے ہر برس چو بیون جب کو میان عرس ہوتا اور ہر سوم

مر ۱۲۳۵ء ہی ہوم دہام سے سنت ہوتی سی شہر کا ترکمان دروازہ آپ کے

مزار کی سبب اس نام سے مشہور ہے

لمبر ۱۵ مقبرہ کن الدین فیروز شاہ

زیر دیوار مقبرہ سلطان غاری سواد موضع ملکپور یہ مقبرہ ہی صرف آئینہ

فتوحات فیروز شاہ

کھڑی کر کر او سپر برج بنا دیا ہے جبکہ ۱۲۳۵ء کے مطابق ۱۲۳۵ء کے

رضیہ سلطان سکیم سی لڑ کر لڑا اور قید میں مراتب مقام پر دفن ہوا فیروز

اپنی سلطنت میں اس برج کی ازبہ نومرت کی

لمبر ۱۶ مقبرہ رضیہ سلطان سکیم

شہر شاہجان آباد میں ٹہلی خانہ کی محلہ میں ترکمان دروازہ کی بائیں

۲۶
 ٹوٹی سی چار دیواری اور پوٹی سی قبر ضیہ سلطان یکم بنت سلطان شمس الدین
 شمس سراج شمس
 التمش کی بی بی خود ہی چند مدت تحت پریشی سنہ ۳۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۵ عیسوی
 معز الدین بہرام شاہ کی وقت میں قتل ہوئی جب یہ مقبرہ بنا کر اب بخر گیا

اور کچھ نہیں

مقبرہ معز الدین بہرام شاہ

لمبر ۱۷

مقبرہ سلطان غاری کی زبرد دیوار سواد صاع لکھو رہن یہ مقبرہ ہی صرف
 ستون کبریٰ کرکراؤ سپر برج بنایا بی جبکہ سنہ ۳۹ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی
 امرانی اس بادشاہ کو مار ڈالا اور علاء الدین کو تخت پر بٹھایا تب اس کی
 بادشاہ کی قبر پر یہ کتبہ بنا فیروز شاہ کی وقت میں اس مقبرہ کی

فتوحات
 فیروز شاہی

ہوئی تھی

مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن

لمبر ۱۸

جہان قطب صاحب کی قدیم آبادی کی ٹوٹی کھنڈ میں ہاں یہ مقبرہ ہی جبکہ
 سنہ ۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۲۸۶ عیسوی یہ بادشاہ مراٹو بیان دفن کیا یہ مقبرہ بالکل
 ٹوٹ گیا سی اور تہ سب اوکھڑی ہیں چہ نہ کا ڈھیم رہ گیا ہی اسی مقبرہ کی یہ
 ایک اور قبر بھی مشہور ہے کہ وہ قبر خان شہید کے بیٹی کی سی جو سنہ ۶۳ ہجری مطابق
 سنہ ۱۲۸۸ عیسوی لاہور کی طرف لڑائی میں مارا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 اس بادشاہ فی انبی سامنی بنایا تھا جبکہ خود مراٹو وہ بھی ان دفن ہوا

حوض علائی یا حوض خاص

یہ حوض در حقیقت سلطان علاؤ الدین کا بنا یا ہوا ہے جسے قریب اپنی زماخت کے
 بنی قریب ۹۰۰ء ہجری مطابق ۱۵۰۰ء عیسوی کے بنایا تھا یہ حوض ہی اکیسویں صدی
 میں ہی چاروں طرف اسکی تختہ دیا رین بنی ہوئی مین فروشاؤ کو وقت میں
 یہ حوض مٹی سی بہر کیا تھا اور پانی نہیں ہاتا او سے تخمنا ۱۵۰۰ء ہجری
 مطابق ۱۵۰۰ء عیسوی کے اس حوض کو نئی سے یہ خالی کیا اور جہان بہان
 ٹوٹ کیا تھا اسکی مرمت کی اور اویسے اور ایک مدرٹہ بنایا اور
 طالب علم مقرر کئی اور مدرس نوکر رکھی یہ ہے ابکانام حوض خاص مشہور کیا
 بڑی مدرس اس مدرسے سید یوسف بن جمال سینی تھی جسکا انتقال ۱۵۰۰ء
 مطابق ۱۵۰۰ء عیسوی میں ہوا اور اسی مدرسے کے صحن میں دفن ہوئی اور مقبرہ
 فیروز شاہ کا بھی اس مقام پر ہے

نوٹات فیروز شاہ
 و اخبار الاخبار

نوٹات فیروز شاہ

اخبار الاخبار

لمبر ۲۰ مقبرہ سلطان علاؤ الدین علی
 قطب صاحب کی لاشہ کی پاس مسجد قوۃ الاسلام کی چھ بنائے ٹوٹا ہوا
 ایک کہنہ رکھ راہی مقبرہ ہی سلطان علاؤ الدین علی کا اگرچہ یہ بادشاہ
 ہجری مطابق ۱۵۰۰ء عیسوی کے مرا لکین غالب ہے کہ یہ مقبرہ ۱۵۰۰ء ہجری
 ۱۵۰۰ء عیسوی کے قطب الدین بابر شاہ کی عہد میں بنایا ہے پس ایک
 اور ایک مدرسہ وہی بالکل ٹخستہ ہو گیا ہی کچھ کہہ نشان پائی جاتی نہیں

مرات فتاب ۲

فیروز شاہ فی اپنی عہد میں اس مقبرہ اور مدرسہ اور مسجد کی بہی مرت کی نہی
 صندوق کا چھپر کھٹ چڑھایا مگر یہ مقبرہ بالکل چوٹھا ڈھم ہی رہا پھر اوکھڑی
 قبر تک ہی ٹوٹ گئی ہی

لمبر ۲۱ باولی حضرت نظام الدین

مشہور ہے کہ یہ باولی حضرت نظام الدین فی اپنی جنتی جی قبر شاہ سحر
 مطابق ۱۳۷۹ عیسوی سنائی ہی اس باولی کا پانی ہی شہر ک کنا جاتا ہے اور جن نے
 اور ہوت بہا کنی اور پٹ رہی کی منت سی اس میں بنا یا جاتا ہے باولی بہت خوب
 اور نہایت روشن ہی پانی کی اندر تہ ملک اس میں گول سیڑیاں بہت خوب
 سی بنی ہوئی ہیں ۱۳۷۹ عیسوی مطابق محمد معروف ابن عبد الدین نے
 اس باولی کی جنوبی ضلع پر فیروز شاہ کی عہد میں کچھ مکانات بنائی اور ان خوب
 ایک پتھر پر چند اشعار لکائی وہ پتھر اور اشعار ناموزون و خط زشت ایک فاسیے
 اس باولی کی اوپر اور یہی مکانات اور قبرستان بن کی ہیں اور سیکہ بن
 آدمی اس باولی پر جمع ہوتی ہیں اور بہت اونچی اونچی جگہ سی خیر فی والی
 کو دتی ہیں بڑا تماشا یہ تھا کہ تماشائی اور پری یہ پہنکتی ہیں اور کو دتی
 اویسے ساتھ کو دتی ہیں اور رستہ میں پہلک لینی ہیں اس گاہ کے
 چار دیواری نواب احمد بخش خان بدر والی فیروز پورنی بنوادی ہی اور
 دروازہ پر یہ صلیب لکھوا دیا یہی صریح شاہان عجب کرنواز مذکور

لمبر ۲۲ مقبرہ تغلق شاہ ۲۶

قعرہ تغلق آباد کی پاس یہ مقبرہ ہی غیاث الدین تغلق شاہ کا جبکہ وہ بادشاہ^{۲۵} شہ
 بھر مطابقی^{۲۶} عیسوی کے مراواویکے بیٹی محمد شاہ تغلق فی حکم محمد عادل تغلق شاہ
 کہتی ہیں یہ مقبرہ بنایا قطع اس مقبرہ کی بہت خوبصورت ہی برج کی چار دیواری
 بالکل سنک سرخ کی ہی اور کنبہ سنک مرمر کا سنک سرخ میں جاسا سنک
 دیوار یاں لگی ہوئی ہیں اور بہت خوبصورت منبت کاری کی ہوئی ہے ایک
 برج کا لد او بہت بلند ہی پتھر اسکی وصل کئی ہیں کہ ایک ذرا نقصان نہیں آیا
 کرد اس مقبرہ کی چونہ اور پتھر کی نکونہ فیصل و سکی دیوار میں اندر کے رخ محراب
 ہوئی ہیں جن میں میدارستی ہیں فیصل کا دروازہ سنک سرخ کا بنا ہوا ہے
 تیس سیریاں ہیں اس دروازہ سے تلخ تغلق آباد تک ایک مل بنا ہے
 تاکہ تلخ میں ہی مقبرہ میں انجکا رستہ ہو کہ سب کے چاروں طرف شکل کا ہے
 ہزار ہا تھا اس مقبرہ میں ایک تو اسی بادشاہ کی قبر ہی وسیع و مخدوم
 اسکی ہوی کی تہری سلطان محمد عادل تغلق شاہ کے بیٹی کی جو شہ بھر
 مطابق^{۲۷} عیسوی رود سندہ کی کنارہ پر مرا تھا دروازہ کے خوبصیل کا
 برج ہی اوسپر ہی ایک چوٹا سا کنبہ ہی معلوم نہیں کہ او میں کس کی قبر
 فیروز شاہ کے وقت میں یہ مقبرہ دارالامان کہلاتا تھا اور فیروز شاہ نے
 ان قبروں پر صندل کا چہر کھٹ اور خانہ کعبہ کی پردہ چڑھائی تھی اور جن

۱۔ قوتات فیروز شاہ

لو کون کو کہ سلطان محمد عادل نعلشاہ فی مارڈالا تہا یا اونکی ہاتھ پاؤں ناک
کان کاٹنے الی تہی یا ند با کر دیا تہا اونکو اور اونکی مارڈونکو روپہ دیکر راضی کیا
اور عفو جہرا یم کی سندیں لیکر اور ایک سند وق میں خد کر قبر کی سرکائی
رکھوا دیا تہا

در کا و حضرت نظام الدین اولیا

لمر ۲۳

یہ در کاہ پرانی قلعہ سی ایک سیل کی بہت نامی ہی جبکہ حضرت نظام الدین
ؒ کے مطابق ^{۳۲} شہ عیسوی کے انتقال ہوا تو آپ کی فرار پر ایک چوٹا سا کنڈا
جالیان تہین فیروز شاہ فی اپنی وقت میں اس پر صندل کا چھپر بہت چڑھا
اور برج کی چاروں کونوں میں سونی کی کٹوری سونی کی بچھرون میں لگا
شہ مجری مطابق ^{۳۲} شہ عیسوی کے سید فرید خان فی بڑی اکبر کی عہد میں کنڈے
کر دستک مرمر کی جالیان لکائیں اور کنڈے کے اندر ایک لوح پر خد اشعار
تاریخ کی لکائی کہ مادہ تاریخ اس کا قبلہ کہ خاص عام بعد کے نوالد
جہانگیر شاہ کی عہد میں فرید خان الخطاب مہر خانی فی ^{۳۲} شہ عیسوی
مطابق ^{۳۲} شہ عیسوی کے آپ کی فرار پر پیک کی چکار کا بہت نخہ چھپر بہت چڑھا
صفت میں اس کی کچی کاری بہت تختہ ہی اور اس پیکار میں چند اشعار
کنڈہ ہیں کہ مادہ تاریخ اس کا قبلہ شیخ ہی بعد کے ^{۳۲} شہ عیسوی مطابق
عیسوی کے شاہجہان کی عہد میں خلیل اللہ خان فی اس کنڈے کے کنڈے میں

فوجات فیروز شاہ

۳۱
 سنک سنج کی ستونوں کی بنائی اور اویس کے دو سیہ اور چوٹی در پر کتبہ کھدوا دیکر کتبہ لمبر ۱۹
 ۶۹ شہ جہری مطابق ۱۱۵۵ عیسو کے عہد عبدالعزیز عالمگیر ثانی فی چند اشعار اردو انک سہر
 کہہ والے کتبہ کے اندر لگا دی بعد کے ۱۲۳۰ شہ جہری مطابق ۱۱۵۵ عیسو کے نو اب
 احمد بخش خان بہادر بس فیروز پور فی غلام کر دیش کی سنک سنج کے
 ستون نکلوا ڈالی اور سنک مرمر کی ستون بہت تھخہ اور خوبصورت لگا دی
 ۱۲۲۹ شہ جہری مطابق ۱۱۵۲ عیسو کے فیض اللہ خان بخش فی غلام کر دیش میں
 کی بہت چڑھادی اور سونی اور لاہور کے بہت تھخہ مینا کاری کھدوا دی بعد
 ۱۲۳۹ شہ جہری مطابق ۱۱۶۲ عیسو کے اکبر شاہ ثانی فی اوس برج کو سنک مرمر کا بنوا
 اور اوس پر بہت خوشنما سہری کلس لکوا دیا اب یہ در کا بہت عمدہ مین
 سی ہی ستروین برج الثانی کو ہر برس بڑی ہوم سی بیان س ہوتا ہے
 اور موسم بہار میں بہت ہی بہت دہوم سی ہوتی ہی مسجد اس در کا کی فیروز
 کی بنائی ہوئی ہی

۲۲ لمبر ۲۲
 ست پلہ
 موضع کبڑی کی سرحد میں متصل در کا حضرت روشن جہاندہی بیہ پل ہی
 ۱۲۲۶ شہ جہری مطابق ۱۱۵۰ عیسو کے سلطان محمد عادل غلشاہ فی بیہ پل بنایا ہی حقیقت
 بیہ بند سی اور دور دور کا پانی اس میں کبڑی نالہ کی نکلنی گویا من بات در
 بطور پل کی بنائی ہیں اور اسی سبب سے ست پلہ شہر یہ اسکی اوپر ہی مینا

بنی ہوئی ہیں اور وہ دروازہ بہت خوشنمائی بنائی ہیں ایک جگہ سے
 یہ مل ٹوٹ گیا تھا وہاں کچا بند بنا دیا ہی اس مل کی درون کی ہا
 ایک کنواں بنا کر چھ وہ کنواں اب بنیں ہا کنواں میں آٹا لگا کر کرانی جمع
 کرتی ہیں اور اسکو تھرک سمجھتی ہیں ہا یہ ونگو ہلاتی ہیں اور بچوں کی تھلنوں
 پانی بہر کر اور سرس کی تھی رکھ کبر دور دور لیجانی میں کاکٹ کی مہینہ میں
 دہوالی کی قریب ہفتہ اور اتوار اور منگل کی دن ہر ہجوم ہونا ہی ہا زون مر
 اور بھی بنانی کو اتنی ہیں تاکہ اسب جن اور بہت اور جادوسی محفوظ رہیں
 کہتی ہیں کہ یہاں حضرت روشن چراغ ملی نی وضو کیا تھا او کے
 سبتان کی پانی کو بزرگ جانتی ہیں دہوالی کی دنوین ہا بن پانے

چوٹی سی شلیا چہ کی کو کجی ہی

لمبر ۲۵ درگاہ شیخ صلاح الدین

حضرت شیخ صلاح الدین سلطان محمد عادل تغلق شاہ کی وقت میں تھی اور آپ
 مریدین شیخ صدر الدین کے محمد تغلق شاہ کو ہمیشہ سخت جواب دیتی تھے
 جب آپکا انتقال ہوا تو موضع کبر کی کی متصل دفن کیا یقین ہے کہ شاہ
 جبریل علیؑ عیسو فیروز شاہ کی وقت میں یہ درگاہ بنی اپنی فرار پر
 کسند ہے اور او کے چاروں طرف جالیان ہیں او کے پاس ہے
 بڑی مسجد تھی اب اکثر حکمہ سی کر پڑی ہے او کے پاس محل خانہ کا

اخبار الاخبار

۲

۳۳
والان ی اور چوٹی سی کسبندین اور قبرین ہیں اٹھائیسویں صفر کو ہر سال
عرس موتا تہا پچھڑی قوف ہو گیا ہے

لمبر ۲۶ مسجد در کاہ حضرت نظام الدین

یہ مسجد کتاہون میں جماعت خانہ کر کر لکھا ہی حضرت نظام الدین کی دکان ہے
اس مسجد کو فیروز شاہ بادشاہ فی قریب ششہ ہجری طانی ۷۳۲ھ عیسوی ۱۳۳۰ء
خود فیروز شاہ لکھتا ہے یہ جماعت خانہ فی سرسبی مینی بنایا پہلی بیان نہ تھا
نات ہوتا ہے کہ خادمین جو اس مسجد کا پہلی سے ہونا مشہور ہے غلط ہے
مسجد بہت نادری اس مسجد کا بچکا درجہ بزرگتک سنج کا ہی اور جو درجہ
فطر کا کسبند ہے اویسے بچھن ہوئی کا کٹورہ لکھتا ہے بائون فی سہن کو لیان
تین کٹورہ تانہن و درجہ اس بڑی درجہ کی ادھر ادھر ہیں اور ان کی جیت
دود و برج ہیں کہ ساری مسجد کی پانچ برج ہوئی مسجد کی درون کی پٹائی
لغضیہ جہ نسخ خط اور بعضی جگہ کو فی خط میں آیات قرانی کند ہیں کرا پنج ہیں
بانہر کی دیوار رحمن کی سن ہوڑی ان ہوئی ہوئی کہ کسی شخص فی خدمت
نظام الدین کی انتقال کی تاریخ کہو دی ہی مار پیل کی کہو دی ہوئی نہیں ہے

تاریخ

نظام دو کئی شہ ما وطن . سراج و عالم شہ لہقین
پوتا پنج فوشس بستم ز غیب ندا داد ہاتف شہناہ دین

مسجد جامع فیروزپور

لمبر ۲۷

فیروز شاہ نے اپنی کوتلہ میں قریب ششہ ہجری مطابق ۱۲۹۲ء میں مسجد
 بنی چنانچہ اب تک یہ مسجد توئی ہوئی لائبہ کی ماس موجود ہے اس مسجد کا کتبہ
 تھا اور اسکے اٹھون طرف بادشاہ نے تاریخ فتوحات فیروز شاہی
 خلاصہ جو اس بادشاہ نے خود اپنی حالات میں تصنیف کی تھی تہمین
 لگا دیا تھا اور اس میں خلاصہ اولیٰ حکامات کا تھا جو اس بادشاہ نے دربار
 اور دربار مکرئی سیاست بدنی اور لہجی خراج اور آسائش رعایا میں
 جاری کئی تھی لیکن اس کتبہ کا اب نشان ہی نہیں رہا توئی ہوئی پھر
 کہیں نہیں ملتی مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتبہ جانیگیر بادشاہ کی مانہ ملک
 پھر معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں لکھا گیا ہے مگر مطابق ۱۳۹۸ء عیسوی میں جب تیمور
 دلی کو فتح کیا تو اسی مسجد میں تیمور کی نام کا خطبہ پڑھا کیا

کوشک انور یا مہنڈان

لمبر ۲۸

یہ ایک کتبہ عمارت ہی کوتلہ فیروز شاہ کی سامنی جلیانہ کی ماس اگرچہ کچھ
 کچھ معلوم نہیں مگر کیا بوغن اسکا نام کوشک انور لکھا ہے اسکے نام ہی میں
 پڑتا ہے کہ کسی بادشاہ کی بنائی ہوئی ہے کیونکہ اس طرح کی نام اوس زمانہ میں
 بادشاہی عمارتوں کی ہوتی تھی اور اس موقع پر یہ عمارت محاذی کوتلہ
 واقع ہے اس فرینہ ہی تصور ہوتا ہے کہ فیروز شاہ کی بنائی ہوئی ہے پھر

جب نہیں کہ قریب ششہ جمری مطابق ششہ عیسوی ہوں ہندوستان میں
 رواج ہو کیا ہی کہ برسوں دن بڑی پسیر کے نیاز میں کاغذ کی برجی جو
 ہندی کہتی ہیں بنگا اور ایکے چاروں طرف روشنی کرتی ہیں باتو
 اس سبب سے کہ اس عمارت کی صورت اسی طرح کی ہی اور اس سبب سے
 کہ خاص اوی دن کی روشنی کو بنی تھی ہندیاں کا نام مشہور ہو گیا ہے
 بہر حال ایکے دونوں ناموں کی ثابت ہی کہ یہ عمارت روشنی کرتی ہے
 لی بنی ہی یہ مکان نئی قطعہ کا ہی ایکے نجی درہ لاد کر سہی ہی اور پھر
 اوپر پانچ برج بنائی ہیں چاروں کو ٹون پر اور ایک چیمین جو ان کے
 قطعہ ہی بہت خوبصورت ہی مگر اب یہ مکان بہت شکستہ ہو گیا ہے
 جو کہ نری چونہ اور تہری بنا ہوا تھا وسطی بالکل کر پڑا ہی دو ایک جانب
 رہہ لگی ہیں

بولی ہنیا رکی کا محل

لمبر ۲۹

میرہ ایک بند ہی شہر شاہجان آباد کی یا ہر توڑی فاصلہ رد کاہ حسین
 رسول نام کی پاس غالب ہی کہ یہ بند فیروز شاہ کا اوس زمانہ کا بنا ہوا
 جس زمانہ میں کہ اوسے کو سنگ سنگار بنا یا یعنی ششہ جمری مطابق
 کا اور اس پر ایک مکان چوٹا سا بہت بد قطع بنا ہوا اور مکان کا بیچ
 ہی مشہور ہے کہ کسی زمانہ میں نو علیخان شہی اسمکان میں رہتی تھی جسی بولی

محل شہر ہو گیا ہی یہ بند بہت خوب بنا ہوا ہی اور اس تک بھر ہو رہی ہے
 نقصان کی اور کچھ نہیں بکرا اسی بند پر ہر سال اساؤ کی منی میں پورے گائے کو
 پون پچھایا کا میلہ ہوتا اور برمن جا کر اس مسجد میں ایک چمبہ کھڑی کر کر ہوا
 دیکھتی ہیں اور اس ہی موسم کی پہلائی برائی کا حال بنانی ہیں اور ان
 بیان بڑا میلہ اکٹھا ہوتا ہے

لمبر ۳۰ کالی مسجد کوئلہ نظام الدین

منصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہ مسجد خانبھان فیرو شاہی کی بنا ہے
 ہوئی ہی اس نے ششمہ ہجری مطابق شمسوین بنائی قطع اس مسجد کی ایسی ہی
 کالی مسجد اور یکم پور وغیرہ مسجدوں کی ہی چونہ اور پوری یہ مسجد ہی اور
 دروازہ پر کتبہ سال بنا کندہ ہی

دیکھو کتبہ لمبر

لمبر ۳۱ درگاہ حضرت حسن غدہلی

یہ درگاہ حضرت نصیر الدین حسن غدہلی کی بہت نامی ہی انتقال ایک اٹھارہ
 رمضان ششمہ ہجری مطابق شمسوین جمعہ کی دن ہوئے مگر یہ عمارت فیرو شاہ
 بادشاہ فی ششمہ ہجری مطابق شمسوین بنائی ہی گاہ کی کتبہ بارہ در
 اور سنگ خارا کی ستون لگی ہوئی ہیں سب دروازہ نہیں سنگسج
 جالیان میں جنوب کے ایک میں دروازہ ہے کتبہ جو نہ تھری بنائی اور اوپر
 شہر کلس ہے اور کتبہ کے اندر شہر کٹورہ لکھا ہی سنگین چمبہ

نواب محمد خان فی سال میں بنوادی اور میرزا غلام حیدر فی کتبہ کردارہ
 بنوائی تھی کہ وہ کرپڑی درگاہ کی صحن میں کتبہ نہیں ایک میں حضرت
 فرید کتبہ کی پوتی کی قبر ہی اور دوسرے میں محمد و مبین الدین کی قبر ہے
 جو آپ کی بہانچی اور خلیفہ نبی اویس کے پاس محمد و ممال الدین کی قبر ہی ہوگی
 فخر الدین صاحب کے بیرون میں ہیں اور اسی مقام پر نواب فیض طلب خان
 کی قبر ہی درگاہ کی پاس ایک مسجد ہے فتح سیکر کے عہد کی اس کا کادور
 ہی کتبہ نما ہی اور اوس پر فیروز شاہ کی نام کا کتبہ لکھا ہوا ہے ۳۲ مسجد بھر
 ۳۹ عیسوی محمد شاہ بادشاہ فی اس کا ذکی کرد پونی چار لاکھ روپے
 خرچ کر کر شہر بناہ بنوادی ہی اور اوس میں چار دروازہ اور ایک کھڑکی ہے

دیکھو کتبہ لمبر

لمبر ۳۲ قدم شریف یا مقبرہ فتح خان

یہ درگاہ بہت نامی اور حقیقت یہ مقبرہ ہی شاہزادہ فتح خان فیروز شاہ
 جگہ ۳۲ عیسوی شاہزادہ فتح خان فی انتقال کیا تو اس کے
 لاش بیان ہوئی اور فیروز شاہ فی اویس کے کرد مکانات اور مدرسہ
 بنائی اور چار دیواری کے پاس ایک بہت بڑا حوض بنوایا کہ ایک ہوجے
 ضباب پھیر خد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک معجزہ ہوا تاکہ اویس کے
 تہر نقش قدم پڑی تھی چنانچہ اکثر کتابت میں یہ مذکور ہی مشورے کہ انہیں
 نقش قدم کی تہر و نمین کا ایک تہر فیروز شاہ کی عہد آیا اور اویس نے وہ

قصیدہ بزمیہ

۳۸ بطور تبرک اپنی بیٹی کی قبر پر لگا دیا اور اسی سبب سے یہ مقبرہ قدم شریف کے نام سے مشہور ہوا اس قبر پر حوض بنا دیا بی اور اویس کے کمر و سنگ مرمر کثیر الگایا بی اور سین پانی بہرتی ہیں اور شمس قدم کو دھو کر پانچا تبرک لی جاتی ہیں اور زبان حال سے شعر پڑھتی ہیں شعر اسی خضر دل سے ہے
پئی سی نجات ہی پانی قدم شریف کا احیات ہے بارہویں ریح
الاول کو ہر سال بہان بہت ٹرا میلہ ہوتا تھا خلف سبع ہوتی ہی ریزہ
ملکاتی میں اور دروازہ اکی دہال کرتی ہیں

لمبر ۳۳ مسجد چوراہینہ قدم شریف

یہ مسجد فیروز شاہ کی وقت کی بنی ہوئی ہے اور طبع اسکی ایسی ہی ہے
جیسے خانجہان کی بنائی ہوئی مسجدین ہیں کمر خیال میں آتا ہی کہنے
فیروز شاہ نے یہ مقبرہ بنایا یعنی قرب تائبہ بحری مطابق ۱۲۴۰ عیسوی
آپ یہ مسجد بنی تھی یہ مسجد چونہ اور تہری برجوں دار نہایت حکم ہی ہو
ہی اور چوراہینہ قدم شریف کی مسجد کے نام سے مشہور ہے

لمبر ۳۴ درگاہ حضرت سید محمود بھار

یہ درگاہ سرحہ موضع کیلو کٹری میں واقع ہے اور اگرچہ بیان کوئی عمدہ
نہیں مگر یہ درگاہ بہت تبرک مانی جاتی ہے حضرت سید محمود بھار
عالم اور بہت بڑی ملی تھی حضرت سید ناصر الدین سونی پی کی اولاد میں

۳۹
 شہ جہڑی مطابق شہ عیسو کو اپکا انتقال ہوا مشہور ہے کہ آپکی دعائی ایک
 جی اوٹا تھا اس سبب محی العظام اور راجہ ہار کوڑا چکا لقب ہو گیا ہے
 ستائیسویں صفر کو ہر رخصتیاں اس ہوتا ہے

۳۵ لہر کالی مسجد یا کلان مسجد

فیروز شاہ کی وقت میں جب شہر فیروز آباد بنا ہوا تھا اس کے ایک محلہ میں
 خانجہان فی شہ جہڑی مطابق شہ عیسو کے یہ مسجد بنائی گئی تھی جب وہ شہر آباد
 ہوا اور شاہجہان فی یہ شہر بسایا تو یہ مسجد شہر میں اکی اس مسجد کو بہت
 کرسی دیکر بنایا یہ کہ تیس سیڑھیاں چڑھ کر مسجد میں جاتی ہیں اندر سے
 نہ کہا بنا یا ہی اور ہر کعبہ میں پانچ پانچ درہین اور اس کی چیت پر لد او کی
 جوتی چوٹی کسبند بنائی ہیں اور اس کے دروازہ پر کتبہ ہے دیکھو کتبہ لہر ۳۵

۳۶ لہر مسجد بیکم پور

یہ مسجد بھی منجملہ اونہی مسجدوں کی ہے جسکو خانجہان فیروز شاہی فی شہ جہڑی
 مطابق شہ عیسو کے بنایا تھا یہ مسجد نری چونہ اور تہر کی سی قطع اسکی مر
 بہدی بالکل پتھانوں کی وقت کی ہی مگر القبتہ مستحکم خوب ہے اسکی قطع او
 کڑکی کی مسجد کی قطع بہت قریب قریب معلوم ہوتی ہے

۳۷ لہر مسجد کالوسہ

متصل مسجد بیکم پور کے ایک اور مسجد بھی خانجہان فیروز شاہی کی بنائی ہوئی ہے

یہ مسجد ہی چونہ اور تیرہ سیر برجون اربنی ہوئی ہی اور حکم یہ سب مسجد بن
خانجہان کی طرف سے یہ زمانہ میں بنائی ہیں اس واسطے اسکی سال بنا ہی ہے
۱۱۸۸ھ کے مقرر مطاف شائع تصور کی جاتی ہی اس مسجد کی ضلع شمالی جنوبی
مہندم ہو گئی ہیں اور اب مہندار اس میں رہتی ہیں

لمبر ۳۸ مسجد کبر کی

موضع کبر کی میں بہت پہلے کی ہیں مسجد سے قریب ۱۱۸۸ھ مطاف شائع
فیروز شاہ کی وقت میں خانجہان کی یہ مسجد بنائی ہی اب اس مسجد میں
زمیندار رہتے ہیں یہ مسجد چوکھوٹی ہی اور چاروں طرف مربع کی ضلع ہو گئی
بچھن ایک ایک مربع بطور تاج کی نکالا ہی میں طرف تو دروازہ ہیں اور
قبیلہ کے طرف سے بند ہی نام مسجد میں بہت سے ستون لگائی ہیں ایک ایک
چاروں تاج کی مربعوں سے اور مسجد کی چیت پر نو جگہ ملی ہوئی نو نو
ہیں ہر برج کی تلی چار چار ستون ہیں مسجد کی صحن میں چار چوک چوک
ہیں اس قطع کی مسجد اس فواح میں کہیں نہیں ہی ملا دروم کی مسجد
قطع معلوم ہوتی ہے

لمبر ۳۹ مقبرہ فیروز شاہ

یہ مقبرہ حوض خاص کی کنارہ واقع ہی جبکہ ۱۱۸۸ھ مطاف شائع ہے
فیروز شاہ کا انتقال ہوا تو اس مقام پر دفن کیا میری را کہ میں یہ مقبرہ
نام

۴۱
 ناصر الدین محمد شاہ کی وقت میں ۹۲۸ھ ہجری مطابق ۱۵۱۹ء عیسوی کے بنائی یہ مقبرہ
 بالکل چوڑے اور پتھر سے بنا ہوا ہے اسکی پیشانی پر چوڑے کی حرفوں کی کتبہ ہے دیکھو کتبہ نمبر ۳
 مگر اکثر حرف جھڑکئی ہیں ایسی حکیمہ اور پتھر چوڑی چوڑی برج بنی ہوئی ہیں
 اور ناصر الدین محمد شاہ اور علاؤ الدین سکندر شاہ کی مہین قبریں دور
 چوڑا سا برج شہاب الدین تاج خان اور سلطان ابو سعید کاہی اور اوپر
 کتبہ لگا ہوا ہے دیکھو کتبہ نمبر ۴

نمبر ۴۲ خضر کی کنٹی

دریا کی کنارہ موضع اوکھلہ کی سرحد میں خضر خان کا یہ مقبرہ ۹۲۸ھ ہجری
 مطابق ۱۵۱۹ء عیسوی میں ابو الفتح مبارک شاہ اویس کے بیٹی کی یہ مقبرہ بنایا
 یہ مقبرہ کچھ اچھا نہیں ہے صرف ایک کسند تھا کہ وہ گڑبڑ سی فصل
 کا ایک برج ماقی رہ گیا ہے البتہ دریا کی مٹی اور کشتیوں کی چٹنے
 سے ایک کیفت ہے

نمبر ۴۱ سہارن پور کوٹلہ

یہ مقبرہ موضع سہارن پور میں شاہجہان آباد کی مین چار کوس جنوب
 واقع ہے جبکہ معز الدین ابو الفتح مبارک شاہ ۹۳۸ھ ہجری مطابق ۱۵۲۸ء
 عیسوی میں مراٹ نہیہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ ہی بہت خوش قطعہ ہے
 خاراہی بنا ہوا ہے اور سنگ خارا ایسی خوبصورتی سے لکایا ہے

۴۲ کہ دیکھنی سی علاقہ رکھتا ہی بعضی لوگ یوں خیال کرتی ہیں کہ اس بادشاہ نے
شہر مبارک آبادی استقام پر آباد کرنا چاہتا مگر یہ بات صحیح نہیں
بلکہ اس بادشاہ نے موضع مبارک پور ریتی میں شہر مبارک آباد کرنا چاہا
مقبرہ محمد شاہ

لمبر ۴۲ منصور کے مقبرہ کی سامنی سو اد موضع خیر پور میں یہ مقبرہ ہی سلطان
محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان کا جو سلطان معز الدین ابوالفتح مبارک
بن خضر خان کی بعد تخت پر بیٹھا جبکہ ۴۴۹ھ مطابق ۱۳۴۷ء عیسوی
اس بادشاہ کا انتقال ہوا تو یہاں دفن کیا اور یہ مقبرہ اس کے
علاء الدین عالم شاہ نے بنایا یہ مقبرہ نرا چونہ اور تہر کا بنا ہوا لیکن
ایکے بہت نفیس ہی اندر کا مکان اور باہر کی غلام کردش اور دیگر
برجیان بہت خوبصورتی سے بنائی ہیں

لمبر ۴۳ مقبرہ سلطان بہلول لودی
جبکہ سلطان بہلول لودی موضع ہڈاؤلی نواح سکیٹ میں ۴۹۲ھ
مطابق ۴۸۸ء عیسوی کے نقش کو استقام پر حضرت روشن علی
کی درگاہ کی پاس لاکر دفن کیا اور سلطان سکندر اوس کے
یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ عجیب قطع کا بنا ہوا ہی نجی تو بارہ درہن اور
پانچ برج ہیئت مجموعی مقبرہ کی بہت خوبصورتی استقام پر اور

۴۴
قبرستان بن کیا ہی اور شک کے مجھ میں قبر بنی ہوئی ہیں یہاں سے
روشن چراغ دہلی کی درگاہ کی فصیل جو محمد شاہ فی بنا لی ہی اور ایک دوا
فصیل کا بہت خوشنمائی سی کہا لی دیتا ہے

لمبر ۴۴ پنج برجہ زمرہ پور
زمرہ پور ایک کانوہی شاہجان آباد چھ میل جانب جنوب پہاڑ کا نوکا
نام کنج سر ہے تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان بھول کی وقت میں
زمرہ خان کی جاگیر میں صاحب کے زمرہ پور نام پڑا اس کانوہی مرد کا
قبرستان ہی اور قبروں پر چوٹی چوٹی اور بڑی بڑی برج ستون اور
بنی ہوئی ہیں عمارت دیکھنی سی کچھ شک نہیں تھا کہ یہ عمارت سلطان
کی وقت کی ہی اسی ہے اس قبرستان کی بنا ہی تھنا پندرہویں
سوی قریب ۹۴۲ھ سحر مطابق ۱۵۳۵ء کے خیال کی گئی ہے

لمبر ۴۵ بستی باؤریہ

یہ پتھر ہی قریب درگاہ حضرت نظام الدین کی سلطان سکھ بھول کے
وقت میں بستی خواجہ سرا تھا اوسنے اپنا مقبرہ قریب ۹۴۲ھ ہجری مطابق
۱۵۴۴ء عیسوی بنا یا انتہام پر ایک باولی بہت فصیل ہے اوس میں چلی اور پڑا
بنی ہوئی ہی جانب جنوب باولی کی ایک مسجد ہے اور اوس پر چوٹ کے
نسبت کاری میں آیات قرآنی کندہ ہیں مسجد کی تعلیم بائیں طرف دروازہ

اور اوس پر ہی برج بنا ہوا ہے اوس میں دروازہ لی ماسی قبر کا کتبہ ہے پہلے
 بہت اونچا سو ترہ بنا کر اوس میں کمری کی طور پر کھربجائی مین اور اوس پر
 بنائی ہی اور قبر پر ہی برج معہ لہ اور ستون کی سنگدستہ رکھا
 نشتر بنا ہوا ہے چوڑی بہت خوبصورت ہی اوس کے چاروں گوشوں پر
 خوشنمائی کی بنی چار برجیاں بنائی تھیں اور مین کی تین برجیاں قائم ہیں اور
 ایک تخت لگی ہی

لمبر ۴۶ موبہتہ کی مسجد

سبارک پور کوٹہ سی تھوڑی دورا کی یہ مسجد اور اوس کے ساتھ کا ایک کنوا
 مکر یہ مسجد بہت نامی اور نہایت خوشنما چوڑی اور تہہ کی ہی دروازہ
 مسجد سی ہی اچھا بنا ہوا تبا سنگ مرمرن امانت توانی کندہ نہیں کرا
 بالکل شکستہ اور خراب ہو گیا ہی شہور ہے کہ کسی شخص نے رات طی میں
 پر سی موٹہ کا دانہ اوتھایا تھا اوس نے کو بویا جو اوس میں خوشہ لگا
 برس پہر بکو بویا بیان کہتے کہ چند سال میں بہت روٹنی موٹہ ہو
 اوس کی یہ مسجد بنی اور اسی سبب یہ موٹہ کی مسجد مشہور ہے کنوین
 ایک کتبہ سنگ سرخ کی تہہ پر ہی اوس کے اکثر حرف شور لکھی سی جہر
 میں جس قدر کہ باقی ہیں اونی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اور کنواں سلطان
 بن سلطان ہلول کی وقت میں یعنی تخمیناً ۹۴۰ھ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء
 مقرر

کتبہ لمبر ۲۵

مقبرہ لکڑ خان

لمبر ۴۲

موشخ زفر کی پاپس رای پورا ایک کانوی اوکے سرحد میں یہ مقبرہ ہے
 لکڑ خان سلطان بول لودھی کی وقت کے امیرون میں سی سی اوکایہ
 مقبرہ ہی اور اسی وسطے کے بنا تخمیناً ۹۲۹ھ ہجری مطابق ۱۵۱۲ء عیسوی
 کی گئی سی یہ مقبرہ نہایت عباد چوڑے تیر کا بنا ہوا ہے مگر اسکے اندر کی قبر
 اتنی اونچی بنائی سی کہ اگر آدمی اسکے پیس کھڑا ہو کر ہاتھ اونچا کری
 ہی اونکیاں قبر کی سیہ شکستہ بن پونہنیں ہی مقبرہ کی پاس ایک تختہ
 کی برجی اور ہی اور او میں ہی کیے مقبرہ ہی شاید کہ انہی کی خاندان
 سی کیے ہوئی

تربہ

لمبر ۴۸

موشخ کی سبد کی پاپس میں برج برابر برہین معلوم ہوئی کہ یہ کے
 مقبرہ ہیں مگر اس میں کہ شک نہیں کہ سلطان سکندر کی عہد کی تعمیر
 ۹۲۹ھ ہجری مطابق ۱۵۱۲ء عیسوی ہوئی ہیں یہ مینون مقبرہ حوالہ ور
 ہی ہوئی ہیں پہلا مقبرہ اور مقبروں ہی اچھا بنا ہوا ہے اور کہیں کہیں
 او میں شکستہ ہی لگا ہوا ہے

راجوان کی باہین

لمبر ۴۹

نواح قطب صاحب میں کوٹھی دلکشا سی توڑی ور پر یہ یہ باولی

۹۳۲ء ہجری مطابق ۱۵۲۰ء عیسوی کے بکھڑے شاہ کی وقت میں دولت خان نے
 بنایا ساخت اس بولی کی بہت اچھی ہی سیہ پاؤں تکہ چونہ تہر کی
 اور ایک سب جگہ سی ثابت ہی کے پاس ایک مسجد اور لوگ
 صحن میں کتبہ تہر کی ستون کھڑی کرکے اور سپر برجی بنائی ہی
 زمانہ میں اس بولی کی مکانات میں راجہ ابسی ہی جسے راجون
 بامین مشہور ہے اس بولی کی برج کی پٹانی پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے

دیکھو کتبہ نمبر ۲

لمبر ۵۵ مقررہ سلطان بکھڑے بھول

موضع خبر پور کی ماسجید بکھڑے سلطان بھول او دی کا یہ بکھڑے
 ۹۳۳ء ہجری مطابق ۱۵۲۱ء عیسوی کے سلطان ابراہیم او کے بیٹی فی بنایا
 اگرچہ بکھڑے نری چونہ اور تہر کا ہی الا اندر کا درجہ اور باہر کی غلام کرکے
 اور اوپر کی برجیان بہت خوشمائی ہی کہا ہی دیتی ہیں

لمبر ۵۶ در کاہ شیخ یوسف قتال

انبار لاہور کی ماسجید کے پاس در کاہ ہی شیخ یوسف قتال کی جو مرید ہیں
 جلال الدین لاہوری کی ۹۳۳ء ہجری مطابق ۱۵۲۱ء عیسوی کے اچھا اسقال ہوا
 دیکھو کتبہ نمبر ۲ شیخ علاؤ الدین حضرت شیخ فرید شکر کنج کی نو اسے یہ مکانات
 یہ در کاہ سنکسنج کی بنی ہوئی ہی چاروں طرف کی جالیان ہے
 سنگین میں برج چونہ کا ہی اور او کے حاشیہ پر چینی کا کام بنا ہوا

اور

در کما و مولانا جامی

041

اخبار الاخيار

مسجد و رکاوہ والا ناچالی

بر

انجیل الانبیاء

نیل چتری

لمبر ۵۲

سب سے کہ وہ کی بھی درباری کنارہ کمبود کی کہات پر ایک چوٹی سی بارہ دیکھ
 بنگلہ نما اور اس چتری کی گانیدہ رنگ میں کام کیا تو اس سب سے
 نوٹ کیا اور اس کی چتری کتی میں ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے مطابق بادشاہ نے
 دربار کی سید و کمبھی کو یہ چتری بنائی اگرچہ سندھ اس چتری کو پانڈوئی و
 تانی میں اور کو یہ بات صحیح ہو مگر اتنی بات مسلم ہی اس چتری پر جو صنی کا
 کی تین لگی ہوئی ہیں وہ اور کسی سندھ و ٹمکی حکیم سی او کہا مگر اس میں لکائی ہیں
 اون ایٹھ مین مو تین شکستہ اور رستم خوردہ موجود ہیں اور مورتو ٹمکی میں
 ہو جانی سی کہ کسکا سری وہ کیا ہی کسکا دھری باقی سی اور بل پون کے
 انتظام کی اولٹ پٹ ہوئی سی صاف ثابت ہے کہ یہ آئین اور حکیم سے
 اندر سے ملتا اور کمار کر بیان لکائی ہیں نہ وہی تاریخ موجب راجہ جیسترنی اس
 حکایت بنا کچھ عجیب نہیں کہ سندھ و ٹمکی میں جس حکایت پر کسی مقام کو اس
 حکایت کی حکیم تصور کر کر چتری بنادی ہو اور سہا یون کی عہد میں ہی چتری
 نوٹ کر یہ چتری بنی ہو ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے مطابق بادشاہ
 بارادہ جانی کشمیر کے دلی میں پونجا تو اس نے ایک کتبہ آئین لکھا و
 اور جب ۱۲۹۰ء بھری مطابقت ۱۲۹۲ء عیسوی کے وہاں سی ہر اتود و سر الکباد
 لمبر ۵۳ در کجاہ امام ضامن یعنی مہر سہ بن پائی منار

نوٹ کیا

انداز سے ملتا

دیکھو کتبہ ۱۲۹۰

دیکھو کتبہ ۱۲۹۰

لاٹھ

لاٹھ کی چوڑی دروازہ کی باپس یہ ایک مقبرہ ہی امام محمد علیؑ کا
 جنگو حسین باپس منار بھی کہنی بہن یہ بزرگ شہد مقدس طوس سی سلطان
 سکندر کی وقت میں دلی میں آئی اور اسی مقام پر سکونت اختیار کی
 اور یہ مقبرہ اپنی سامانی آپ بنایا جسے ۱۲۲۲ھ ہجری مطابق ۱۸۰۷ء میں
 انکا انتقال ہوا تو بموجب وصیت کی اسی مقبرہ میں دفن ہوئی قطعاً
 مقبرہ کی بہت اچھی ہی برج ہی خوشنما ہی اندر سنسکرم و کافر سے
 اور دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

در ۱۰۰۰

لمبر ۵۶ در کا و حضرت قطب الدین

یہ در کا حضرت قطب الدین قطب الدین خجندیہ کا کی حیدر
 علیہ کی ایکا انتقال شب دوشنبہ چودھویں ریح الاول ۱۲۲۲ھ ہجری
 ۱۲۲۶ء عیسوی اور تمام برید فون ہوئی مگر بیان کہہ بارت نہی
 ہجری مطابق ۱۲۲۶ء عیسوی شیر شاہ کی وقت میں خلیل اللہ خان نے
 ایک چار دیواری بنوائی تھی کہ وہ چار دیواری اب نہیں رہی
 ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۴۰ء عیسوی اسلام شاہ کی وقت میں بنایا
 ہی ایک دروازہ اس در کا ہ میں بنا یا کہ اسکی تاریخ بنا در کا
 بعد کے ۱۹۰۷ء ہجری مطابق ۱۸۹۰ء عیسوی شاہ کر خان نے بنایا کہ
 وقت میں ایک دروازہ جانب غرب بنایا کہ اب تک موجود ہے

اور ۳۰ سحر طاقی ۱۰۰۰ عیسوی کے فرج سیر نے اپنی مزار کی گردنک مرمر کے
بہت نفیس حالیاں بنوا دیں اور سنک مرمر کی دروازہ بہت لطیف بنوائے
دیکھو نمبر ۲۲ اور اون وارون پر کتبی لکائی

لمبر ۵ مسجد ملکہ کہنہ

تاج مزار اہل بیت جبکہ شہزادہ بادشاہ ہوا تو اس نے ۹۴۸ھ میں سحر طاقی ۱۰۰۰ عیسوی کے
پرانی قلعہ کی اندر شمالی دیوار کی متصل بنایا اس زمانہ کی عمارتوں میں یہ مسجد
خوبصورت عمارت ہے اندر سے اور ساری و کار سنک سحر کے بنی ہوئے
اور کہیں کہیں بنائے خوشنمائی سے سنک مرمر ہی لگایا ہے ہر جگہ قرآن
اتین نسخ اور کوئی خط نہیں کند بہن ہر ہر محراب کو شہ اور کونہ بہت تحفہ
منبت کاری اور بہت خوب بچکاری کی ہوئی ہے اسکی ساخت قابل
دیکھنی کی ہے لہذا اس مسجد کا نہایت عمدہ ہے سنک سحر کے تہیروں کو
چوٹا چوٹا سرش کمر بہت خوبصورتی اور دانائی اور استاد ہی سے
خوبصورت اور مضبوط لدا لدا ہے کہ دیکھنی سے تعلق رکھتا ہے اس لدا میں
ہر جگہ بہت تحفہ منبت کاری بنائی ہے اس کے صحن میں ایک بہت خوبصورت
سولہ پہلو کا حوض ہے مگر اب بی مرمت کی سبب بالکل خراب ہو گیا
اس مسجد کی دیواروں کے آثار بہت چوڑی ہیں اور آثار رومین جہت پر
چرخی کا رتبہ اور طرح طرح کی شبن نکالی ہیں اس مسجد کی جہت پر ایک
کھنڈ

۵۱
کسبناہ تک موجود ہے اور ادھر او دھر مسجد کے دو چتریاں تھیں کہ قوت
کئی ہیں اس مسجد کو اکبر نامہ میں جامع مسجد کر کر لکھا ہی شاید ہمایون کو قوت میں ہے
جامع مسجد تھر کئی ہو اس مسجد پر کہیں تاریخ کا کتبہ نہیں ہی الا مسجد کی نطق
کی دہائیں بائیں طاقونین چند شعر کندہ ہیں

دیکھو کتبہ لبر ۳۲

لبر ۵۸ شیر منڈل

اسی پرانی قلعہ میں شیر شاہ نے ۹۲۴ھ ہجری مطابق ۱۵۱۳ء عیسوی کے مسجد کے
پاس بہت بلند تہ منری ایک عمارت بنائی اور شیر منڈل اور سکنا نام رکھا
کہ اب تک اسی نام سے مشہور ہے یہ عمارت تمام منڈل سے بھی بڑی ہے
پہلے اور دوسرے درجہ کی چون چمن ایک کمرہ لائی اور چاروں طرف
بتلی غلام کر دس ہے اور دیوار میں سی اور پر کو زینہ چڑھایا ہے اور تہ
درجہ پر ایک برجی بنائی ہے بجز سیر کے اور کچھ اس عمارت سے فائدہ معلوم
نہیں ہوتا جبکہ ہمایون بادشاہ دوبارہ دلی میں بادشاہ ہو تو اس مکان
کے کتب خانہ رکھا تھا ۹۲۴ھ ہجری مطابق ۱۵۱۳ء عیسوی کے شام کو قوت ہمایون
بادشاہ اس کتب خانہ میں آئے اور اسی ذات احتمال تھا کہ زہر چلو
کری اور سکود لکھنا چاہا جب وہاں سے اوترنی لگی تو زینہ سے
نہایت پیچھے پڑے پٹون پھل گیا اور بادشاہ نہی کر پڑے کن پٹون
بہت چوٹ آئی اور چند روز بعد فری کے میرزا ہدایت اللہ خان نے

اکبر نامہ

اپنی تاریخ میں اس عمارت کو ہمایون بادشاہ کی بنائی ہوئی خیال کیا ہے
یہ صحیح نہیں ہے

لمبرہ ۵ مسجد و مقبرہ خیر پور

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ یہ مقبرہ اور مسجد تہاؤن کی وقت کی ہی اور تھما
شہ جہری مطابق ۱۵۴۲ء عیسوی کے بغی قرب قرب زمانہ شیر شاہ کی بنی
ہوئی ہی اگرچہ اسکے بنائی والی کا نام تحقیق نہیں ہوا لیکن اس میں کچھ شک
رہا کہ تہاؤن کی وقت کی کسی امیر کا جسے نام پر یہ کانا آبادی یہ مقبرہ
اور اوسکے یہ مسجد بنائی ہوئی ہی اگرچہ یہ مسجد چونہ اور تہری بنی گئی
مگر اسکے خوش قطع ہوئی میں کلام نہیں اس مسجد میں جو نہ کاری کی
تحفہ منت کاری کی ہوئی ہی اور شانی میں جو نہ کاری ایات قرآنی
کھدی ہوئی ہیں ایسی خوش قطع مسجد تہاؤن کی وقت کی بہت کم
دیکھنی میں آئی ہے

لمبرہ ۶ کہاری باؤلی

پہلے اسمقام پر عمار الملک ف خواجه عبداللہ نے اسلام شاہ کی وقت میں
۱۵۴۲ء جہری مطابق ۱۵۴۲ء عیسوی کے ایک کنواں بنایا تھا چہ برس بعد یعنی
جہری مطابق ۱۵۴۵ء عیسوی کے اوس کنوے کی باؤلی بنا دی جب شاہجہان
شہر بنایا تو یہ باؤلی ہی شہر میں آگئی اب یہاں بہت لوگوں نے
ملا

مکان غالبی ہیں اور یہ ہی ایک محلہ ہو گیا ہی اور یہ کتبہ اس باؤلی کی ہیں دیکھو کتبہ نمبر ۴۱

مقبرہ عیسیٰ خان

عرب سر کی پسن ایک چار دیواری ہے اور سکو عیسیٰ خان کا کتبہ کہتی ہیں اس کتبہ میں یہ مقبرہ ہی اس مقبرہ کو عیسیٰ خان نے جو اسلام شاہ کی عہد کے بڑے نامی سردار تھے سی ہیں ۱۰۲۷ھ ہجری مطابق ۱۶۱۸ء عیسوی۔ اپنی جتنی جی بنایا مقبرہ کے اندر کتبہ لگا ہوا ہے پٹانوں کی وقت کی عمارتوں میں یہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہے عجمی برجیہ اور چاروں طرف غلام کر دے سنک خارا اور چونہ سی بہت خوبصورت بنائی ہے اس مقبرہ میں کنواستی ہیں اس نقش عمارت کو خراب کرتی جاتی ہیں

مقبرہ عیسیٰ خان

یہ مقبرہ عیسیٰ خان کی مقبرہ کی پسن ہے اور اس مسجد کو ہی عیسیٰ خان نے ۱۰۲۷ھ ہجری مطابق ۱۶۱۸ء عیسوی۔ اسلام شاہ کی وقت میں مقبرہ کے ساتھ ہی مسجد نری چونہ اور تپری بھی بنائی ہے اور محرابوں میں کہیں کہیں سنج بھی لگا ہوا ہے

مقبرہ در کا حضرت قطب صاحب

قطب صاحب کے مزار کے پاس چالیوں کے قریب یہ مسجد ہے اس مسجد کے تین درجہ ہیں پہلا درجہ دو محراب کا کچھ ہی صرف مٹی کا اس جہ کو

حضرت قطب صاحب نے آپ بنا یا تھا ۹۵۵ھ ہجری مطابق ۱۵۴۸ء عیسوی کے بعد
کی وقت میں اس کے درجے کی ایک اور درجہ بنا بعد اویس کے ۹۵۸ھ
ہجری مطابق ۱۵۵۱ء عیسوی فرج سیر نے اویس کے ایک اور درجہ بنا
اور اویس کے پشانی پر تاریخ لکائی حکامادہ تاریخ بیت ربی مستجاب

لمبر ۶۴ عرب سرا

سایون کی مقبرہ کی پاس یہ سر ہے اور اس سر کو نواب حاجی حکیم ہاؤن
بادشاہ کی بیوی نے ۱۵۵۸ھ ہجری مطابق ۱۵۵۸ء عیسوی کے
بنا یا ہی اس سر میں تین سو عرب آباد ہوئی تھی اس سب سے سر
نام سی مشہور ہے اگرچہ عمارت اس سر کی بہت بدل گئی الا قدیم دروازہ
بہت خوبصورت اور نہایت تحفہ ناموایا اب ہی موجود ہے

لمبر ۶۵ خیر المنازل

یہ مدرسہ عام حکیم کا جنہوں نے بڑی البر کو دو دیا یا تھا ۹۶۹ھ ہجری
مطابق ۱۵۶۱ء عیسوی یہ مسجد اور مدرسہ پرانے قلعہ کی پاس بنا یا عمارت
بالکل جو نہ اور تیر کی ہی اور اب بالکل شکستہ ہو گئی ہے مسجد کی پشانی
۱۰ دیکھو کتبہ لمبر ۶۴ یہ کتبہ لکھا ہوا ہے

لمبر ۶۶ بیول ہلیان

قطب صاحب کے نواح میں لائے کے قریب ادھم خان ماہم انکھ کی بیٹی اور لکڑ
کا

کو کہ کاہنہ مقبرہ ہی شہدہ جلوس اکبری ہوا فی ۹۶۹ سنہ ہجری مطابق ۱۵۶۱ سنہ عیسوی اور حم
 فی شمس الدین محمد خان انکہ کو مارڈالا اور اسکے عوض بادشاہ فی ادیم خان
 سنہ ۹۷۱ کے لڑکر مارڈالا ماہم انکہ ہی اسی زمانہ میں مر گئی اور دونوں لائیں
 اکبر آبادی بیان لا کر دفن کیں اور اکبر بادشاہ کی حکم بموجب یہ مقبرہ بنا ^{تاثرا لائیں}
 یہ مقبرہ مزاحونہ اور تہر کا ہی اسکی ایک دیوار میں نہ بنایا ہی اور ہر کے
 سطح پر بنائی ہی کہ اوسکے گرد پھر سکتے ہیں اور زمین ایک مقام پر
 ایسا دھوکا رکھا ہی کہ آدمی یہ خیال کرتا ہی کہ جس رستہ کو میں جاتا ہوں
 اسی رستہ سے بھی اتروں گا حالانکہ برخلاف اپنی قیاس کی اور پڑھتا ہے
 اور پھر جب اتر سکا ارادہ کرتا ہی تو سبب شک کے بھی اتر سکا رستہ
 کو نہ میں نظری پوشیدہ ہے اوسی رستہ پر آن پڑتا ہی اور پھر اور جڑتا ہے
 اور اسی سبب بھول ہلیان یعنی مقام کم کشتی کے اسکا نام نہ ہو گیا تھے

لمبر ۱۱ مقبرہ مایون

نہر کہ منجواہ کہ بسند گل فرس برین . کو بیا این قصر و این باغ و این
 یہ مقبرہ شہر شاہجہان آبادی فی ہائی کوس جنوب کی طرف مغ الدین کی قبا
 کیلو کٹری میں واقع ہی اور اس میں مایون بادشاہ کی قبر ہی اس مقبرہ کے
 عمارت ایسی خوب ہی کہ اپنا نظیونین رکبتی سنک مرمر اور سنک پیر
 ملا کر سکو بنایا ہی سنک مرمر تو وہ لطیف کہ موتی شامو اور اسکے

دریای نجالت میں ڈوب جا گیا اور نہک سنخ و نہاد کہ کلاب کی پکھڑوں
 شرف لیجاتا ہی برج اچکا زانشک مرمر کا کو یا خد کی قدرت کے دریا کا ایک
 موتی ہی قطع کیے ایسی خوبصورت ہے کہ آسمان ہی کے اکی پانی کا اعلیٰ
 ہی چوڑاں چکلان اونچائی مقبرہ کی نہایت مناسب ہے باوصف اس قدر
 کی بہت نازک دیکھائی دیتا ہی صحن اوسکا بہت دلکشا اور مکان اس کے
 نہایت دلربا وضع کے نہایت خوب قطع کے نہایت مرغوب
 زمانہ میں باغ بھی بہت ارہہ تھا چاروں طرف نہریں جاری تھیں
 حوض بھی سونے کی پانی لہراتا تھا فوارہ چوٹ کی ہی پھول کھلتی تھی بلبلیں
 تھیں مکراب سب ویران ہو گیا وہ سہر و جو قدما پر طعنہ مارتی تھی اور
 پھول جوب دلبروں پرستی تھی نام کو بھی نہریں تھیں ٹوٹ گئیں حوض
 ہو گئی فوارہ چپ ہو گئی کوئین اندھی ہو گئی آبشار و مکان نام نہاں
 کہیں توٹا ہوٹا ان باتو کا نشان با جا گیا ۹۳ء ۱۵۶۵ء مطابق ۱۵۶۵ء کے
 مرثا افغانا نواب حاجی سکیم مایون بادشاہ کی بوی فی سلسلہ جلوس اکبر میں اس
 بنو انام شروع کیا سولہ برس کے عرصہ میں نذرہ لاکھ روپیہ خرچ ہو کر بنایا
 ہوا خاندان نیموریہ کا یہ مقبرہ قبرستان ہے

۶۸ لمبر نیلی چتری یا مقبرہ نوجان

پرائی فکس ہے مقبرہ ہی نواب نوبت خان اکبری کا اونہوں نے
 ۱۵۶۵ء

۹۴۳
 شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسو کے یہ مقبرہ اپنی سنی جی بنایا اس مقبرہ کا برج صلیبی پر
 نیلہ تھا اس سے پہلے چھری کر کر مشہور ہے اب یہ مقبرہ بالکل ٹوٹ گیا
 برج ہی کر پڑا یہ مقبرہ کی مالش ہی خراب ہو گئی ہے

۹۴۴
 مقبرہ تنگہ خان

یہ مقبرہ بی شمس الدین محمد خان عنوی کا جنکا اعظم خان خطاب سٹائری اکیس کے
 انا کی خاوند سی شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسو کے ادم خان نے یوں کو مار ڈالا یہاں
 اویس کے بدلہ ادم خان کو دو دفعہ شہدہ پر سے کروا کر مار ڈالا وہ خون
 بڑا دتی ایک کے ایک کے تاریخ ہی اور یہ مصنع ہی تاریخ کا ہی رفعت عظم
 سر عظم خان اور یہ قطعہ ہی تاریخ کا ہی قطعہ خان اعظم سپاہ عظم خان
 کہ چو اوس درین زمانہ مذید بہ شہادت رسید ماہ صیام شہریت تو
 روزہ دار شہید کا شش سال در کربشہ شہدہ کہ شش سال فوت خان شہدہ
 غرض کہ انکی ماری جانی کی بعد انکی لاش دلی من لائی اور حضرت نظام الدین
 کی درگاہ کی پاس دفن کیا شہدہ بھری مطابق شہدہ عیسو کے کو کلاش خان
 انکی مٹی نی یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ ہی بہت خوب سے سنک سنک اور سنک
 بنا سو ای آیات قرانی اور کل نوشتی بہت خوبصورتی سی کندہ ہیں دروازہ
 پیشانی رنارچ بنا کا کتبہ لگا ہوا ہے

۹۴۵
 درگاہ حضرت خواجہ فیاض محمد علیہ

دیکھو کتبہ لبر

یہ درگاہ شہر شامیان آباد سی تھوڑی دور فرشتخانہ کی کھڑکی باہر واقع ہے
حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب نقشبند کی یہ درگاہ ہی شہر بھری مطا
۲۹ شہر عیسوی۱۷۷۱ کا انتقال ہوا اور یہی اچکا مزار بنا پھر ۱۷۷۱ زقہ ایک مسجد
بن گئی اور بہت قبریں ہو گئی آپ کے مزار کی سربانی ایک دیوار ہے
اوسین طاق طاق بنی ہوئی ہیں اوسین چراغان روشن ہوتی ہیں

لمبر ۷۱ درگاہ حضرت میر حسن

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی ماس درگاہ ابوحسن عرف چہرہ رو کی
۲۹ انتیون فی یقعدہ ۱۷۷۱ شہر عیسوی۱۷۷۱ کا انتقال ہوا اور مقام پر جو
یارانی چوتہ کہلاتا تھا دفن ہوئی اپنی مزار کی سربانی لوح پر تاریخ اسکا
کندہ ہی جبکا پہلا مادہ عدیم المثل اور دوسرا طوطی شکر متعال ہی ۱۷۹۹ شہر
مطابق ۱۷۷۱ عیسوی سید محمد فی صرف مجربا بکر یہ عمارت جواب موجود ہے
۱۷۷۱ شہر مطابق ۱۷۷۱ عیسوی عماد الدین حسن فی یہ عمارت سنک مر کے
تعمیر کی برج کی اندر چند اشعار اور کتبہ تاریخ بنا کندہ ہی اس درگاہ میں ہر روز
ستر ہون شوال کو بہت دھوم سی میلہ ہوتا سی اور موسم بہار میں شہر
بہت خوب ہوتی ہے

لمبر ۷۲ جیلخانہ بایرک فرید خان

دھقیقت یہ سیرا ہی نواب سید خان جہانگیری المصطفیٰ مرتضیٰ خان کی کنائی
۱۷۷۱

نخستین جہر مطاقی ۱۱۱ عیسوی انہوں نے یہ سربانی تھی جب پرانی دے
 ویران ہو گئی یہ سربانی پران پڑی تھی سرکار انگریزی نے اس کے مرنے
 کی اور اس کو جلی نہ تجویز کیا اس سرکار کا دروازہ بہت عالیشان بنا ہوا ہے
 اور اس کے اوپر ہی مکانات ہیں کہ داروغہ چلنا اوسین بغراعت
 رہ سکتا ہی اب اس کے قریب اور بہت سی مکانات ہیں خانہ اور کامی جو
 اور پائل خانہ کی بن گئی ہیں

بارہ پلہ

لمبر ۳۴

یہ پل شاہجان آباد حلی پریل خوب کی طرف واقع ہے ایسا نفس اس طرح
 نہیں ہے اس پل کو حیا نکیر بادشاہ کی عہد میں ۱۱۲۱ جہر مطاقی ۱۱۲ عیسوی
 مہربان اغا عرف اغا مان الحاطب بہ اغای اغایان خواجہ سربانی
 بنایا یہ اغا اکبری اور حیا نکیری عہد کی بڑے نامی خواجہ سربانی
 ہیں اور یہ پل ہی بہت خوبصورت تھا اور چونہ سی بنا ہوا اس کے
 سر پر ایک پتھر پر چند شعر پل بنی کی تاریخ اور حیا نکیر بادشاہ کی تعریف
 میں کندہ ہیں

توزک حیا نکیری

دیکھو کتبہ لمبر ۳۹

منہ

لمبر ۴۱

یہ منہ مہربان اغا خواجہ سربانی بنائی ہوئی ہے اور جس زمانہ میں
 بارہ پلہ بنایا یعنی ۱۱۲۱ جہر مطاقی ۱۱۲ عیسوی ۱۱۲۱ عیسوی ۱۱۲۱ عیسوی

بنائی اس منڈی کا دروازہ بہت خوبصورت ہے اور اوس پیرانی کا نام لکھ دیا
منڈی کی اندر ایک مسجد تھی وہ ٹوٹ گئی مگر ایک کنواں سیربون دار ایک
موجود ہے اور بائیں کی نام سی مشہور ہے اس قسم کی کنویں لوہ کی طرف بہت
مکر طرف ایسا کنواں عجایب سی ہے

لمبر ۷ کو س منارہ

جہانگیر بادشاہ فی انبی عہد میں بنگالہ سی اگرہ ہوتی ہوئی دریائی ایک سڑک
بنوا کر دو طرفہ درخت لگائی تھی سلعہ جلوسی مطابق سلعہ سحری موافق سلعہ سیو
یہ بھی حکم دیا کہ اگرہ سی لاہور تک ہر کوس کی سیر پر ایک منارہ بنوایا
جاوی اور میں کوس پر ایک کنواں چنانچہ یہ منارہ چو نہ اور پتھر کی بہت محکم
اور بلند اس کے موجود ہیں اکثر مناروں میں معلوم ہوتا ہے کہ تعداد کوس
یہی پتھر لکانیکو خانہ چوڑا سی مگر کسی میں پتھر لگا ہوا نہیں ہے

لمبر ۷ پل سلیم کڈہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلیم شاہ فی جب سلیم کڈہ بنایا تھا تو اوس وقت دریا کے
نبی بہتا تھا اور خوب کی طرف پانی نہ تھا اور اوس طرف کے دروازہ بہت
اس سلعہ میں جاتی تھی اور ایک دروازہ شمال کی جانب دریا کی کنارہ
شاید ایک ت کی بعد پانی کی مگر سی خوب کی طرف کا گڑبڑ اور یا کا کٹ گیا
اور اس کی چاروں طرف پانی ہو گیا اور سلعہ میں جانچا رہتے رہا

نور الدین بہاگیر بادشاہ فی شہ جلوس مطالبی ۱۰۳۱ شہ جہری ہوا فی ۱۳ شہ عیسوی کے
 اس شہ کی جنوبی دروازہ کے اکی بہت شہ اور نہایت مضبوط تختہ جو نہ
 اور پتھر کا پل بنوایا کہ وہ پل اب مکت ہو چکا ہے اور اوپر دو کتبہ ہیں لکھے
 ہوئی ہیں جب شاہجان فی شہ بنا یا تو یہ پل قلعہ میں ایسا مل گیا کہ کو یا
 اس شہ کی لپی بنا یا تھا

۱۱ قبرستان شیخ فرید
 یکم پور کی مسجد کی بائیں پہ منبرہ ہی شیخ فرید ابن شیخ احمد بخاری کا جنکو جہانگیر
 عہد میں مرقضی خان کا خطاب ملا تھا اس منبرہ کی مکانات بالکل ٹوٹے
 ہیں صرف دالان باقی رہ گیا ہے شہ جلوس جہانگیری مطالبی ۱۰۳۲ شہ جہری
 موافق ۱۳ شہ عیسوی کا انتقال ہوا کہ سال فات او کی قبر پر کندہ ہے اور
 اسی زمانہ کی قریب یہ منبرہ بنا

۱۲ قبرستان برج یا منبرہ فہیم
 یہ منبرہ ہی جہانگیر کی منبرہ کی پاس کوئی تو اسکو حجام کا منبرہ بتاتا ہے اور
 کوئی فہیم کا پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور دوسری بات اگر صحیح ہو تو یہ منبرہ
 محمد الرحیم خان خانان کا بنا یا ہوا ہے ۱۰۳۳ شہ جہری مطالبی ۱۶۲۳ شہ عیسوی کے جبکہ
 نہایت خان فی خان خانان کو براہ دعا نظر بند کیا تو پہلی فہیم میں جس
 خان خانان کی جڑی عزیز چلیون میں سی تہا پیغام سازش کا بھیجا او نے

نثار الامرا
توزک جہانگیر

نانا اور اپنی بیٹی اور اپنی خالیں منیقون کی ساتھ لکر مارا گیا غائب ہے کہ جب
خانخاناں شہید ہوئے جس جگہ پر مطابقی شہید ہوئے اور اس کے بعد چوتھا صاحب
یہ مقبرہ بنایا یہ مقبرہ بالکل چینی کاری ہے اور اپنی خوش رنگ اور خوبصورت
چینی کاری اور رنگ آمیزی کی ہوئی ہے کہ دیکھنے سے علاقہ کہتی ہی برج
اس مقبرہ کا بالکل نیکہ رنگ کا ہے اور اپنی سب سے نیکہ برج کی نامی ہوئی
چوتھہ کہنہ

لمبر ۴

متصل درگاہ حضرت نظام الدین کی یہ مقبرہ میرزا غریز کو کتاس خان
خان اعظم امکہ خان کا ہی جبکہ شہید ہوئے اور اس کے بعد احمد آباد کھرات
جہانگیر کی عہد میں انکا انتقال ہوا تب اونکی لاش کو یہاں لاکر دفن کیا اور
مقبرہ اونکی قبر پر بنا یہ مقبرہ وحقیقت نئی طرح کا ہے کہ اپنا نظیر نہیں کتا ستر
ماون کت سنگ مرمر کا ہی ہے عمارت میں چوتھہ ستون سنگ مرمر کے
کلی ہوئی ہیں اس سب سے اسکو چوتھہ کہنہ کہتی ہیں اسکی محرابوں کا لداؤ
ستونوں کی قطع اور سنگ مرمر کی نمائش بہت ہی اچھی معلوم ہوئی

لمبر ۵ مقبرہ خانخاناں

یہ مقبرہ بارہ پلہ اور مایون کی مقبرہ کی پاس عبد الرحیم خان خانخاناں برمر
خانخاناں کا ہی شہید ہوئے مطابقی شہید ہوئے ہیر ریت کے عہد میں انکا انتقال
نثار الامرا اور اسی مقبرہ میں دفن ہوئی خان نسیہ لاکو اونکی مرنکی تاریخ ہی یہ مقبرہ

کسی مازہ میں بیت خوبیاں ہوا تھا سارا برج شک مر مر کا اور مقبرہ شک شک
 شک مر کی پچی کاری کا تھا آصف الدولہ کی عبد میں اس مقبرہ کا نام مر مر
 انفوس ہے کہ یہ اسمعی عمارت یوں خراب ہو گئی اب یہ مقبرہ راجو نہ کا بند
 اور بالکل لٹھ مندرہ گیا نہی خان خانان اکبر اور جہانگیر کی عمارت کی بڑی نامی میر
 سی میں انکو سسکت میں ڈال دیا اور عری ب کتی تھی

لمبر ۸۱ مقبرہ سید عابد

سید عابد نواب خاندوران خان کی رفیقوں میں تھی کسی لڑائی میں ماری گئے
 جب یہ مقبرہ تھمنا سلسلہ سحری مطابق سلسلہ عیسوی بنا لال بنگلہ جو مکان مشہور ہے
 اوسکے پاس مقبرہ ہی ساخت کے بالکل جو نہ اور نیت کی ہی کہیں بنا
 چنی کاری نہی کام ہی یہ مکان ہی چاہا ہوا ہی ہے صحن میں عرصہ تھا حار و
 بہرین تین کمراب خراب ہو گئی ہیں وازہ ہی اسکا خوش قطعہ بنا ہوا
 اور اوسپر ایک سہ در معقول ہی

لمبر ۸۲ خاص محل

پرانی قلعہ کے پاس ایک محل تھا شاہجہان کی وفات کا سلسلہ سحری
 سلسلہ عیسوی رنجان کی بیٹی جکا خاص محل خطاب تھا یہ محل بنا ہوا ہے
 محل بالکل ٹوٹ گیا ابھی وازہ باقی ہے
 لمبر ۸۳ مقبرہ شیخ غنبد الحق محمد

حوض شہی کی کنارہ شیخ عبدالحی محدث کا یہ مقبرہ ہی جو اکبر اور جہانگیر کے
عہد کی بڑی نامی عالمن میں سے ہیں شہ جہری مطابق ۱۰۵۲ھ عیسوی ۱۶۴۲ء
اور اسی زمانہ میں یہ مقبرہ بنا مقبرہ کی اندر قبر کی سرہانی ایک دو پارہ
انکا سارا حال لکھ رکھا ہی یہ مقبرہ زری چونہ تہر کا ہی مگر تالاب کے کنارہ پر
واقع ہوئی سی القبا ایک سیر کی جگہ ہی

لمبر ۸۲ مسجد جہان نیا یا مسجد جامع

یہ مسجد قصی اور یہ مسجد علی ازک شاہان آباد سی ہزار گز کی فاصلہ غرب
کی طرف ایک چوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے کہ وہ پہاڑی اوسمیں بالکل ٹھیک
کئی سی اور شاہ اب الدین محمد شاہان بادشاہ فی اس مسجد کو بنایا ہی کہ
لطافت اور زراعت اور خوبی اور خوشنمائی کے بیان سی بہری
ادبی کی طاقت نہیں کہ اوسکا بیان کر سکے ایسی خوش قطع اور خوش
مسجد روئے زمین پر نہیں سے پاؤں مکث ایک مکث کی سنگسار
ہی اور اندر سے اجارہ مکث سنگ مرمر کی اور جاجا سنگسار
سنگ مرمر کی ہاربان اور سنگ مرمر کی کچی کاری کی ہوئی
برج کے تمام سنگ مرمر کی ہیں اور اوسمیں سنگ مرمر کی پان
بنی ہوئی ہیں ایسی مہذب سے بدل فی یہ مسجد بنائی ہی کہ کوئی درود دوا
طاق و محراب مرغولہ و گنگورہ تناسیب سے خالی نہیں دسویں سوال شہ جہری

موافق شدہ سیمو بطریق سبب چارم جلوس میں اس مسجد کی بنیاد ہستام
 سعد اللہ خان دیوان اعلیٰ اور فاضل خان خانمان کی پڑنی شروع ہو
 اور ہر روز پانچھ ازراج مرد و بچہ اس کے کمرے میں کھڑے تھے باوجود اس
 ہستام کی جہ برس میں اس کے بچہ و چہ سب سے ہو کر یہ مسجد تمام ہو گئی
 اس مسجد کی تین گنبد ہیں نہایت خوشنما نوٹنی کمر کی طول اور تین
 عرض میں اندر کو سات محرابیں ہیں اور باہر صحن کھٹاف کیا رہہ در ایک
 تو بہت بلند ہی اور پانچ مانج در اوپر اوپر ہرین بڑے در تو باہر کے بطور
 طعرا اور باقی درون پر کتبہ نام نامی شاہجان اور تاریخ تعمیر اور در در
 سنک موسیٰ کی بچی کاری سی کہہ اس کے ان دن کی دو نو طرف
 سینار ہیں نہایت بلند اور نہایت خوشنما اور اوہین رہے ہی ہو
 بین کہ اس رستہ سے سینار کی اوپر چلی جاتی ہیں سینارون کی اوپر
 بارہ دری کی جہان سنک مہر کی نہایت دلکش اور مانی ہوئے
 بین ان سینارون پر چڑھنے کی شہر کی عجیب کیفیت معلوم ہوئی اور
 نہایت سیر دکھائی دیتی ہی تمام شہر مثل کٹورہ کے معلوم ہوتا ہے اور
 درختوں کی رونق اور مکانوں کی خوشنما سی ایک عالم دکھائی دیتا
 شمالی منار بہت بلندی کی کر رہا تھا اور اس عمارت اور صحن کا پیشہ
 کہ تمام سنک سب کھانی جا بجا سی بکر کیا تھا سرکار انگریزی فی سبب

دیکھو کتبہ نمبر ۴۲

سلطان محمد بن محمد اکبر شاہ بادشاہ کی عہد میں اس سینار کو بڑا
 نور و شہرت ہی درت کروادیا کثرت نمازیوں کی مانند اس مسجد میں
 بور و ملح سی زیادہ ہوتی ہی اور امام کی اوار تکبیر ب نمازیوں کو نہیں پہنچ
 سکتے اس واسطی شاہزادہ میرزا سلیم بن معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ
 سنہ ۸۲۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۱۶ عیسوی ہجری در کی چھین ایک کبر سنک سے
 بہت خوش نما ہوا دیا کہ مکبرہ اس کبر پر کھڑی ہو کر اوزار امد اکبر اور
 لک احمد سے کاٹھا اویزہ کرتا ہی اس مسجد میں تمام فرش سنک مرمر کا ہے
 اور اوس میں سنک سے کی بچکا رہی سی مصلے بنا دی ہیں مہر مسجد کا سنگ
 اور ایسا خوش قطع بنا ہوا ہے کہ جس کا بیان ممکن نہیں جائے مثال کی دالان
 کچھ تبرکات خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رکھی ہیں اور وہ تمام
 درگاہ آثار شریف کہلاتا ہی صحن مسجد کا بہت دلگشا اور رغابت فر
 بخش ہی ایک سو چھتیس کنز کی عرض طول سی اور اوس کے چوں چھین
 فرجت بخش روح افراد دلکش اور دلربا بندہ کرسی بارہ کنز کا نزا
 سنک مرمر کا اور اوس کے چھین فوارہ لگا ہوا ہے اور جمعہ اور عیدین اور
 الوداع کو چوٹا کرتا ہی اوس محض کی عربی کوشہ پر محمد حسین خان
 محلی بادشاہی فی سنہ ۱۱۶۶ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۶ عیسوی میں یہ بات بیان کر کے کہ
 مبنی جناب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حکم سے پہنچے

ایک چوٹا سا کٹہرہ تھوڑا لگا ہوا ہے اس مسجد کی صحن کی چاروں طرف ایوانیا
خوشنما اور دالانہائی فحش افزا اور چھرہ ہائی دلکش اور کائنات فحش
نبی ہوئی ہیں اور چاروں کوٹوں پر چار رخ عین بارہ دری کی بہت چمک
کہ اوس سی ایک عجب وئی اور بہار حاصل ہو گئی ہے خونیاں اور شہرے
دالان کی سامنی دائرہ ہنس کے وقت نماز جان بکھوٹا ہوا ہی مسجد کے
تین دروازے بہت عالی ہیں تھوڑے وازو عین برنجی کو آخر پہنچی تین

دروازہ جنوبی مسجد جامع

جنوبی دروازہ اس مسجد کا چلی قبر کی بازار کھٹیف بہت خوشنما ہوا
دروازہ پر رتنے کی لاقی جھری نی ہوئی ہیں اس دروازہ کی تین سیڑیاں
ہیں ان سیڑیوں پر سے پہر کو مجمع عام ہوتا ہے اور ساطی اپنی اپنی
دوکانیں لگاتی ہیں اور طرح طرح کے چیزیں بھی ہیں اور فالودہ والے
اپنی دوکان لگاتا ہے اور شربت قند اور فالودہ رکھیں جیابھی کباب
سب طرح کے کباب بناتی ہیں کہ اویس کے پور عاشق برشتہ خان
لیجاتی ہیں عجب عجب طرح کے جانور اور اسیل ضیل مرغ بھی ہیں اور
جو انسان فرشتہ صورت ابام نوروز میں اندھے لڑائی میں کہان
ہی اونکی جفا کاری اور نیرنگی پر رشک کہتا ہے یا ان ہم عمر اور بڑا
ہم سیرت ہاتھ میں ہاتھ دیئی ہوئی سیر و تماشا کرتی پہرتی ہیں

دروازہ شمالی مسجد جامع

دروازہ شمالی اس مسجد کا پایہ والوں کے بازار کی طرف واقع ہے یہ دروازہ بہت خوبصورت ہے اور سپری جھروہی کی لائق بنی ہوئی ہیں اور طرف اوٹا لیس پیریاں ہیں اگرچہ طرف ہی کبابی بیٹھے ہیں اور وہی دوکانیں لگائی ہیں لیکن بڑا تماشا طرف مار یون اور قصہ خوانوں کا ہوتا ہے ہر ایک قصہ خوان ہوندہ بھائی ہوئی بیٹیا ہی اور داستان کتاسی کی طرف قصہ حاتم طائی اور کہیں داستان بوستان خیال ہوتے ہی اور صد ہا آدمی اوسکے سنے کو جمع ہوتی ہیں ایک طرف مارے تماشا کرتا ہی اور رہنمائی کا کیل ہوتا ہی اور بوڑھے کو جوان اور جوان بوڑھا بناتا ہے

دروازہ شرقی مسجد جامع

شرقی دروازہ اس مسجد عالی کا خاص بازار کی طرف ہی بہت بڑا دروازہ ہے اور پیرکانات ہی بہت بنی ہوئی ہیں اس دروازے کی پیریاں پیریاں ہیں ان سیڑھیوں پر ہر روز کدڑی ہوتی ہی یہ کدڑی ہی شاہجہان دی کو یا ہر روز کا سیکہ ہے ہزار طرح طرح کی کپڑی الکنیوں پر ڈالتی ہیں اور عجب عجب خوشنماں سی درو دیوار باغ سا کہلا معلوم ہوتا ہے جو ان کی سرشت طرح طرح کی جانور پھر و نین لئی ہوئی سیر کرتی پرتی ہیں اور اونچے

پہلی بیواؤں میں ایک طرف کبوتر والہ کو ترجیح میں اور ایک طرف
کبوتریے والی کبوتریے کی کڑی میں خریدار جو حق جو ہے پھر یہ
اور ایک ایک پھر نقد کے بدلے مول لیتی ہیں

لمبر ۸۵ دارالشاہ اور دارالبقا

اس مسجد کی کردہ بیت چوڑا بازار چوڑا کر شیعہ دونوں کوئی طرف جو
بیت بڑے بنائی تھی اب وہ حوض بند ہو گئی ہیں اور ان پر مکان
بن گئی ہیں اور عسریہ دونوں کوئی بھی شمال کی طرف دارالشاہی اور
کی طرف یہ حکم مقرر رہی اور بیماروں کو ذوالمتی تھی اب وہ کارخانہ بنی
بادشاہ زادوں کی اسپر مکان بنائی ہیں اور رستے میں اور حوض کی طرف
دارالبقا یعنی مدرسہ یہ مدرسہ بالکل ویران ہو گیا تھا اور اکثر مکان
کر پڑی تھی مولوی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصد و شاہان آبادیہ
اس مدرسہ کو بادشاہ سی لیکر آباد کیا ہی اور اکثر مکانات سنگت کے
مدرسہ کے ہی اور بہت سے مستعد طلب علم بنی ہیں مکان ہی بنائے
ہیں اور جامع مسجد کے ساتھ تختہ تاجری مطابق تختہ عیسویں شروع ہو

لمبر ۸۶ بیگم کا باغ یا صاحب آباد

یہ باغ شہر شاہجہان آباد کی اندر جاندنی چوک کی پس واقع ہے اس
جہان ابراہیم بنت شاہجہان بادشاہ فی تختہ تاجری مطابق تختہ عیسویں بنایا
مات افغان

کسی زمانہ میں باغ بہت نفیس تھا اور مکانات لطیف بنی ہوئی تھیں اور جاگجا
 ہنرین جاری تھیں مگر اب بہت خراب ہو گیا ہے طول اس باغ کا نو سو ستر
 کزکائی اور عرض دو سو چالیس کزکا

لمبر ۸ مسجد فقہ پوریہ

شہر شاہجان آباد میں اردو بازار اور چاندنی چوک سی کی بڑھ کر یہ مسجد
 نواب فقہ پوری سکمر راجہ شاہجان کی بنائی ہوئی ہے یہ مسجد ہی شہر شاہجان
 مطابق ضلع ملتان کی ہے طول اس مسجد کا پتہ تالیس کزکا ہے اور عرض
 بائیس کزکا اور سینے پاؤں تک سنگ مرمر ہے کتب خانہ دو سو
 طرف تین تین کی اویان دراون میں فرش سنگ مرمر کا ہے و لوگوں کو
 دوسنار میں تین تین میں تیس کز اونچی مگر اب اونکی برجھان ہو گئی
 میں سے اکی ایک چو ترہ ہی سنگ مرمر کا پتہ تالیس کزکا ہے
 اور میں تیس کز کا چوڑا اوس چو ترہ کی اکی سنگ مرمر کا حوض ہے
 سولہ کز سے چودہ کز کا اور اوس کے اکی صحن ہی سو کز سی سو کز کا صحن ہے
 کرداوتہر حجر طالب علموں کے رہنے کی لٹی بنی ہوئی ہیں

لمبر ۸۸ مسجد اکبر آبادیہ

شہر شاہجان آباد کی فیض بازار میں یہ مسجد واقع ہے نواب غازی علی
 عرف اکبر آبادی سکمر راجہ شاہجان بادشاہ فیض آبادی نے بنائی ہے
 مطابق ضلع ملتان

یہ مسجد بنائی اس مسجد کی تین برج اور سات درہین مسجد کی عمارت پر مشتمل ہے
 لنبی اور سترہ کنوڑی نری سنگ سجی ہی اوسکا پیش طاقتی رہا
 مرم کا بنات پچھن کا رہی اوسکے الی ایک چوہرہ ہی سنگ سجی
 کتھرہ دار تریشہ کنز کا لنبی اور ستاون کنز کا حور اور ساری تین کنز کا
 اوسکے الی سنگ سجی کا ایک حوض ہی مسجد کا صحن ایک سو چوں کنز کا
 اور ایک سو چار کنوڑی ہی اور اوسکے گرد طالب علموں کی رہنی کی لیے
 حجرہ بنی ہوئی تین مسجد کی دروازہ پر کتبہ سنگ موسیٰ کی کچی لکھی ہوئی ہے
 دیکھو کتبہ نمبر ۴۳

نمبر ۸۴ مسجد سہرہ بند

یہ مسجد لاہور دروازہ کے باہر ایک موجود ہے اگرچہ صحن مسجد کا اکثر
 دھندلہ میں کیا ہی لیکن مسجد کا دالان بدستور موجود ہے اس مسجد کو ستر
 یکم فی جو شاہجہان کی بوی تین تین حجری مطابق نقشہ عیسوی بنایا
 یہ مسجد سے پانچ گت سنگ سجی کی ہی مگر اکثر حلقہ ہی کہتے
 ہوئی کی شکستہ ہو گئی ہے

نمبر ۹۰ باغ شاہ مار

یہ باغی لاہوری دروازہ کے باہر شہر پادھی چھیل شاہجہان بادشاہ
 بنایا ہوا جگہ بادشاہ شہر پادھی کی بنائی سی فارغ ہوا تھمنا
 مطابق نقشہ عیسوی یہ باغ بنانا شروع کیا اس باغ میں بہت چوڑے

سی نہرین اور حوض اور مکانات بنی ہوئی ہیں اور عجب عجب طرح کی درختیں
 باغین تہی اب بھی ہیں چار درخت انہ کے ایسی باقی ہیں کہ انوس ضالیہ کا انہ
 اور کہیں نہیں ہی یہ نام اس باغ کا خود شاہجہان کا رکھا ہوا ہے یعنی خانہ عیش
 نورجہانگیر کے عشرت کوئلہ ہے زبان میں شالہ کی معنی کہر کی ہیں اور کی معنی عیش
 خوشی کے

لمبر ۹۱ باغ روشن آرا

یہ باغ شیر کے منڈی میں واقع ہے اور شاہجہانی باغات میں سے ہی ہے
 شاہجہان کی بیٹی فی بیہ باغ بنایا ہے اور تیرہویں سال جلوس عالمگیر میں لکھا تھا
 اور اسی باغ میں دفن ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باغ تھمنا سنگھ کے
 مطابق سنہ ۱۶۵۳ء عیسوی یعنی اوس زمانہ میں جبکہ شاہجہان نے شہر آباد کر کے
 بیگمات اور امرا کو باغات اور مکانات بنانے کا حکم دیا تھا ہے یہ باغ ہے
 بہت خوبصورت ہے چھین مقبرہ ہے اور نہرین ہیں اور نہر کی پانی سے
 بہتی جاتی ہیں اب بھی باغ آباد و سرسبز ہے

لمبر ۹۲ باغ سرسبز

یہ شیر کے منڈی کی ماں ہے باغ ہے کہ اسکو سرسبز کے حکیم زوجہ شاہجہان
 سنہ ۱۶۵۳ء عیسوی بنایا تھا یہ باغ بھی کبھی زمانہ میں بہت آباد
 ہو کا کرا ب بالکل خراب ہے کچھ کچھ مکانات کے بنی ہوئی باقی رہ گئے

اور سید سکیم کی قبر ہی باغین ہے

لمبر ۹۳

مولیٰ مسجد

اس مسجد کو اورکت زیب عالمگیر بادشاہ فی سہ جلوسی مطابق محلہ مسجد باغ عالمگیر
سوا فی سہ جلوسی قلعہ شاہجان میں متصل باغ حیات بخش بنایا ہی مسجد
اسے پاؤں مکہ سنک مرم کی ہی فرش اسکا اور درود پوار محراب
و مرغول اور حیت اور مندر بر سب کے سب سنک مرم کی ہیں اور ہر کو
وہ بہت کاری کی ہوئی ہے اور اسی کل بوٹی بل تی بنائی ہیں کہ ٹھننے
سی تعلق رکھتی ہیں حقیقت میں ایسی بہت کاری تمام قلعہ میں کسی مکان
نہیں اس مسجد میں درہن بہت خوشنما اور چھوٹے چوٹی دو سہار
اور زمین گنبد نہیں سہرے اور اسی سبب بعض لوگ اس کو سہرے
مسجد ہی کہتی ہیں اس مسجد کے صحن میں ایک حوض ہی بہت چوہا ہوا
سی اس حوض میں پانی اتنا ہی اور او بل کر ہر وقت بہتا ہی اس مسجد
جانب شمال کو ایک حجرہ بنا ہوا ہے واسطے عبادت اور وظیفہ ظاہر
کی اوس میں ہی ایک مختصر کم عثم بہت نفیس حوض ہی اور او کے
سینہ بندی کی ہوئی ہے اس مسجد کی تئاری میں ایک لاکھ ساٹھ

رات آفتاب

روپیہ خرچ مولیٰ ہیں
لمبر ۹۴
مجر جہان ارا سکیم

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن میں ہم مجھری نرسنسک مرمر کا حائر
 سنسک مرمر کی جالیان میں اس محجر کو جہان اراہیم نرسنسک
 بادشاہی سنسک مجھری سطاہی سنسک عیسو اپنی جتی جی بنا یا تھا اور اس
 سال ۹۰۲ مری اور یہاں دفن ہوئی مشہور ہے کہ اونسے وصیت کے
 تی کہ میری مرنگی بعد میرا تن کڑوڑ روہ کا سباب جو ہی وہ
 یہاں کی خادمون کو دیدنا کراو کے مرنگی بعد عالمگیر کی ایک کڑوڑ
 روہ کا سباب یا اور کہا کہ تہائی سی یادہ میں وصیت نہیں ہوئی
 اس محجر میں جہان اراہیم فی خود اپنا کہا ہوا شعر اور تہوڑی سی عبار
 ایک تہر رکندہ واکر لگا دی ہے

دیکھو کتبہ

لمبر ۹۴ مقبرہ سر نالہ

درگاہ روشن غدہ کی پاس نالہ کی سڑک پر یہ ایک مقبرہ ہی اس
 مقبرہ کی ستون اور فرش سب سنسک سنگی ہیں اور اور ہی انگریز
 سنسک سرج لگا ہوا ہے کچھ نہیں معلوم ہوا کہ یہ مقبرہ کس کا ہی اور کہا
 لیکن طرز عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہویں صدی ہی کی کامی
 تھنا سنسک مجھری سطاہی سنسک عیسو ہی رکنا ہوا ہے

لمبر ۹۵ درگاہ حضرت سید حسن رحمان

مراتقا حضرت سید حسن رحمان سید عثمان یار نولی کی اولاد میں ہیں جہاں
 ہلا

۷۵
 آپکا مزار ہی وہاں سے کلابی باغ مشہور تھا یہاں آپ رہتی تھی سلسلہ ۳۲
 مطابق سلسلہ ۳۹ آپکا انتقال ہوا اور اسی مقام پر دفن ہوئے چنانچہ تاریخ
 وفات کی ماہر کی دالان پر کندہ ہے

تاریخ

حسن سول نا بارسول باقی شد
 سلسلہ ۶۲ بحری مطابق سلسلہ ۳۹ حاجی محمد طاہر نے اس کاہ کی ماسک
 بنائی اور محمد سعید خان کا بنایا ہوا انک حوض ہمایں ہو جو سلسلہ ۳۳
 مطابق سلسلہ ۸۱ میر محمد شفیع نے جو آپ کے اولاد میں سی ہیں ہوا
 امیر خان والی ٹوکن سے روپہ لیکر استقام پر انک اردواریچہ بطور
 کی بنائی ہے اور اس کے دو دروازہ بہت معقول بنائی ہیں

۹۷

جہر نہ
 قط صاحب کے نواح میں حوض شمسی کی ماسک مکان ہی استقام پر ایک
 بند کی بہت قدیمی ہے اس معلوم ہوتا ہے کہ حوض شمسی جب بنایا
 پانیکا زور روکنی کو یہ دیواری اس دیوار میں پانی نکلنے کا رستہ تھا
 کہ جب پانی کا زور ہوتا تھا تو اس میں سے نکل کر اور نو لکھی نالہ میں ہو کر
 تعلق آباد اور عادل آباد کی بجی بہ جاتا تھا قریب سلسلہ ۱۲ بحری مطابق
 سلسلہ ۳۹ نواب غازی الدین خان فیروز شہنشاہی اوس دیواری

اکی والا بنایا اور اویس کے اکی تھمٹ مریج کا حوض ہی اس میں
 شمس حوض کی پانی سی چادر چوٹ تی تی اور چپت میں سی ہی غار چوٹ
 تی اور حوض میں پانی پیر کر اکی کی نہر میں ہو کر بہتا تھا اب حادر اور غار
 بند ہو گئی ہیں الا حوض میں پانی انی کا رستہ باقی ہی اکبر شاہ ثانی کی
 جنوب اور شمال کو کچھ مکانا سنگین بنائی تی اور اب بہادر شاہ فی
 سنگین بارہ دری بنائی ہی سانوں ہا دون کی مینہ میں ہر سال بڑے
 دھوم مچی سید ہوتا آٹھ آٹھ روز لوک جمع رہتی ہیں اور یہ جمعہ
 تن دن توہیت عجم ہوتا اور عین سید کا دن جمعرات ہوتی ہے
 لاکھ ڈیڑ لاکھ آدمی سی کم اس سید میں سبع نہیں ہوتا کل سب سید کا
 ڈھائی تن لاکھ روپیہ کم نہیں ہوتا پول ڈالی اور اور سرفہ والی تھا
 پنکھا بناتی ہیں اور حضرت قطب صاحب کے درگاہ میں لجا کر چڑھاتی ہیں اس
 اس سید کا نام پول ڈالو کا سید یہ سید کی دونوں مقام رڑا ماشا
 ہوتا ہی سیکڑوں آدمی اس حوض میں نہاتی ہیں اور الانو کی خت اور
 دیواروں کی منڈیر اور درختوں کے ٹھنوں پر یہ حوض میں کودتی ہیں
 اور سنے تھر رہی اٹھا رفت لندا اور ساڑھی سات فٹ چوڑا ہے
 پہلے تین اور آٹھون کی درختوں میں بفریان کہلاتی ہیں اس
 جہولتی تین افسوس ہے کہ اس سید کی بابت ضلع دی کی عدالتوں میں

لمبر ۹۸ مسجد اورنگ آبادی

شہر شاہجان آباد میں پنجابی کترہ کی اندر یہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب اورنگ آباد
 حکیم اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی نے چھٹا سالہ بھری مطا بق شہ عیسوی
 بنایا یہ مسجد ہی سے پانچ سو سال تک سنگ مرمری ہوئی ہے اور
 صحن میں ایک حوض ہے جس میں نہر کا پانی آتا ہے صحن میں مسجد کا مینار
 ہے لیکن اکثر لوگوں نے اپنی کھردھریں ملا لیا ہے اب مقام پر پنجابی سوداگر
 رہتی ہیں اور اس سبب پنجابی کترہ مشہور ہو گیا ہے

لمبر ۹۹ مقبرہ نرب النساء حکیم

شہر شاہجان آباد کی کابلی دروازہ کے باہر یہ مقبرہ ہے نواب انعام
 بنت عالمگیر کا ان حکیم کا انتقال جو بڑی مٹی عالمگیر کی تین سالہ بھری
 مطا بق شہ عیسوی ہوا اور عالمگیر کے عہد میں یہ مقبرہ اور مسجد بنائی گئی
 قبر کے سر ہانی تلبہ لگا ہوا ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۱۰۵

لمبر ۱۰۰ موتی مسجد

قطب صاحب کے درگاہ کی پاس ایک بوازیچ یہ مسجد ہے مری سنگ
 فرش ہے سنگ مرمر کا ہے اور او میں سنگ موسی کی دھاریاں لگی ہیں
 اس مسجد کی تین اور تین کتبہ ہیں اور مسجد کی صحن کی کونوں پر در
 سینہ سنگ مرمر کی ہیں قرین شہ بھری مطا بق شہ عیسوی

یہ مسجد بنائی نہی شاہ عالم کی وقت میں اس مسجد کا حج کا کب بند ہو چکا ہے
کرڑا تھا اور اسی زمانہ شاہ عالم میں ہے مرمت ہو گئی تھی

لمبر ۱۰۱ زینت المساجد

شہر شاہجان آباد میں یا کی کنارہ یہ مسجد ہے زینت النسا بکیمت عالمگیر
بادشاہ کی اوسنے قریب ۲۲ سالہ مجری مظاہر علی عسویہ یہ مسجد اور اپنے
دفن ہو نیکو محجر بنا یا یہ مسجد سے پاؤں تک سنک سر نی ہوئی ہے
اور تینوں برج سنک مرمر کی ہیں اور اوسین سنک موسی کی دھاریاں
بنائی ہیں و منارہ اس مسجد کی بہت بلند ہیں اور دور دور سے دکھائی
دیتی ہیں اس مسجد کی سات درمیں ایک بڑا در باقی چھوٹی اور اس کے
صحن میں ایک حوض ہی حسین کنوی سی پانی آتا تھا اب وہ کنول
بند ہو گیا سی شمال کی جانب اس مسجد کے ایک محجر ہی سنک مرمر
اور دوسرا محجر سنک ناسی کا اندر کے محجر میں زینت النسا بکیم کے
قبر ہی اور اوس کے سر ہانی تہ پر کتبہ لکھا ہوا ہے

دیکھو کتبہ ۴

لمبر ۱۰۲ مقبرہ غازی الدین خان

اجمیر دروازہ کی باہر مہر شاہ الدین المحاطب غازی الدین خان
فیروز خٹک بدر نظام الملک اصفحانہ کا یہ مقبرہ ہے جو عالمگیری مسجد کے
بڑے نامی میروغین سی ہیں یہ مقبرہ اونہون نی اپنی جی آپ بنوایا

نماز الامرا

حکمہ ۱۲۲ بجری مطابق ۱۲۲۷ عیسوی سال چارم ہلو شاسعالم بہادر شاہ من مقام
احمد آباد انکا انتقال ہوا تو انکی نعش کو میان لاکراونی کی بنائی ہوئے
مقبرہ میں دفن کیا یہ مقبرہ سارا سنک سرخا ہی اور اسکا دروازہ نہایت
خوبصورت ہے مقبرہ میں ایک صحن وسیع ہی اویکے جنوب و شمال کو
حجر متعدد دو کھئی اور دالان بنی ہوئی ہیں اور جانب شرق دروازہ
ترپو لیمہ کے طور پر اور جانب غرب زری سنک سرخا ہے اور کچھ
دونو پہلو میں کچھ صحن جوڑ کر دالان ہیں جنوبی دالان کی پاس ایک محجر
سنک باسی کا اوس محجر میں ایک اور محجر ہی سنک مرم کا جالی دار
اور بہت نفیس حالیاں کھدی ہوئی ہیں اوس محجر میں اب غازی الدین خان
اور انکی اولاد کی قبریں ہیں تکت اس مدرسہ میں سکرانری
طرف سے مدرسہ رہا اور اسی سبب مدرسہ کے نام سی شہور ہو گیا تھا
الدولہ نواب فضل علی خان لکنئو والہ فی اس کے خراج کے واسطے
ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ دی تھی چنانچہ سکرانری طرف سے کتبہ
انکی نام کا ایک پوار رکھ دیا اگر لکھا دیا

دیکھو کتبہ نمبر ۴۴

لمبر ۱۰۳ محجر شاسعالم بہادر شاہ

قطب صاحب کے درگاہ کے پاس ٹی مسجد سی ملا ہوا یہ محجر ہی حکمہ ۱۲۲
مطابق ۱۲۲۷ عیسوی شاسعالم بہادر شاہ کا انتقال ہوا تو اس محجر میں

بعد کے حکم سلطان عالی کو شہر عالم بادشاہ کا ستلہ بھری مطابقت
 عسکری انتقال ہوا تو وہ ہی اسی بھرمین کہی گئی بعد کے حکم محمد اکبر کا
 ثانی کا ستلہ بھری مطابقت عسکری انتقال ہوا تو وہ ہی اسی بھرمین
 ہوئی اگرچہ تاریخ وفات او کی قبر کے سر ہانی کندہ نہیں ہی مگر تمام
 ائمہ نے او کی مرثیہ تاریخ کہی تھی

چون رفت از جهان شد اکبر شد سیہ آسمان زد و دگر
 بایہ شادی تخت و تخت و تخت سال تاریخ او غم کمر
 ملکہ ۱۰ برج اندرون احاطہ مقبرہ یون
 مایون کی مقبرہ میں ایک چونا سا سج سنگ سرخا اور او کسین
 او سین سنگ مرمر ہی لگا ہوا اور او سین سنگ مرمر تعویذ کی و قیر
 ہیں اگرچہ نہیں معلوم کہ یہ کس کا برج ہے مگر او سین کہہ شک نہیں کہ ہا یون
 مقبرہ کے بہت بعد کا بلکہ حال کا بنا ہوا ہے اور ہم اس کو تھما ستلہ بھری
 مطابقت عسکری کا بنا ہوا جانتی ہیں

ملکہ ۱۰ شہری مسجد کو تو والی
 شہر شاہجہان آباد میں کو تو والی حیو ترہ کی پاس یہ مسجد ہے اس مسجد کو بوا
 روشن لد ولہ ظفر خان فی محمد شاہ کی عہد میں ستلہ بھری مطابقت
 لکھ

۸۱
 شہ عیسوی بنایا یہ مسجد ہی بیت خوش قطعہ ہی اگرچہ چونہ اور اسے
 بنی ہوئی ہی لیکن اسکے برج اور کلیساں سب سنہری مین ہیں اس
 برج شکستہ ہو گئی تھی سوائے روشن الدولہ کی دوسرے مسجد کے
 برج سپر چر ہادی ہیں اس مسجد کی پیشانی چنڈا شعار کند ہیں دیکھو کتبہ نمبر ۴۹
 مسجد و مدرستہ شرف الدولہ

۱۰۶
 شہر شاہجان آباد میں دیکھو اسکے بازار میں یہ مسجد ہے اور اسکے پاس
 مدرسہ اس مسجد اور مدرسہ کو نواب شرف الدولہ بہادر محمد شاہ
 بادشاہ کی عہد میں ۱۱۳۵ھ بمطابق ۱۷۲۲ء عیسوی بنایا یہ مسجد اگرچہ
 چونہ اور اسے بنی ہوئی ہی مگر اسکے تینوں برج شکستہ مگر
 مین مگر سنگ مرمری اساز دیے کہ پتیل کا شبہ جاتا ہی اس مسجد کے
 پیشانی پر ایک کتبہ لگا ہوا ہے
 ۱۰۷
 جنت منیر

دیکھو کتبہ نمبر ۴۹

لفظ
 جنت کے معنی الہ کے مین اور بیان مرادالات رصد ہی اور منیر ایک
 مہل ہی جو زبان کی محاورہ من صلی لفظ کی ساتھ بولتی ہیں
 کہانا وانا غرض کہ یہ رصد خانہ جسکو راجہ سواہی جسکے والی جی نور
 محمد شاہ بادشاہ کی حکم بموجب شہ جلوسی مطابق ۱۱۳۵ھ بمطابق
 ۱۷۲۲ء عیسوی بنایا اور حساب کے تحت کی ٹی اسپر کا رصد خانہ سوا
 ۴۹
 برج محمد شاہ

۸۲

جی پور اور تہرا اور نہارس اور جین من ہی بنا یا کیا اکثر آلات اس
 میں جو نہ اور تہر کی بنائی تھی تاکہ رصد میں فرق نہ پڑے یہ رصد خانہ
 اب بالکل خراب ہو گیا سب آلات ٹوٹ گئی ہیں اور سب کے تقسیم
 کئی ہیں کوئی آلہ اس قابل نہیں ہا کہ اس سے ایک ہی عمل ہو سکے
 تین آلہ منجملہ آلات کے جو چونہ اور تہر سے بنائی تھی اب یہی ٹوٹی ہوئے
 موجود ہیں

اول جی پرکاش

یہ آلہ ہی حساب ظل کا ایک سطح مشوری پر عمود بطور مقیاس کے قائم کر
 کر دائرہ افق ترستی من فٹ آٹھ انچہ کی قطر کا کھج کر اوپر چار
 درجہ کی کول دیوار کو من کی کوٹھی کی طرح اوتھائی ہیں کہ ایک درجہ
 زمین من دیا ہوا ہے اور تین اوپر نکلی ہوئی ہیں اویسے سا آٹھ درجہ
 ایک خانہ کہلا بطور طاق کی اور ایک بند رکھا ہے اندر کی سطح منظر
 کبھی نہیں اور درجات کے تقسیم کی ہے اور مقیاس اور سطح دائرہ اور فضا
 منقظرات کے سب تقسیم ہیں

دویم رام جستر

یہ آلہ ایک چوڑے سلامی شمال کی طرف سے مقدار عرض بلد اوتھا ہوا اور
 چار قوسین ہیں اور ہر ایک قوس کے دو نو طرف سیریاں دی
 نا

تاکہ سینہ یوں پر چڑھ کر سایہ کا حال دیکھیں! وحش ترہ کی نمی سے
 دو خوشین اور نگالی میں عدل النہار اور نقطۃ البروج کی لیکن نقتہ
 عرض بلد کی منحرف اور اوکے ہر ایک قوس پر تیس مہی بالکل
 سٹ کی اور خوشین ہی اکثر ٹوٹ گئی ہیں
 سیوم مہراثمہ جنس

یہ خبر درحقیقت تقیاس ہے یا ایک پاکہہ ہمیں بنا کر دائرہ عدل النہار حکما
 نصف قطر انہارہ کز کا ہی منحرف بقدر عرض بلد چونہ او دہری بنائے حکم
 بنایا تھا اوس پر رقی تقسیم ہے پاکہہ پر سیرہ بیان بنائی ہیں کہ اوس پر
 پاکہہ کی سر پر چڑھ جاتی ہیں اس طرح دائرہ عدل النہار کی دونوں
 سیرہ بیان بنائی ہیں کہ اون پر سایہ کو دیکھتی ہی اس خبر کی
 تقسیم بالکل خراب ہو گئی ہی اگرچہ ۸۵۲ عیسوی میں پاکہہ کی مرمت آ
 جی پورنی موجب شریک اگر کھولا چکل سویشی مقام دہلی کی کی لا پور
 مرمت نہیں ہوئے یہ تینوں کہ خود سواے جینکے فی ایجاد گئی ہیں اور
 انی سبب انکی ہندی نام رکھی ہیں
 کرہ مقعر

اسی خبر کے نمی دو کرہ مقعر آدھی آدھی بنائی ہیں سطح پر کہ مدار قطب
 بروجکا ہر ایک میں ناقص ہے اگر ایک کرہ کو اوٹھا کر دوسرے کرہ

رکھ دین تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کروٹوں میں بارہ تو سین بنائی ہیں تقسیم
بروج کی چھ خالی اور چھ بھری اور ہر حکمہ تقسیم کی خطوط تھی اور شا
قطب کی جانب میل تھا کہ اب وہ بھی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم ہی بالکل
مٹ گئی ہر خالی تو زمین پر پڑے ہوئی ہیں کہ اون پر سی حرکہ کر سائیہ کا حال
دیکھتی ہی قطران و نو کروٹ کا پیش رفت کا ہی اور چونہ انیس سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہیں

یہ رصد خانہ وہ ہے کہ زمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد پر
کئی کئی ہیں ورنہ اس سے پہلی یونانی ہیئت والون اور زریح بنائی والون
اون قاعدوں میں سے ایک کو ہی تسلیم نہیں کیا تھا اسی سبب سے یہ رصد خانہ
اپنی ساتھیوں میں یکہ اور بہ نامی ہی بلکہ جلوس محمد شاہ مظاہر علی شاہ
موافق سے لے کر راجہ سوامی جیسکہ نے کئی آدمی یا ضعیف ان پڑھوں کو
ساتھ فرنگستان میں بھیجی اور وہاں سے آلات رصد اور دیگر آلات
اور وہ لوگ خود ہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکھ کر انی اور زریح حد تک
لیز نام تھا بیان لائی اور اس رصد خانہ مطابقت کی لیز کی حساب
تقویم قمر میں آدھی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ میں جو تھا
دقیقہ یعنی سندرہ مل کا فرق نکلا انہی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ اس نے
میں انگریز ہی شریک تھی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد اس نے

۸۵
 رصد خانہ میں مانندی کا بر سب سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ یونانی ہیئت والوں نے
 ان نئی باتوں کی مان لینی پر بہت تکرار کی تھی اور یہ بات چاہیے
 کہ ان نئی باتوں کو عقلی دلیلوں سے ثابت کیا جاوے مگر جو کہ ان کے
 قاعدوں سے جو بات کہ حساب کی راہ سے نکالی جاتی تھی اور جو بات
 کہ رصدی دیکھی جاتی تھی وہ دونوں ہیک نکلتی تھیں اس واسطے یہ بھی مطابقت
 اوفان عدوں کی صحت کو کافی متصور ہو کر عقلی دلیلیں قائم کرنی رہا تو جو
 نہیں کی اور یا حقیقت قائم ہو سکیں اب ہر مقام پر ایک مختصر فہرست ان
 باتوں کی لکھی ہیں جو برخلاف یونانی ہیئت کی اس رصد خانہ میں تسلیم
 کی گئیں ہیں

- ۱ مدار خارج مرکز شمس کو بعضی تسلیم کیا
 - ۲ چاند کی حرکتوں کو بعضی مدار پر مانا
 - ۳ یہ بات تسلیم کی گئی کہ زہرہ اور عطارد ہی چاند کی طرح اقطاب
 روشن ہیں اور مدار اور ہلال ہوتی ہیں
 - ۴ یہ بات مانی گئی کہ محل کول کروئی شکل نہیں ہے بلکہ المہنجی شکل ہے
 - ۵ مشرق کی کردار روشن تارہ قبول گئی گئی جنکا انوار شمس نام ہے
 - ۶ اقطاب پر کی نشان مختلف مانی گئی کہ وضعی حرکت ہے ایک بے درجہ
- پورہ کمر تہی سین

رکھ دین تو سارا کرہ پورا ہو جاوے۔ ان کروٹوں میں بارہ تو سین بنائی ہیں تقسیم
بروج کی چھ خالی اور چھ بھری اور ہر حکمہ تقسیم کی خطوط تھی اور شا
قطب کی جانب میل تھا کہ اب وہ ہی ٹوٹ گیا ہی اور تقسیم ہی بالکل
مٹ گئی ہر خالی تو سین بن گئی ہوئی ہیں کہ اون پر سی حرز کر سایہ کا حال
دیکھتی ہی قطران و نو کروٹ کا پیش رفت کا ہی اور چونہ انیس سے نہایت
مستحکم بنی ہوئی ہیں

یہ رصد خانہ وہ ہے کہ زمین پہلی پہل انگریزی ہیئت جدید کے اکثر قواعد پر
کئی کئی ہیں ورنہ اس سے پہلی یونانی ہیئت والون اور زریح بنائی والوں
اون قواعد و نمونوں سے ایک کو ہی تسلیم نہیں کیا تھا اسی سبب سے یہ رصد خانہ
اپنی ساتھیوں میں یکہ اور بہ نامی ہی بلکہ جلوس محمد شاہ مظاہر علی شاہ
موافق سے لے کر راجہ سوامی جیسکہ نے کئی آدمی یا ضعیف ان پورہ میں
ساتھ فرنگستان میں بھیجے اور وہاں سے آلات رصد اور دیگر آلات
اور وہ لوگ خود ہی فرنگستان کا رصد خانہ دیکھ کر آئی اور زریح حد تک
لیز نام تھا بیان لائی اور اس رصد خانہ مطابقت کی نیز کی حساب
تقویم قمری میں آدھی درجہ کا اور کسوف اور خسوف کی زمانہ میں جو تھا
دقیقہ یعنی سندرہ مل کا فرق نکلا انہی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ اس نے
میں انگریز ہی شریک تھی بلکہ انگریزی ہیئت جدید کے قواعد اس نے

بافل بحری تاریخ سی مطابقت رکھتی ہی صرف اتنا فوق ہی کہ بحری سلا
محرم سی شروع ہوتا ہی اور محمد شاہی ربع الثانی سی ایک تاریخ سے
دوسرے تاریخ حساب کر کر نکالنی کی قاعدہ ربع کی کتابوں میں لکھی تھیں تمام
اونکی بیان کی حاجت نہیں الا اس قدر بیان کر دینا چاہی کہ کم جو ہے
شیخ مطاہی جو پہلے مصباح السنہ محمد شاہی حسابی اور بارہوی مصباح
سنہ محمد شاہی طالی کی تھی

لمبر ۱۰۸ شاہ مردان

یہ ایک گاہ ہی منصور علیان صفدر جنگ کے مقبرہ کی ساسنی حال اسکا پونا
کہ اوویم بائی وجہ محمد شاہ بادشاہ جو احمد شاہ کی سلطنت میں اول
نواب بائی اور پھر نواب سید صاحب الزمانی کا خطاب ملا شیخ سب
کی تھی سنہ بحری مطابق شیخ اوسکے پاس ایک تہہ آباہ نقش قدم
تھا اور یہ بیان کیا کہ یہ حضرت علی کی قدم کا نقش ہے نواب قدس
اوس نقش قدم کو اس مقام پر سنک مرمر کی حوض میں جمادیا اور اوس
حوض کی نجی سنک مرمر کا فرش کر کر محراب بنایا اور اوسکے کنارہ پر شعر
کرد یا شعر بر زمین کی نشان کھ پای تو بود سالیا سجد صاحب نظران
خواہد بود جب بنی عیشہ امیر کاہ کی ترقی ہوئی کئی احمد شاہ کی عہد
نواب قدس نے سنہ بحری مطابق سنہ غنیہ جاوید خواجہ سرائے

اس تمام ہی چار دیواریں اور مجلس خانہ اور مسجد اور حوض ہو گیا اور پھر
 مطابق ۱۰۸۹ھ عیسوی ۱۶۷۸ء بمطابق ۱۲۹۶ھ ہجری مطابق
 ۱۲۹۶ھ عیسوی ۱۶۷۸ء مطابق علیجان فی تقارخانہ نوابانہ درگاہ بہت جو
 راستہ یہ ہرنیہ کی بیٹوں کو بیان مجلس ہوئی ہی اور رمضان کے
 بیٹوں کو بہت جوم ہوتا ہی اور محرم میں تعزیه بین اتی ہیں اور بہت مجمع ہوا
 اور جس میدان میں تعزیه ہندی ہوتی ہیں اسکا نام کرملا رکھا ہی گئے
 ہی چار دیواریں میرزا اشرف بکجان فی بنوادی ہے

لمبر ۱۰۹ محضر المساجد

شہر شاہجان آباد کی اندر شیردر واریہ پاس ہے مسجد اس مسجد کو فخر النساء خانم
 بیوی نواب شجاعت خان فی ۱۲۹۱ھ ہجری مطابق ۱۸۷۸ء عیسوی بنایا ہے
 اگرچہ نہ مسجد بہت بڑی نہیں ہی لیکن بہت ہے خوش قطعہ بنی ہوئی ہے
 کسبند اس مسجد کی بہت خوبصورت ہیں اور خوش وضعی میں ٹائیلز
 روکار ہیں مسجد کی تمام سنگ مرمر کی ہی اور چائے سنگ مرمر
 دھاریان لگی ہوئی ہیں مسجد کی اندر اجارہ مک سنگ مرمر بہت نفس
 لکھا یا ہی برج اس مسجد کی نری سنگ مرمر کی ہیں اور سنگ مرمر ہی
 اوسمیں دھاریان لکائی ہیں گلس بالکل سنہری ہیں مسجد کی اندر فرج
 سنگ مرمر کا اور باہر سنگ مرمر کا ہی صلیع شمالی میں در و خروالا

۸۹
اور او کے اکی حوض بہت ہی خوبصورت بنا ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ وہ
اور فوار پاپ ٹوٹ گئی ہیں

لمبر ۱۱۰ . باغ محلدار خان

سب سے سنڈی سی توڑی ورا کی یہ باغ ہی محمد شاہ کی وقت میں ہمارے
محلدار خان فی اللہ بھری سطاقی اللہ عیسوی کے یہ باغ بنایا یہ باغ بہت
خوب اور نہایت نامی نہی ہے ایک اندر ایک باہرہ دری سنگین
بہت خوشنما اور ایک بہت بڑا حوض حسین نوٹھڑ کے ناسا کے او
نسر کی پانی ہی ہمیشہ ہزار مٹا ہی اس باغ کی دروازہ کی اکی استی
بازار بنایا تھا اور بازار کی سرون برتہ درہ دروازہ بنائی تھی ترو کے
نام سی سہو ر میں ان کے پولیو سر تاریخ کندہ ہے دیکھو کتبہ لمبر ۱۱۰

لمبر ۱۱۱ کہات نگہبود

شہر شاہجان آباد کی شمال شرق کو دریا کی کنارہ پر یہ ایک کھاتہ ہے
نکم کی مٹی شاسترین بیدون کی ہیں اور بود کھتی ہیں عقل اور سمجھ اور کیا
منہ و نکی اعتماد میں یہ بات ہے کہ دو ایرجک کی ابتدا میں جس کو
اونکی حساب بموجب ۲۹۵۲ برس ہو برہما جی سب بید و نگہبود
کئی تہی جب وہ میان آئی تو پریشانی پر وہ سب یاد دلایے اور
سمجھا دی اس واسطے کہ بود سکا نام پڑا اور یہی کہتی ہیں کہ راجہ جدر

پوتی اندر پرت مہا

اس مقام پر مونی، ماکس کی مٹی کو بڑا حک کیا تھا اور حاک کر نیکی چھینڈنے
 ایک چتری تیار کی تھی کچھ بے بن کہ اسی چتری کو تو کبریاؤں بادشاہ
 فی سلیم کدہ کی نیچی نیلی چتری بنائی ہوا اور شد و نکاہیہ ہی اعتقاد ہے
 کہ اس کماٹ پر اگر مردہ ہو نکا جاوے تو بہت شوری لگرو غنہ سنگ و
 اور یقینی اس کی مکت ہو جاتی ہی گھنا شہ جبری مطاویٰ شہ عیسو
 اس مقام پر بند و ن فی چھ کماٹ سنگ سرخے بہت اچھی اچھی بنائی
 صبح کو نہان والی عورتوں اور مرد و نکا عجیب عجم تو مایہ جلیے حسن
 خجالت سی آفتاب ہی زرد رنگ نکلتا ہی

لمبر ۱۱۲ مسجد روشن الدولہ

شہر شاہجان آباد میں قاضی ارہ کی پاس پول کی منڈی اور فیض مارا
 یہ مسجد ہے اس مسجد کو نواب روشن الدولہ ظفر خان فی محمد شاہ
 عہد میں شہ جبری مطاویٰ شہ عیسو بنایا تھا اس مسجد کی تیون برج
 شہر ہی خدمت ہوئی کہ یہاں کی برج اوکھا کر کو توالی جو تیرہ
 پاس کی شہر مسجد میں لگائی ہیں یہ مسجد بہت نفیس بنی ہوئی ہے
 مگر اب بالکل شکستہ اور خراب ہو گئی تھی اور قریب کہ گرجہ قاضی فیض
 خاں صاحب نے انہی سنگ بنی اور عالی ہمتی سی اس مسجد کی بالکل مر
 دیکھو کتبہ ملزہ کردی ہے اس مسجد کی پیشانی پر تاریخ کند ہے

لمبر ۱۱۳ باغ ناظر

قطب صاحب کے تواج میں جہری سی توڑی ورا کی یہ باغ سی سلسلہ بحریہ
مطابق سلسلہ عیسوی۔ ناظر روز افزون حواجہ سیرا محمد شاہ کی عہد میں یہ
باغ بنایا تھا اسکے اندر چاروں طرف سنگین چوٹی چوٹی مکان بنی ہوئے
میں چوچمین سنگ سرخا ایک مکان بہت نفیس ہی اویسے کی خاص ہے
باغ کی راستے شاہ محمد شاہ کی وقت میں بہت اچھی ہو رہا ہے تو صرف
نام کو درخت رہ گئی ہیں اس باغ کی چار دیواری پختہ بنی ہوئی ہے اور
اویسے دروازہ پر کتبہ لگا ہوا ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۵۲

لمبر ۱۱۴ مہجر محمد شاہ بادشاہ

حضرت نظام الدین کی درگاہ کی صحن میں مہجر محمد شاہ بادشاہ نے
سلسلہ بحری مطابق سلسلہ عیسوی انتقال کیا اور بیان فن ہوا مشہور ہے
کہ یہ مہجر محمد شاہ فی اپ بنایا تھا یہ مہجر بہت عمدہ بنا ہوا ہے لطافت اور
ایکے حدی زیادہ اور خوبصورتی اور خوشنمائی سے بی اندازہ ہے
سنگ مرمر اس مہجر کا ایسا امدار اور خوش رنگ اور خوش فاش ہے
کہ موتی کی آب اویسے کی خاک ہی گل ہوئی ہل تی منبت کا ہے
ایسی ہیں کہ نگار خانہ چین ہی اسکے کی ماتے یہ مہجر بہت نامی ہے
وحقیقت اپنا ثانی نہیں کہتا اس مہجر کی دروازہ میں دو پتہ سنگ مرمر

مرات افاب

ایک نڈال ایسی خوبصورت چٹری ہوئی تھیں کہ آدمی دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے
اس مجرمین محمد شاہ کی قبر کے سوا نواب صاحبہ محل اونکی بوی اور میرزا
محمد شاہ کی پوتی کی اور میرزا عاشوری کی بھی قبریں اور تین
قبریں اور بادشاہ زادوں کی ہیں

لمبر ۱۱۱ قدسیہ باغ

کسیریدروازہ کی باہر دریا کی کنارہ یہ باغ سی او دہم بائی وجہ
محمد شاہ بادشاہ والدہ احمد شاہ کا جبکہ احمد شاہ بادشاہ ہوا تو انکو خط
نواب بائی کا ملا اور یہ نواب قدسیہ صاحب الزمانی کا خطاب ملا
چنانچہ انہوں نے اپنی نام پر یہ باغ بمقام ۱۱۲۲ھ بمطابق ۱۷۰۸ء عیسوی
بنایا اس باغ کا برج بہت خوشنما ہی و زاویے اندر ایک بارہ در
سنگین اور ایک مسجد بہت خوبصورت بنی ہوئی موجود ہے

لمبر ۱۱۲ چوہی مسجد

یہ مسجد احمد شاہ بادشاہ نے ۱۱۲۲ھ بمطابق ۱۷۰۸ء عیسوی قلعہ شہر
بنائی تھی اس کے ستون اور محرابیں سب چوہی تھیں اس
چوہی مسجد کو کرمشہور ہے مگر وہ مسجد بالکل ٹوٹ گئی تھی ۱۱۲۸ء عیسوی
مطابق ۱۷۱۵ھ بمطابق ۱۷۱۵ء عیسوی یہ مسجد سرکار کی طرف سے پہری ہے
شہری مسجد

شہر شامیان ماد میں شلعہ کی نجی یہ ایک مسجدی بہت خوبصورت
 ہے۔ پاؤن تک سنک باسی کی بنی ہوئی اور دو میناریں اس کے
 وہ بھی نہایت خوبصورت ہیں کام کلنیاں اسکی شہر کے مین اور
 تینوں برج ہی شہر ہی مکر وہ برج ٹوٹ گئی تھی اسوائے سطلے شہر
 مطابق شلعہ عیسویں ہا در شاہ بادشاہ فی اون بر جون کو اتار کے
 سنک باسی کی برج او سکی حکیمہ لکادی مین اس مسجد کو شلعہ شہر
 مطابق شلعہ عیسوی جاوید خان خواجہ سرانچو نواب قدیمہ احمد شاہ
 کی مان کا بہت مقرب تھا اور اسی سبب سے نواب بہادر اور سکھو خطا
 ملا تھا نہایت ہی اس مسجد میں ایک حوض ہی تھا مگر اب او مین پانی
 نہیں آتا اس مسجد کی مٹانی پر تاریخ کندہ ہے

دیکھو کتبہ لمبر ۵۳

لمبر ۱۱۹ مقبرہ منصور یا سفدر حنک
 یہ مقبرہ ہی ابو منصور خان بہادر صفدر حنک کا جو احمد شاہ بادشاہ کی پڑ
 جبکہ سترہویں و مجھے شلعہ شہری مطابق شلعہ عیسوی انکا انتقال ہوا
 انتقام پر او کو دفن کیا اور نواب شجاع الدولہ او کی مٹی فی شہد
 بلال محمد خان کی استہام من تن لاکہم روپہ شرح کر کر یہ مقبرہ بنایا
 یہ مقبرہ نہایت خوبصورت ہے سکرے پاؤن تک سنک سر حکا
 بنا ہوا ہے اور جا بجا سنک ممبر کی دبا ریاں اور چو کی لگی ہیں

رج اسکا تمام سنک مرکا ہی اور اندر ہی اجارہ تک سنک مرکا ہوا ہے
 قبر کا تعویذ ہی سنک کا ہی اویس کے غمی ایک تہ خانہ ہی حسین اصل قبر
 ہوئی ہی عمارت اسکی ایسی نازک اور باریک ہی کہ اپنا نظیر نہیں رکھتی
 تقسیم مکانات کی ہی بہت اچھی طرح پرگی ہی چار دیواری حوضہ اور نہر
 کبھی ہی اور اوہین باغ ارہٹہ اور چاروں طرف نہرین اور حوضہ
 ہوئی بہن باغ کی تین طرف مکانات دکھانا بنائی بہن جنوبی مکان ہوئے
 محل کی نام سی شہور ہے اور عربی مکان جنگلی محل کی نام سی اور شمالی
 مکان بادشاہ سند کی نام سی ضلع شیخ من وازہ ہی بہت بلند
 اور اوس وازہ من طرح طرح کی مکانات اور چھان بنی ہوئی ہیں
 اور دروازہ کی پاس ایک مسجد ہی نری سنک سرچے چار دیواری
 چاروں کونوں پر چار برجیاں ہیں اور اوہین بہت باریک جالی سے
 سنج کی لکائی ہی کہ اویس کے سبب بہت بہار معلوم ہوئی ہی مہر
 دیکھو کتبہ اندر زما رخ کندہ ہے

کا لکا

لمر ۱۱

موضع بہا پور کی سرحد من شاہجان آباد ہے چہ کوس جنوب کطرف ہے
 مندر ہی ہندو کی اعتقاد میں کسی فرضی زمانہ من سنبہ اور سنبہ
 دور کچھ پس تھے اونہو نے اوس زمانہ کی دیوتاؤں کو سنبہ

جب برہانک فریاد و کئی تو اوسنے کہا کہ مجھسی تو مہاری رچا نہیں ہے
 تم مہا کے یعنی پارتنی کا استوت کرو و مہار سہاتیا کر لی جب اول تو
 مہا کے کا استوت کیا تو مہا مائی کی مہنہ میں سی ایک دیوی پیدا ہوئے
 کو شکے اوسکا نام ہندا اوس دیوی نی دو لور کچھ سون کے ایک لور کو
 جسکا نام رکت پنج تھا مارا اوسکے لہو کی بوند و نسی بی تھا کچھ پس ہو
 تب کو شکے دیوی کی ہون میں سی کالی دیوی پیدا ہوئی اوسکا ایک
 ہونٹ پرت پرتا اور دوسرا اکاس میں جسکو کوشکی مارتی تھی کالی
 اوسکا لہو زمین پر کرنی نہیں دیتی تھی دو اپر حاک کے اخیر میں جسکو
 چار ہزار نو سو تریس برس سوئے کالی دیوی نی اس پار پرانیاستہاں
 کیا جسے یہاں پرستش ہوتی سی مکر یہ مندر ۱۲۲ مکر حاجت مطا
 ۱۲۱ شہہ بھری ہوا فی شہہ عیسو بنابی پہلی پہل اسمقام پر لداو کی مادہ
 تھی اور مورت کی کہ جو بن کھڑا تھری سنگ سرخ اور سنگ مرمر کا
 کھڑا بنا اوسکے بائیں طرف دیوی کا نام اور سمت کندہ ہیں ۱۲۳
 نطابق شہہ عیسو راجہ کدار ناتھ نی جو محمد اکبر شاہ بادشاہانی کے
 عہد میں نظارت کی پیشکار تھی اوس لداو پر یہ برج لبنا بنایا اور
 کی غلام کر دشا اوسکے کرد و نوا دی اب اسمقام بہت مکانات
 مہاجنون نی میلہ میں او ترنی کی لئی نیانی سین چیت اسمن اور سوئے

آئین کو ہتمام برجائی کا بڑی دھوم سی میلہ ہوتا اہمند رکی دروازہ کے
 اکی سنگ سرجے دوشرا اور ایک ترسول بنا ہوا یہ اور شیرون پر
 کہتا نکتا سی بتری اوں کشتہ کو ہلاتی ہیں اور دیہی مانی کی جی کہہ کر چلا
 میں بند و نکوا اعتقاد سے کہ شیرون کی شہہ برہوار ہو کر دیہی جی
 بیان پداری ہیں اس سبب سے شیرون کی صورت دروازہ کی آگے
 سنائی ہی اہمند رکی پوجاری و نو وقت پوجا کرتی ہیں اور کیا دیکھی
 دنی دیہی جی کو ہوک لکاتی ہیں اس تہہ کو لال لال کپڑی کوتہ کٹا
 لگی ہوئی ہنار کہی ہیں اور ایک پلنگری بنا رکھی ہی رات کو پلنگر
 سجا کر دیہی جی کی کتہری میں رکھ دیتی ہیں اور یہ اعتقاد کہتی ہیں
 کہ دمی جی رات کو اس پر سکہ فرماتی ہیں کتہرہ کی اوپر دن رات تاقہ
 کہی کا چراغ جلتا رکھتی ہیں اور دیہی جی کئی جوت اس کو کہتی ہیں اور
 چراغ کا بھناہت بڑا جانتی ہیں جاتریوں کی جب مراداتی ہی دیہی
 پر پتہ اور شمیانہ چرباتی ہیں ۔ سر قوم رتہ ریہی دنی قبلہ گانے

لال بیکلہ

لمبر ۱۳

پرانی قلعہ کی قریب یہ مقبرہ ہی لال کتور شاہ عالم کی نان کا قریب
 سحری سطلوں کے عیسوی شاہ عالم فی یہ مقبرہ بنا یا ہوتی کہتے ہیں
 تو لال کتور کی قبر ہی اور بڑی کنبہ میں حکیم جان شاہ عالم کی مٹی

قبر ہی یہ دونوں بندہ والا نوکی نری شکسکے ہیں جو اس سبب
 اور خواہ لال کنور کی دفن ہونی کی سبب لال بنگلہ کی نام ہی شہر
 اب اس نواح میں بہت سی قبریں جانداں تو یہ ہو کسی ہیں اسکی
 میں ایک محرواب فتح آبادی سنگیم اور ایک محرمیرا بلاتی کا حال
 بہادر شاہ بادشاہ ثانی نے بنایا ہی

لمبر ۱۴۱ مقبرہ شہف خان

شاہ مردان کی پاس نواب و الفقار الدولہ میرزا شہف خان بہادر
 مقبرہ ہی جو میرزا محسن صفدر حاکم کی بیانی کی سالی تھی جبکہ ۹۸۰ھ
 مطابق ۱۵۷۲ء میں انکا انتقال ہوا تو اس مقام پر دفن کیا یہ مقبرہ کچھ
 نفیس نہیں ہے چونکہ یہی بنا ہوا ہے مگر اخیر زمانہ کی اکائی میں
 کی قبر ہے

لمبر ۱۴۲ جیسو کا بڑا مندر

شہر شاہجان آباد میں ہرم پورہ کی محلہ میں لالہ ہرکراہی اور لالہ
 مہاجنوں نے یہ مندر بنایا ہے محنت بکرا بہت مطابق ۱۵۷۲ء
 ۱۵۷۲ء ہجری میں مندر بنایا شروع ہوا اور آٹھ برس کے بعد مندر
 تیار ہوا اس کو یون کی پہلی پوجا مندر میں منی بیا کہہ کے پوجا
 مطابق ۱۵۷۲ء عیسوی ۱۱۷۲ھ میں مندر چوڑا اور آٹھ برس کے

۹۸
اکثر شہنشاہ مملکت ہوا ہے کل جس کا کل شہنشاہین پانچ لاکھ روپیہ اس
مندری کی تیاری میں خرچ ہوئی ہیں کہتی ہیں کہ اس مندر میں ہوا لاکھ روپیہ
کی تیاری کی صرف ایک بیدی ہے
مہر ۱۲۳
کر جا کھر

کشیدروازہ کی پاس شہر شاہجان کی اندر یہ کر جا کھر ہی اس مسجد کو
کرنیل جس اسکے صاحب بہادر نے بنایا یہ تعمیر کے ۱۸۲۶ء عیسوی
مطابق ۱۲۴۲ھ ہجری میں شروع ہوئے اور دس کھیت کے عرصہ میں نوے
سزار روپیہ خرچ ہو کر تیار ہوا اور شہنشاہ مملکت کے اندر بجای فر
لما ہوا ہے وہ اس لاکھ سی عائد ہے اسکے عمارت کے خوبی اور خوش
بیان سی بہر ہی حقیقت میں یہ بات ہے کہ ایسا خوبصورت کر جا کھر بہت کم
ہو کا اسکا کل جس کل صلیب پر ہی بہت خوبصورت اور رنہ بہر ہی سے او
اسکا کبندہ اور اندر کی کمرہ بہت خوبصورت سی بنائی ہیں اسی کر جا
صحن میں ولیم فریز صاحب کی قبر ہے اور اسکے گرد نہایت خوب
اسنی کثرہ لگا ہوا ہے

مہر ۱۲۴
جوک مایا

بھاگوت قطب صاحب کے لاشہ کی پاس مندر ہے بہت نامی مند و نکی اعتقاد میں ہے
کہ جب کس کچھیس نے بہت سراوٹا یا تو برہانی کرشن اور مارونکی جہر
نہ

اخیر دو اہر حاکم من جہو ہندی حسابے چار ہزار سو سو ری بن بن
 بد یو کی ہان یو کی رانی کی پٹ سی کرشن اوتارنی جنم یا کنس کے
 در کی ماری کرشن کو کوکل میں تند حاعر ف سود ہا کی ماس ڈال کے
 اور جسود ہا کی مٹی کو منہر میں اوشالا لائی گئیں اوس مٹی کو اوتار
 زمین پر دی مارنا جا ہا کہ وہ بجلی ہو کر اوز کی اور یہ اسکا استہان
 مکر یہ ہند بہت قریب بنا ہوا ہے ۱۲۴۳ء بھری مطابق ۱۸۶۷ء عیسوی میں
 سیڈیل نی جواکبر شاہ ثانی کی نوکرتی اس ہند کو بنا یا یہ ہند
 انیت پتھری بنا ہوا ہے مین سی چوٹی مکت اکتالیس فٹ اونچا ہے
 اور کس پر اینہ لکایا ہے ہند میں ہی مورت نہیں ہی بن کر ہتے
 اور اوسکے گرد سنک بر مر کا تھانولہ بنا ہوا ہے اسی پتھرو جی بن
 ہر نقہ بیان میلہ ہوتا ہے نبی اس ہند کو بہت مانتی ہیں کیونکہ چر ہاؤن
 ہان جو نہیں چڑھتا

۱۲۴۵ء جیسو کا چوٹا مندر

شہر شاہجان آباد میں ستہہ کی کلی میں یہ مندر ہے اس ہند کو ہزار
 شہر کی سڑکوں نی ملکر بنایا ہے اور نجاتی ہند رکھلاتا ہے اس ہند
 تیاری ہوہ سیکہ دو جہت مطابق ۱۸۶۷ء عیسوی موافق ۱۲۴۵ء
 ہجری کے شروع ہوئی اور سات برس کے عرصہ میں بن چکا

نئی شہر کے تروڈی شہر ۱۸۹۱ء مطابق ۱۲۸۳ھ عیسوی کے سرکون کے مذہب کے
 موافق ہندو من مہاراج براجوان کے ہونے پر یہی جو نہ اسٹ کا بنا ہوا ہے
 اور ابد اکثر حکیمہ شہر مہر لگا ہوا ہے اور اس شہر کے ہی بالکل شہر
 ہندو کے تیار میں ہی کسی کیمہ و پیہر کوئی نہیں
 لمبر ۱۲۶ کوئی جہان کا

اس کوئی کو جو پروں کشمیر دروازہ واقع نی حاکم رئیس و معظم الدولہ
 امین الملک اختصاص نایر خان فرزند احمد بھجوان پوند سلطانہ طمس
 سیافلس شہنشاہ صاحب باورث بہادر فیروز جنگ صاحب کلان الحافہ
 شاہجہان آبادی ۱۲۸۳ عیسوی مطابق ۱۲۸۳ھ ہجری بنا ہوا شروع کیا اور
 یہ کوئی نہایت خوبصورت اور خوش وضع نی ہی اور حقیقت اس
 شعر کی مصداق ہے زہی عمارت کہ در تماشا شیش

بدیدہ باز نکرد دنگاہ از دیوار

لمبر ۱۲۷ مہجرت جہا نکیر
 میرزا جہا نکیر مہجرت اکبر شاہ بادشاہ ثانی کی جب آلہ آباد میں اونکا
 انتقال ہوا تو لاش اونکی بیان لاکر متصل صحن کا حضرت نظام الدین
 دفن کیا ۱۲۸۳ عیسوی مطابق ۱۲۸۳ھ ہجری مطابق ۱۲۸۳ھ ہجری
 یہ مہجرت یا یہ مہجرت شہر مہر کا ہی اور او میں بہت بارک گیا
 قادیان

با بیان ہی بہت خوبصورت ہیں اسکے دراواز میں ہی دوش

ایک ڈال نری سنگ مرمر کی چڑی ہوئی تھیں

لمبر ۱۲۸ ظفر محل یا جبل محل

قلعہ شاہجان کے باغ حیات جس میں محوضی اوسکی چون چمن

ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال فی شہر جلوس لوق

شہر بھری موافق شہر عیسوی ایک مکان بنایا سی نرسنگ سنج کا

اور ظفر محل اوسکے ہی کی تاریخ ہی اوسکے چمن ایک درجہ سے

بطور کمرہ کی اور چاروں طرف غلام کر دئیے اور کونون حجرہ

اور چاروں ضلعوں میں ششمن میں جانب شرق مکان کی ایک

بنایا سی اگرچہ یہ مکان ہی بہت اچھا بنایا لا محض کی کوہستہ

لمبر ۱۲۹ سیرا محل

قلعہ شاہجان میں ہوئی محل کی ایک نہر شہر کی کنارہ شہر

بطابق شہر عیسوی ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حال

ایک بارہ دری نری سنگ مرمر کی بنائی سی اور سیرا محل اسکا نام

رکھا ہی اس محل کی ایک جو قدیمی نہر مارچ کی سی اوسمیں جو جس فوارہ

چاندی کی تھی وہ تو اب نہیں رہی مگر نہر کوئی ہی یہ محل ہی

زمانہ کی لائق بہت اچھا بنایا ہے

کوٹلی داکشا

لہر ۱۳

قطب صاحب کے نواح میں ایک سیرکاد اور کان داکشا بھی صاحب الا مناب
عالی مناصب فرزند ارجمند بھان پوند سلطان محمد علی الدولہ امین الملک
اختصاص یار خان طامس شافلس سکف صاحب یارونٹ بہادر فیروز
صاحب کلان بہادر شاہ بھان آباد کا صاحب مدوح فی اس کوٹلی کو
شہ ۱۲۴۲ ہجری مطابق ۱۸۲۶ عیسوی بنانا شروع کیا یہ کوٹلی نہایت نفیس
ولطیف ہے اور یہ شہر اسی پر صادق آتا ہے اگر فردوس کی زمین اس

بہمن ست وہمن ست وہمن ست
باؤلی در کا حضرت صاحب

لہر ۱۳

قطب صاحب کے درکاد کی پائیں مسجد کی ان ندیم الدولہ خلیفہ الملک حافظ
محمد داود خان بہادر ستیم جنگ فی شہ ۱۲۴۲ ہجری مطابق ۱۸۲۶ عیسوی
باؤلی بنانی شروع کی اور شہ ۱۲۴۳ ہجری مطابق ۱۸۲۷ عیسوی یہ باؤلی بن
باؤلی نہایت خوبصورت بنی ہی نری چونہ اور شک خار اسی سے
ہوئی سی قریب چودہ ہزار روپہ کی سوای قیمت تہر کی اس باؤلی
بہمن خراج ہوئی بہمن

اہنی بل ہیدن

لہر ۱۳

غازی آباد کی پائیں ہندن ایک ندی سی اوسپر سرکار انگریزی

۱۰۳
 شہ جری مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء آہنی پل باندھا یہ پل نہایت عجیب ہے
 لوی کی کمانوں پر عجب خوبصورتی سی لٹہ لٹکائی ہیں اور اوپر
 رستہ بنایا یہی ایسی ترکیب ان کمانوں کی رکھی ہے کہ جب کو
 وزنی چڑھتی ہے تو بوجھ سہارنیکو کمانی جھک جاتی ہے ہر چیز کے
 چلنے سے یہ پل جھکتا ہے اور کمانیاں بوجھ بٹالیتی ہیں اس فوج میں
 اس قسم کا پل عجیب و زکازی ہے
 لمبر ۱۳ ملال ڈلی

شہر شامیان بادمین قلعہ کی بھی خاص بازار کی سانس مہوب حکم لار
 الن براہادر کی شہ جری مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء حوض تیار ہے خوشبو
 سے پاؤں تک سنبک سرخکا بنایا ہے اور چاروں کونوں پر چار
 برج کثرہ دارہیت خوشمائی سی بنائی ہیں دو طرف غرضت
 شیرمیان بنی ہوئی ہیں نہر کی پانی سی یہ حوض ہمیشہ بہا رہتا ہے
 طول اسکا پانیس فٹ اور دیرسوفٹ ہے اس حوض کی بنی سے اکثر
 کوٹن مہتی ہوئی ہیں اس سب سے لوگوں کو بہت آسائش ہے
 لمبر ۱۳ پل جدید نگہبود

نگہبود کی کماٹ کلکتہ دوارہ کے سانس اور سلیم کے کی برابر شہ جری
 مطاہی شہ عیسوی۱۸۶۶ء سرکار انگریزی نے تیار کیا یہ پل بنایا ہے

یہ مل چو نہ اور انٹ کا ہی لیکن ایسی خوشنالی اور مضبوطی سی بنا ہے
 اور ایسی خوش قطع اور بڑی قدر لادی ہیں کہ دیکھ کر آدمی شش در
 رہ جاتا ہی اسکے نبی سی یا کو اور بھی وقت ہو کسی سی اور کمود
 کماٹ اس مل سی بہت خوش معلوم ہوتی ہیں برسات کے دنوں
 صد ہا آدمی سیر و تماشا دیکھنی کو جاتی ہیں اور ہر روز میلہ رہتا ہے

خاتمہ

اردو زبان کی بیان مین

ابند و نمکی راج میں تو بیان ہندو بہاشا بولنی چالنی لکھنی پر ہی
 اتی تھی شمشہ جبری مطالی^{۹۱} عیسو موافق شمس^{۹۲} بکرا جت کے جب
 مسلمانوں کی سلطنت فی بیان تمام بکرا تو بادشاہی فر فارسی ہو
 مکر زبان عایا کی وی بہاشا رسی شمشہ جبری مطالی^{۹۳} عیسو بک
 بادشاہی فقر کی رعایا میں فارسی رواج نہیں ہوا اسکے چند روز بعد
 سلطان بکھر لودھی کی عہد میں سے پہلی ہندو نہیں سی سیوں نے
 جو ہمیشہ امور ات ملکی اور تربیب و فقر میں مداخلت کرتی ہی رہے
 لکھنا پر بنا شروع کیا پھر تہ رفتہ اور قون نی ہی شروع کر لیا او
 فارسی لکھنی پر ہی کا ہندو نہیں ہی رواج ہو گیا
 اگرچہ بابراور جہانگیر کے عہد تک ہندو بہاشا میں کچھ تغیر
 نہیں

۱۰۵
 نہیں ہوتی تھی بسماں اپنی کھٹکوں فارسی زبان میں اور ہندو اپنی کھٹکوں ہاشا
 کیا کرتی تھی برب ہی اخیر سر نے خطی ہاشا ہون کے زمانہ سے
 یعنی حضرت سیخ سی تیرہویں صدی میں فارسی زبان میں ہاشا کی لفظ
 ملانی شروع کی تھی اور کچھ پہلیاں اور مکران اور تبت میں
 زبان میں کہیں تہین جہین اکثر الفاظ ہاشا کی تھی غالب سے کہ تہ
 ہاشا میں جب سی سی ملاپ شروع ہوا ہو مکران ہاشا جبکہ
 زبان کہا جاوی حکمہ شامہان بادشاہ فی شہ جری بن شہ عیسو
 شہ شامہان آباد آباد کیا اور ہر ملک کی لوگوں کا مجمع ہوا اس
 زمانہ میں فارسی زبان اور سب سے ہاشا بہت ملکی اور بعضی
 لفظوں اور اکثر ہاشا کی لفظوں میں سبب کثرت استعمال کی تھی
 تبدیل ہو گئی ہو کئی ہو کئی شکر بادشاہی اور اردو میں ان دنوں
 ترکیب سے نئی زبان پیدا ہو گئی اور اسی سبب سے زبان کا اردو
 پہ کثرت استعمال سی لفظ زبان کا محذوف ہو کر اس کا بکوارڈ
 کہنی لگی رفتہ رفتہ اس زبان کی تہذیب اور ارش کے ہوتے
 بیان مت کہ بختا شہ جری بن شہ عیسو کے لفظی اور ترکیب
 عالمگیر کی عہد میں شعر کہنا شروع ہوا اگرچہ شعور سے کہ سب سے
 پہلی اس زبان میں ولی فی شعر کہا مگر خود ولی کی اشعار ہی معلوم ہوتے

کہ اوس سی ہی سی سببیں زبان میں شعر ہای ہوئے وسیع ہر
اور شاعروں کی زبان پر طرز نکلتی ہی مگر اوس زمانہ کی شعریں
اور نہایت سست بندش کی تھی ہر دن میں اسکو ترقی ہوتی تھی

۱ بیان ہکت کہ میرا و سودانی اوسکو کمال پر پونچھا
۲ میر کی زبان اسی صاف اور شستہ ہے اور اوسکے شعروں میں
اسی اچھی محاورات کی تکلف نہ ہی تھیں کہ آجکے سادہ وسیع
تعریف کرتی ہیں سودا کی زبان ہی اگرچہ بہت خوب ہے اور سچے
تیزی میر پر غالب ہے مگر میر کی زبان کو اوسکے زبان نہیں
۴ اردو و ترکی لکھنی والو میں میرا من جسنی باغ بہار لکھا ہے
فوق لیکھا حقیقت میں نظم لکھنی میں جسا کمال میر کو ہی ترکی لکھنی میں

و ایسا ہی کمال میرا من کو ہی

۵ عربی زبان کا اردو میں ترجمہ سب سے پہلی مولوی عبدالقادر
اور مولوی رفیع الدین صاحب نے کیا مولوی عبدالقادر صاحب نے
اردو ترجمہ کلام الہد کا اردو لغات کی اسی ایک بڑی سند
اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ترجمہ تراکیب نحوی کی ہے

۶ ایک بہت عمدہ دستاویز ہے اردو زبان کی شعروں کا یہی طریقہ فارسی شعروں کے قاعدہ پر

۱۰۷
 پون ہی آن بُرای کہ کو یا جوان مرد خوبصورت لڑکی کی تعریف میں
 کہتا ہی، ہندی بہا شاہین دستور تھا کہ عورت کے زبانی مرد کی نسبت
 شوقیہ شعر ہوتی ہی بعضی بعضی دفعہ اردو زبان میں سطح پر ہی شعر کہا جاتا
 اور اسکو سختی بولتی ہیں غالب کہ تجھنا شہ لہجری سطا تھیں شمع انسا لہ
 فی اسکو رواج دیا، فارسی شعروں کی جو بحرین اقسام ہیں وہ اردو
 شعروں میں مروج ہیں الا مکرئی اور سیلانی کا وزن ہی انوری زبان ہی کی
 حسین اکثر بہا شاہی ہوئی ہو، نسبتیں جو مشہور ہیں فضرہ ہوتی ہیں کہ انہوں
 باتیں بازاید خیرین حسین کچھ باعتبار ظاہر کی نہایت نہیں معلوم ہوتی
 بیان کی جاتی ہیں اور مخاطب سے پوچھا جاتا کہ ایسی ایک بات جامع مانا
 مکرئی میں سہی بائی جاوے، پہلی میں کسی چیز کی اوصاف اور خصائص
 اور سیلانی لکھی جاتی نہیں اور مخاطب سے پوچھا جاتا کہ وہ نہر کیا ہے
 بڑی خوبی پہلی کی ہے کہ اس میں اوس چیز کا نام ہی آجائے جس کے اوصاف
 اور خصائص بیان کئی کئی ہیں پراوس پر ہی مخاطب سمجھی الا مکرئی میں
 زبانی و معنی بات بیان کئی جاتی ہی کہ جنہیں ایک سے معشوق مراد
 ہوتا ہی اور دوسرے اور کچھ قلیل و کثرت چاہی معشوق کی بات ہی مکر جائے

پہیلیاں

دیالینی جریخ

مالا ہا تو سکو ہا یا ۱۰۰ براہو اکہ کام نہ آیا
 نہیں لے دیا سکا نا تو ۱۰۰ بوجہی تو بوجہ نہیں چور کمر

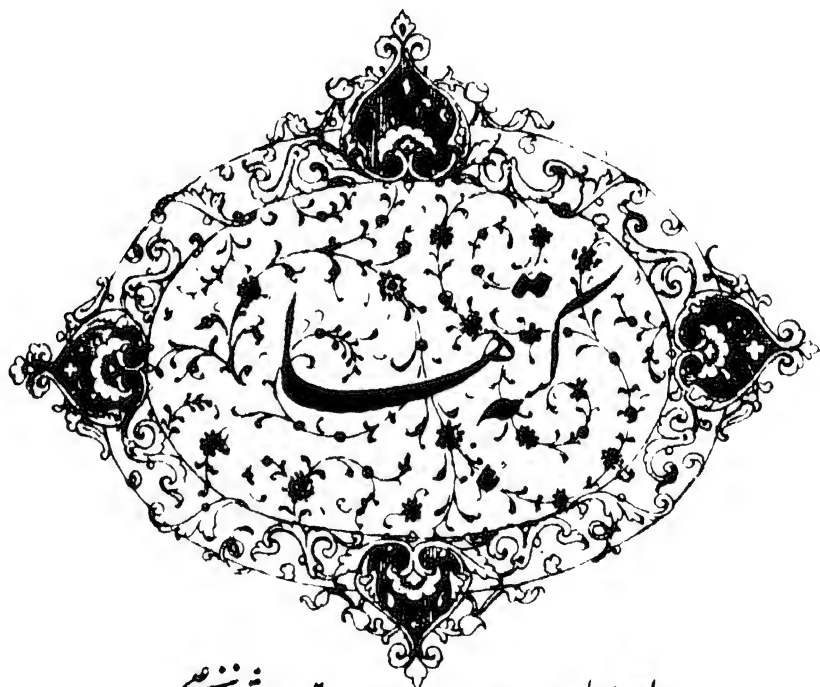
فارسی بولی آئی نا ترکی بولی مانسی نا
ہندی کشتی عاری اوی سنبہ دیکھو چو آبی اوی
مکری

اپ ہلی اور کو ہلاوے واکا ہنا سو کو ہلاوے
ہل ہلا کی ہسانسکھا اسی ہی جن ناسکھی پنچا
نستین

گوشت کیون نہ کہا یا دُوم کیون نہ کہا یا
انار کہا یا کیون نہین وزیر رکھا کیون نہین
سموسہ کیون نہ کہا یا جوتہ کیون نہین
ریختی

اچا جو خفا ہستی تم ای صنم اچھا لوہین ہی بولون کی خدا کی قسم اچھا
سحر اردو

عشق کوئی سین اوس پیوے میر صاحب بھی کھا دلو اینہن
میر اوس نم باز انکھون میں ساری شنی شراب کیسی ہے
ہم ہوئی تم ہوئی کہ میر ہوئے اوسکی لہو نہیں سب میر ہوئے
ممت باخبر



مطبعة مطبع احمدی واقع دہلی ہندوستان
شمارہ ۱۲ بھری و ۱۵۳۳

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

ਸ੍ਰੀ ਹਨੁਮਤੋ ਨਮੋ ਸਤਿਗੁਰੇ ਸਦਾ ਪੂਰਨ ਬਲਦਾਇਕਾਰਿ ॥

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ १ ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥ २ ॥
 श्रीगुरुभ्यो नमः ॥ ३ ॥
 श्रीगणेशाय नमः ॥ ४ ॥
 श्रीविष्णवे नमः ॥ ५ ॥
 श्रीशिवाय नमः ॥ ६ ॥
 श्रीब्रह्माय नमः ॥ ७ ॥
 श्रीमहेश्वराय नमः ॥ ८ ॥
 श्रीनारायणाय नमः ॥ ९ ॥
 श्रीरामाय नमः ॥ १० ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥ ११ ॥
 श्रीगुरुभ्यो नमः ॥ १२ ॥
 श्रीगणेशाय नमः ॥ १३ ॥
 श्रीविष्णवे नमः ॥ १४ ॥
 श्रीशिवाय नमः ॥ १५ ॥
 श्रीब्रह्माय नमः ॥ १६ ॥
 श्रीमहेश्वराय नमः ॥ १७ ॥
 श्रीनारायणाय नमः ॥ १८ ॥
 श्रीरामाय नमः ॥ १९ ॥
 श्रीकृष्णाय नमः ॥ २० ॥

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

ترجمہ درآب و جہان نہ تبارک کہی از سحر است که کدوا با سطح کار او کسی طواری نمی آید

آئی اور جو محمد علی ساری کی حق نہایت دہشتناک اور ہراساں کرنے کی سازشیں کرتا ہے اس کو آئندہ اس کی نیک نیتوں سے متنبہ کرنا چاہیے۔

ہماری دعا ہے کہ وہ اس گہا میں بطور خوب بساں کی جائے اور اس میں ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہے۔ آمین

اے عالمِ قضا کی آغوش میں کہہ دو کہ اب تک اور اب تک کی ساری عمر کا سونہر

از کس علم فقه است می رسد که کسی که از کس

فی الاسلام کتابت عالم مافی ہے

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو بڑا ہی اہم سمجھا تھا۔ لیکن اب میں نے سمجھ گیا ہے کہ میں تو بس ایک چھوٹا سا آدمی ہوں۔

نہ جہاں اور مل جھین لیں گی میرا دل ہے میری دل عزیزہ مدنی

کوشش تیار اور فحاشی لائے ہوئے شون کی نام پر جو قابلِ پریشانی ہی بنا یا ہو گا

و کسب و کار و تجارت و صنعت و معادن و کشاورزی و دامپروری و

۲ تمہ اصل ۲ .

६. संवत् १२२० वैशाख शुद्ध १५

शाकंरु वीरु पति श्री न दमनदं

वामदेवः श्रीमदीश्वरः ॥

حادث غروب

[illegible]

ንዕተርጌ ርጌ ከታላቅ ገጽ ጉዳት ጉዳት

ዓ. ለታላቅ ገጽ ጉዳት ጉዳት ጉዳት

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

جانب شمال

ንዕተርጌ ርጌ ከታላቅ ገጽ ጉዳት ጉዳት

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

ዕ. ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ ጸዕጽ

६० श्रीरा वी म वि उ पि या तं यं न याः प्र अर्थि दं ता त्र
 न प य अ क्ष णि त्वा नि वि रु र मि ल क र्ण य क्ष णा व रं
 मा म्मि ला रु वि रु द्ध ० व कि र्त तः श्रु थं न नो वि द्वि षां
 श्री म वि म्र ढ ता रु ढ व ट व तः प्रा स प या णो स वे
 ती ता मं दि ना ण दे ज षु र व ज्ञ म्ना त म्ब वा म्ब रु वा श र
 णं त्र न वि श्रु द्ध दि ति प त था णा क वा स स वः

جانب غیب

॥ अविंधादादिना हं विंशं वि न वि रुतस्त्रीर्षयात्राप
सगाहु ड्री ए ष्ट प दं त्रं तृ प ति श्र वि द म क र्त्त ए ष्ट प
सन्नः ।

आर्यो वतं यथा धेनु न दपि क तवान्मृगविष्ठना
 दिदिदः शाकैरुपीशरुमात्रिविक्रयानवी सलाह
 सिपालः ।

ध्यानसप्तति चारुभा नति लकःशाक रु ग्रीरु पतिःश्री
 भविभूदभाऊ एएषविह यीमंता नशभाकः।

आद्याङ्गिक पदं यत्कथं विदितं स वदित्वा तत्तल्लवः
 शिष्यश्चैकत्राग्यमाह तव तां ब्रह्ममन्त्रं यं न वः॥

بہشت کو چاہیں اور دشمنوں کی مخالفت میں

سید لکھا کہ وہ راجہ کی
مہربانی سے سری سنگھ
کی حضور میں سری سنگھ
میں مہاراجہ کی مجلس
کاتب فی اس وقت میں
کہ مہاراجہ سری سنگھ
راجپوت سری سنگھ
لکھن پال ہے

सं व ह्रीं वि क मा दित १२९० वे सा व व ह्रीं १५ छ मे वि वि
न मि दं स ह म व शा शो ति दि क श्री ति ल क बा ऊ प त्थ कं
गो दा व य का य छ मा रु व छ व श्री प ति ना प्र व स मा य न क
मिं ३? बा ऊ छ व श्री स ल क्क ण पा वः।

मु ट. ३३५ म ० ५ ५ ५ ५

ترجمہ ہوا با عانت مصر
رام سندن نندت
ساکن شکت



ॐ श्रीः २१२३५५५

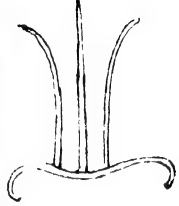
श्री. ३ व ह्रीं मा प ह्रीं

ल. वि ह्रीं सं स मा ग ण

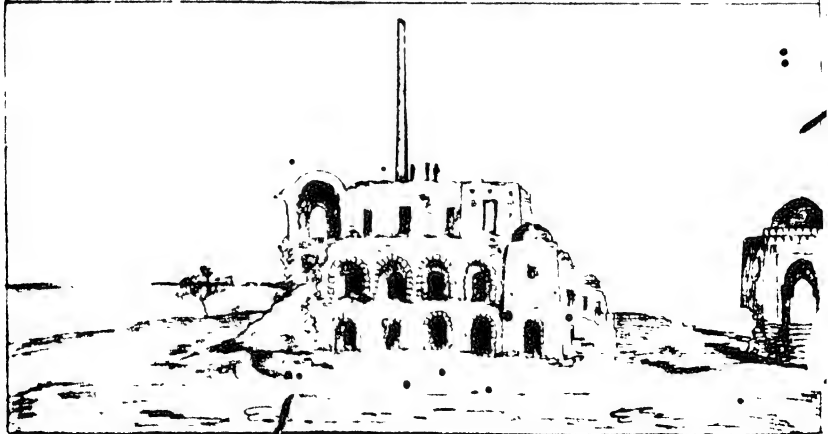
१२३४५६७८९०

१२३४५६७८९०

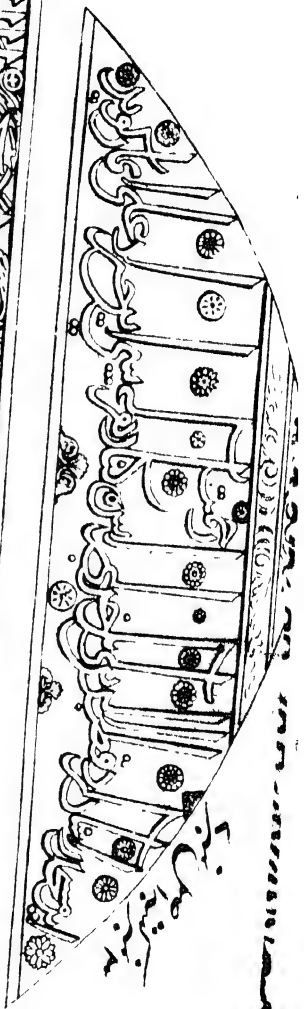
१२३४५६७८९०



वि व ३४५६७८९०



از هر دو اولی و اما در هر دو هم



نمبر پنجم

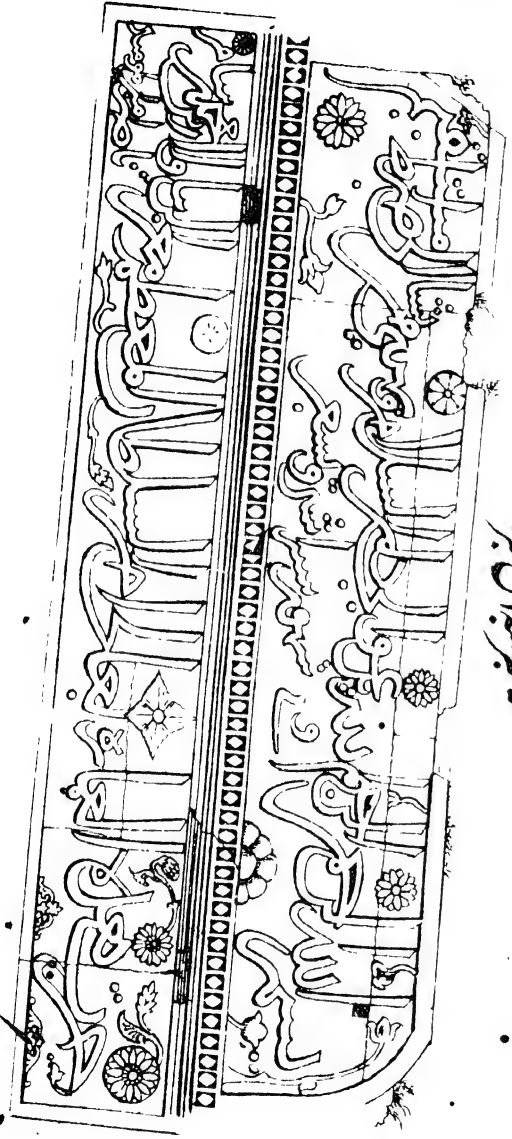


نمبر ششم

نمبر هفتم



نمبر هجدهم



نمبر نهم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

الذين لا ينطقون

الذين لا يسمعون

الذين لا يبصرون

الذين لا يفقهون

الذين لا يحسنون

الذين لا يحسنون

الذين لا يحسنون

لا اله الا الله محمد رسول الله

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

سطر دوم درجه اول

لا اله الا الله محمد رسول الله

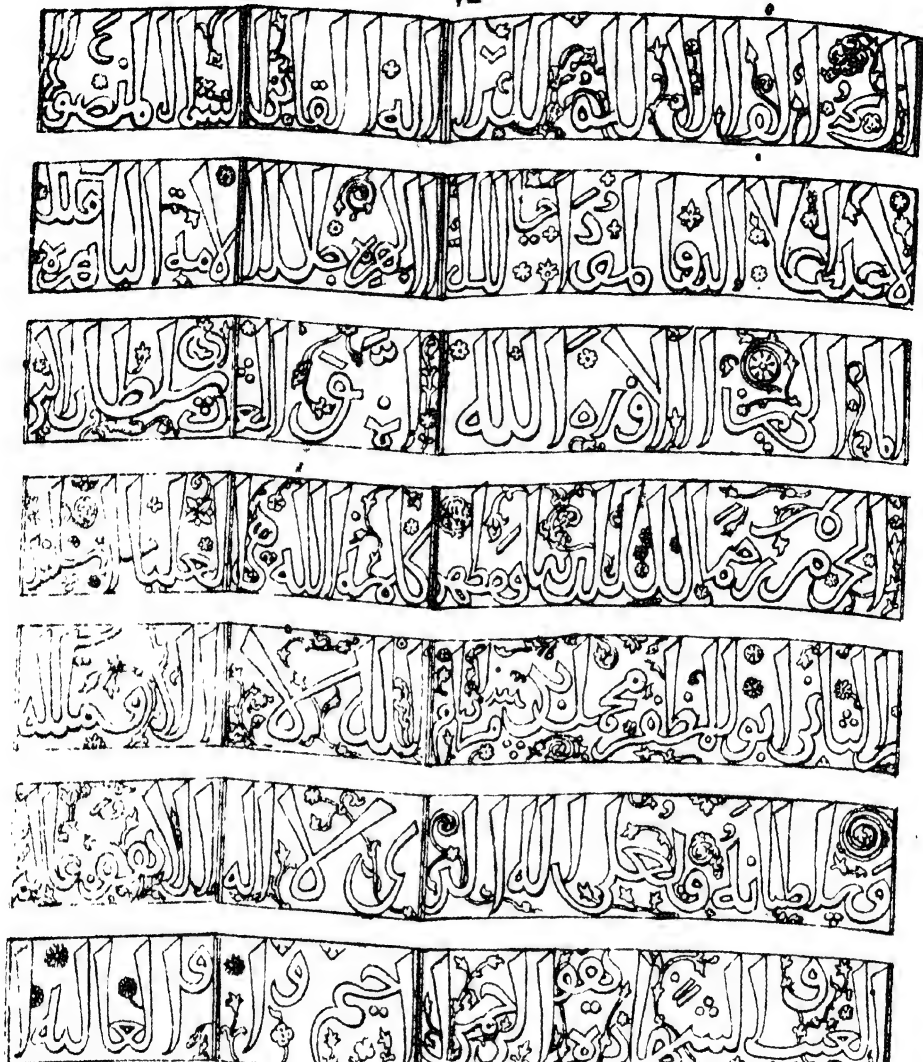
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

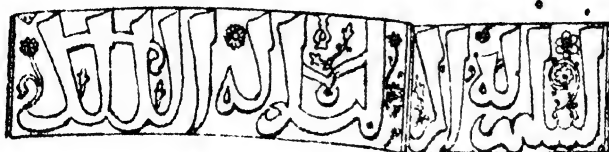
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب

لا اله الا الله محمد رسول الله



سطر سوم درجه اول



الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ

ما كنا لنهتدي لہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

ولا لولا فضلہ
ولا لولا فضلہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

مطمان و زویر است که الله

مطمان

سطح بهرام در جدول

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله الله الله الله الله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم

سطر نهم درجه اول

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

الله اعلم
الحمد لله
الحمد لله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
 بِصَرِيرٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْمَوْتَ تَحِيَّةً وَمَا أَنتَ بِأَعْيُنَ النَّاسِ وَهُوَ عِندَ اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِصَرِيرٍ

سطر ششم درجه اول

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

والذي هدانا لهذا

والذي كنا في ضلال مبين

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

الله و الذي خلقنا من طين طينا

انمبر کتبه اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

انمبر کتبه بالادروازه درجه دویم اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

انمبر کتبه درجه دویم عهد سلطان شمس الدین اصل نمبر ۸

الله و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا و الذي خلقنا من طين طينا

السلامة والعدل


الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

مَدَامُ لَا تَقْرَأِينَ

دے گا کہ میں نے اسے اپنے گھر میں رکھا ہے۔



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سطر دوم درجه دوم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْمَلِكِ الْقَدِيمِ الْقُدُّوسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْعَزِيزِ الْقَادِرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْمَلِكِ الْقَدِيمِ الْقُدُّوسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْعَزِيزِ الْقَادِرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْمَلِكِ الْقَدِيمِ الْقُدُّوسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْعَزِيزِ الْقَادِرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

الْمَلِكِ الْقَدِيمِ الْقُدُّوسِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

بالای دروازه درجه سویم

السلام علیکم وعلیٰ آئینکم وعلیٰ جمیع مسلمین وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی

بر پهلوی درجه سویم

بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلاة والسلام علی محمد وعلیٰ آله

سطر درجه سویم

السلام علیکم وعلیٰ آئینکم وعلیٰ جمیع مسلمین وعلیٰ من اتبع الهدی
 علیٰ سائر الدنیا والآخره وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی
 وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی وعلیٰ من اتبع الهدی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

سطر درج چهارم

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

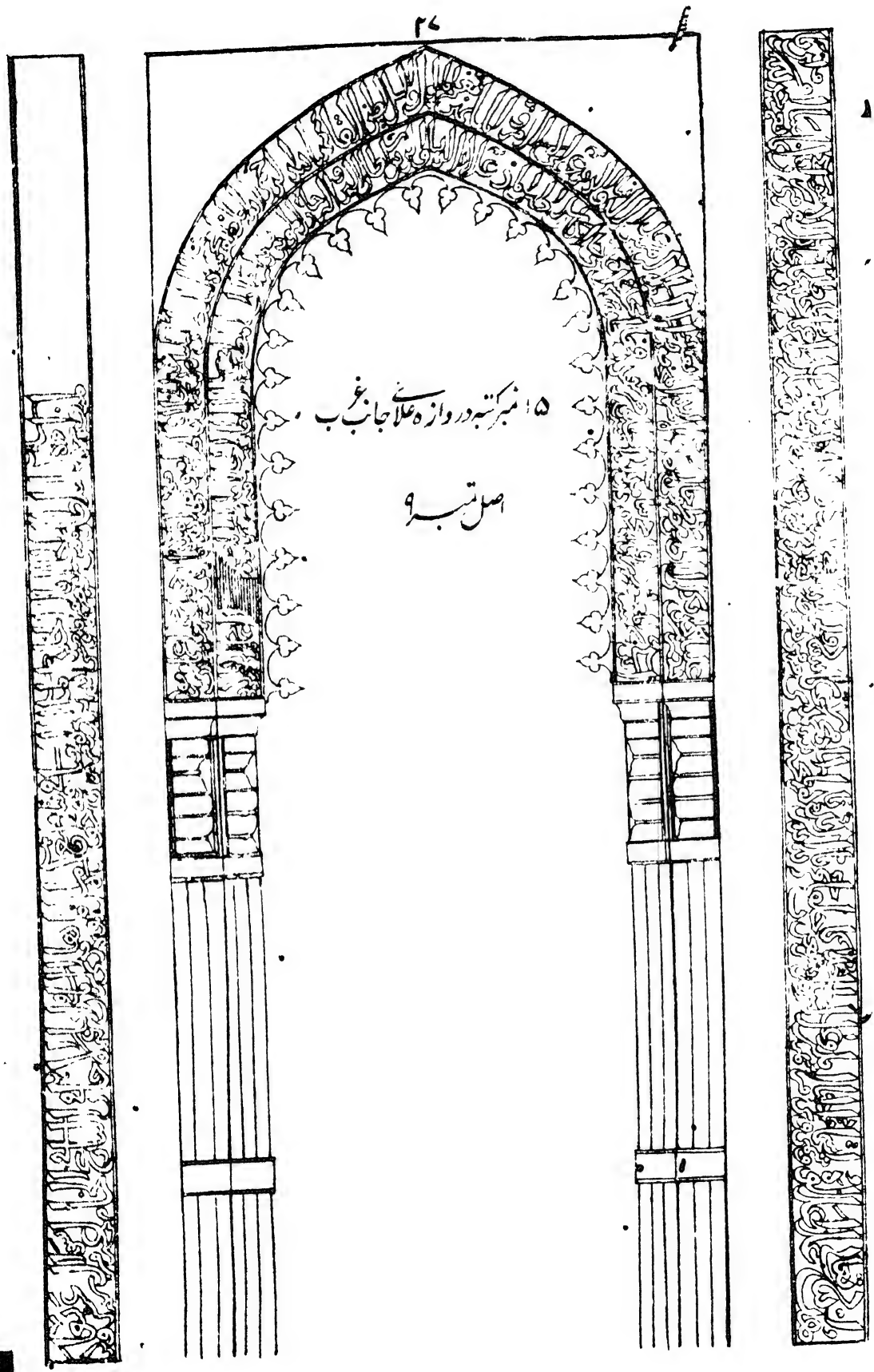
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

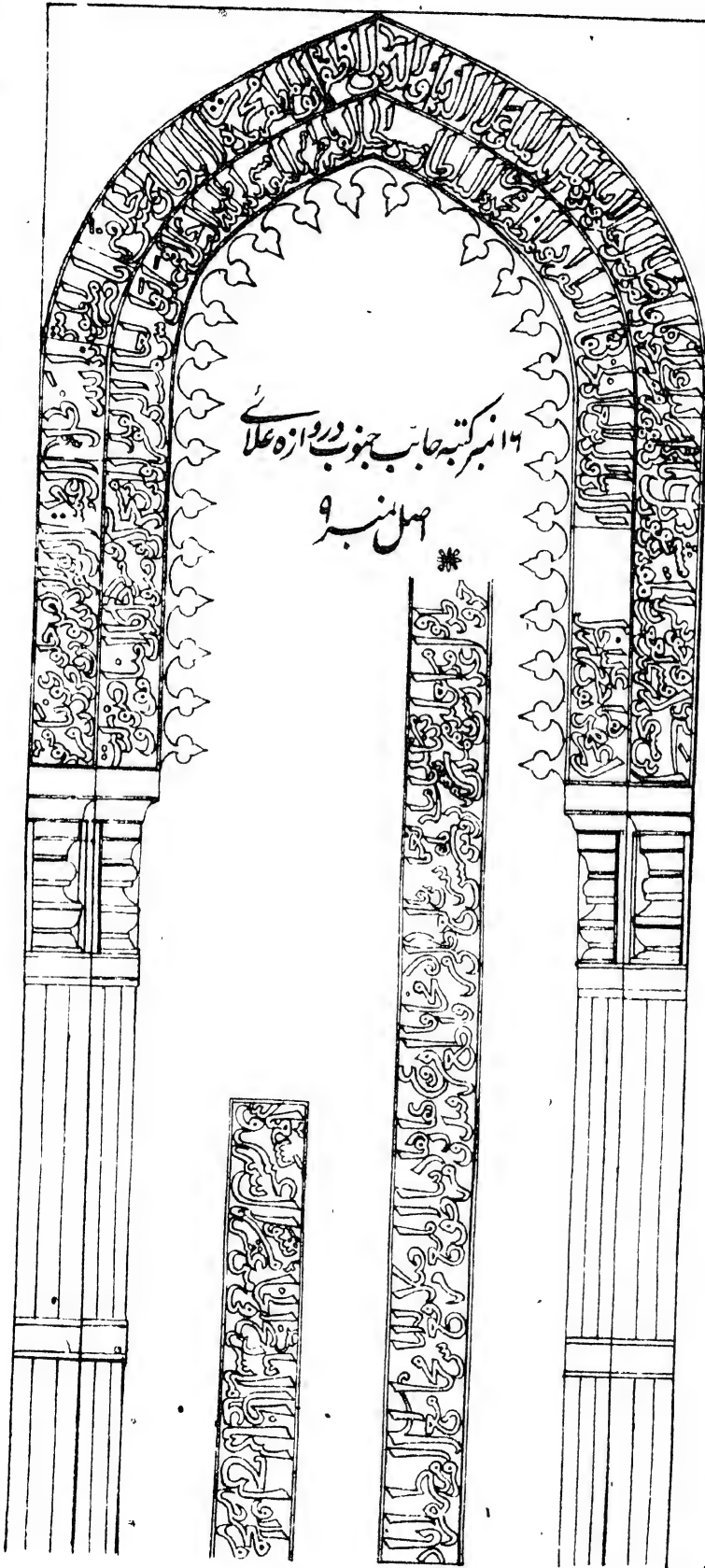
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْحَمِيدِ

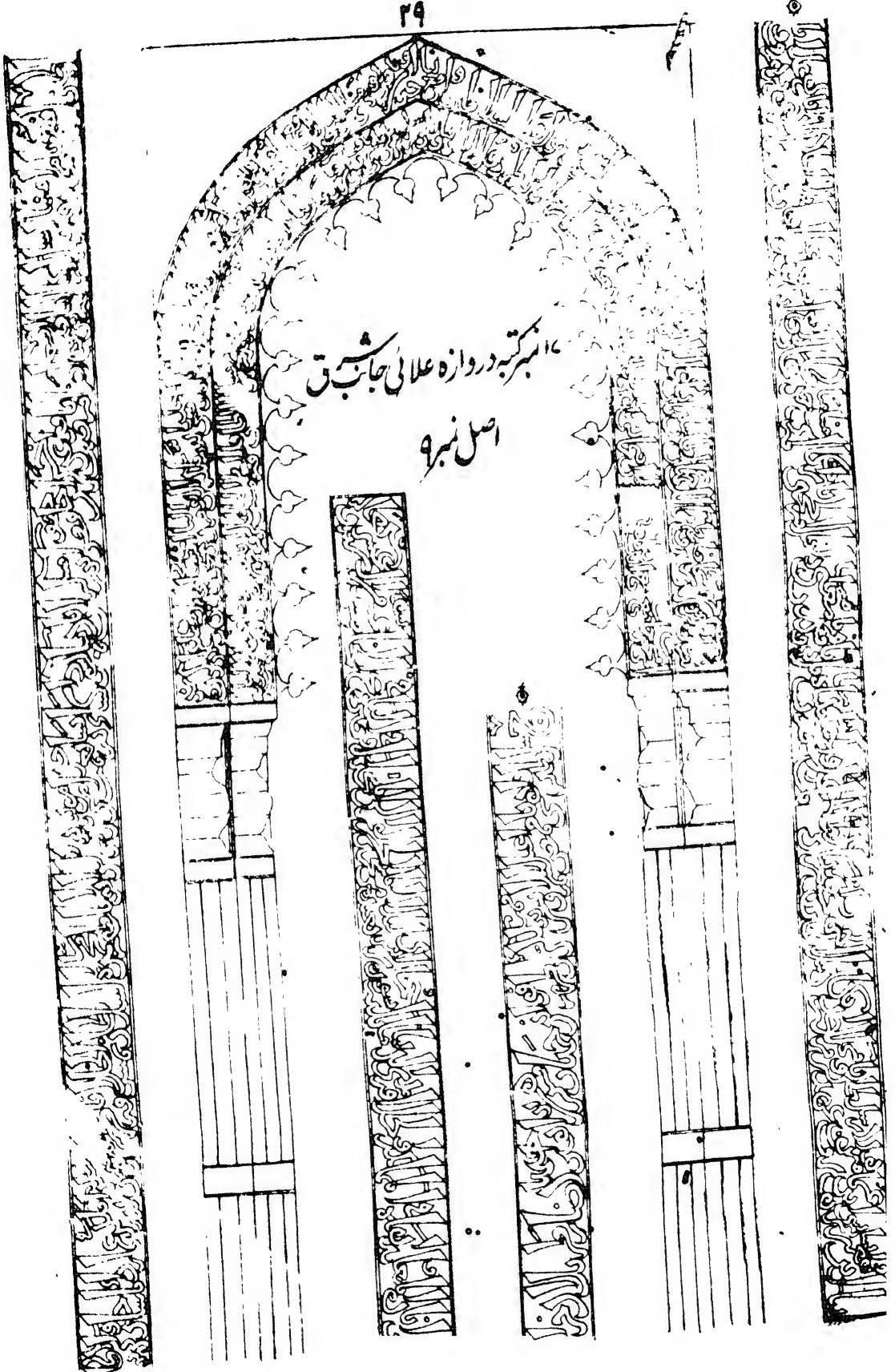


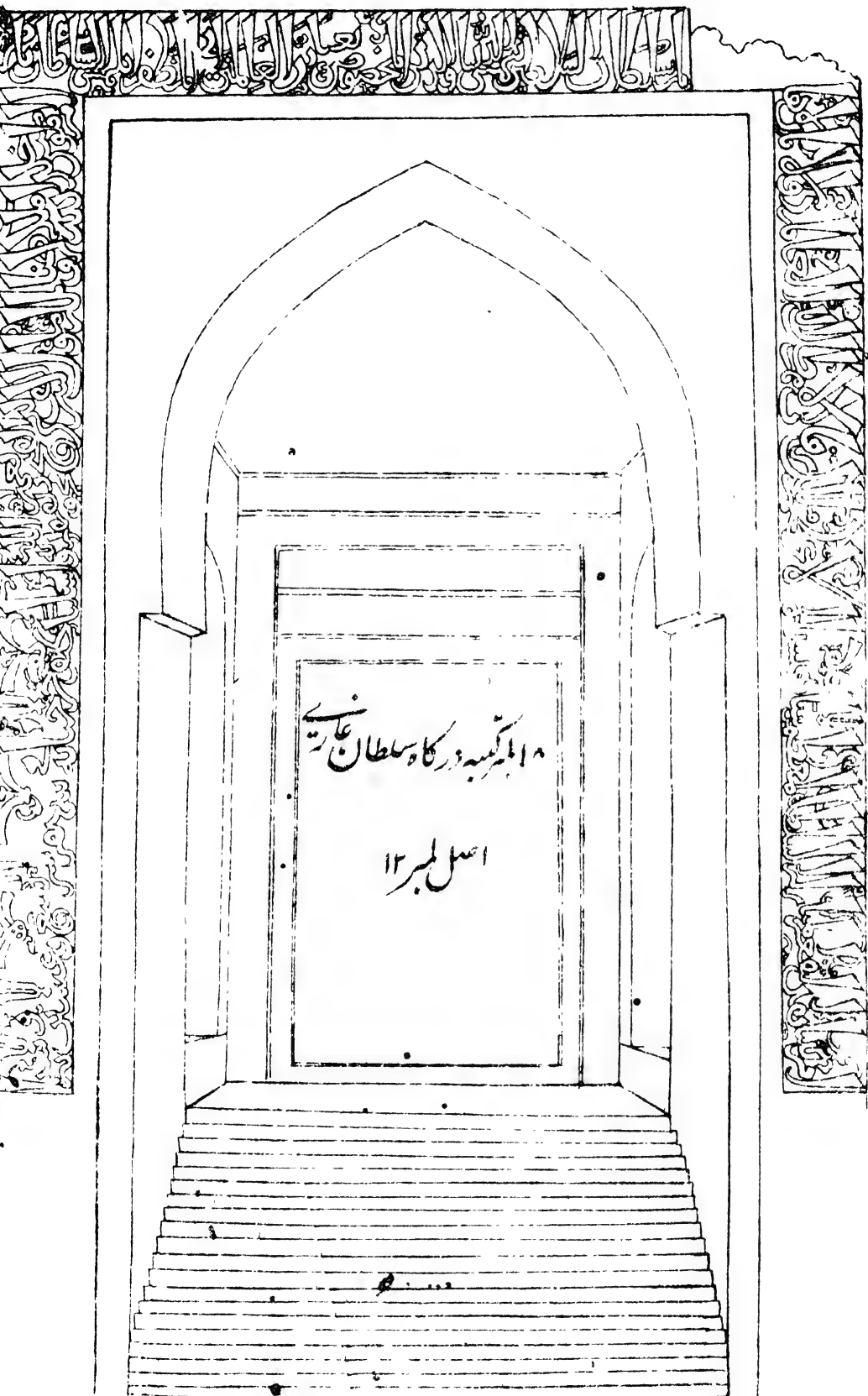
۱۵. منبر کتب دروازه علمای جانب

اصل تبه

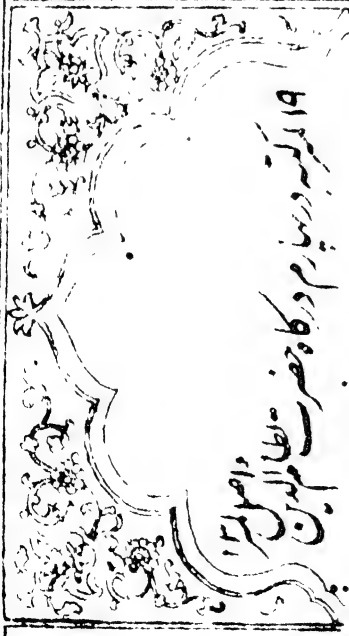


«انبر کتبه دروازه علانی جاش بق
اصل نمبره



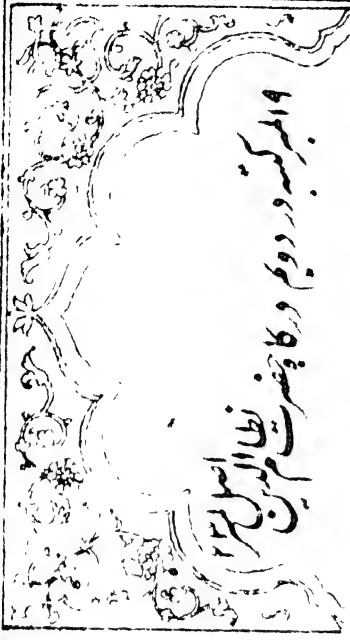


که حکم شاه جهان آباد بود این او ابرار سرور و سر که مرز نمود



۱۹ لکنته در پیارم درگاه حضرت سلطان الدین

در مختصر بیان تباران همان عصر اقبال خان ابرار الحسنی نعمت

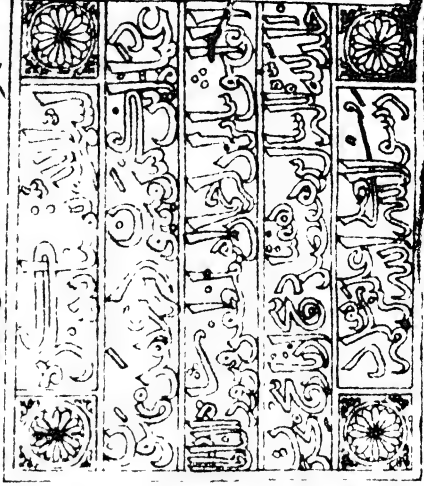


۱۹ لکنته در دویم درگاه حضرت نطا الدین

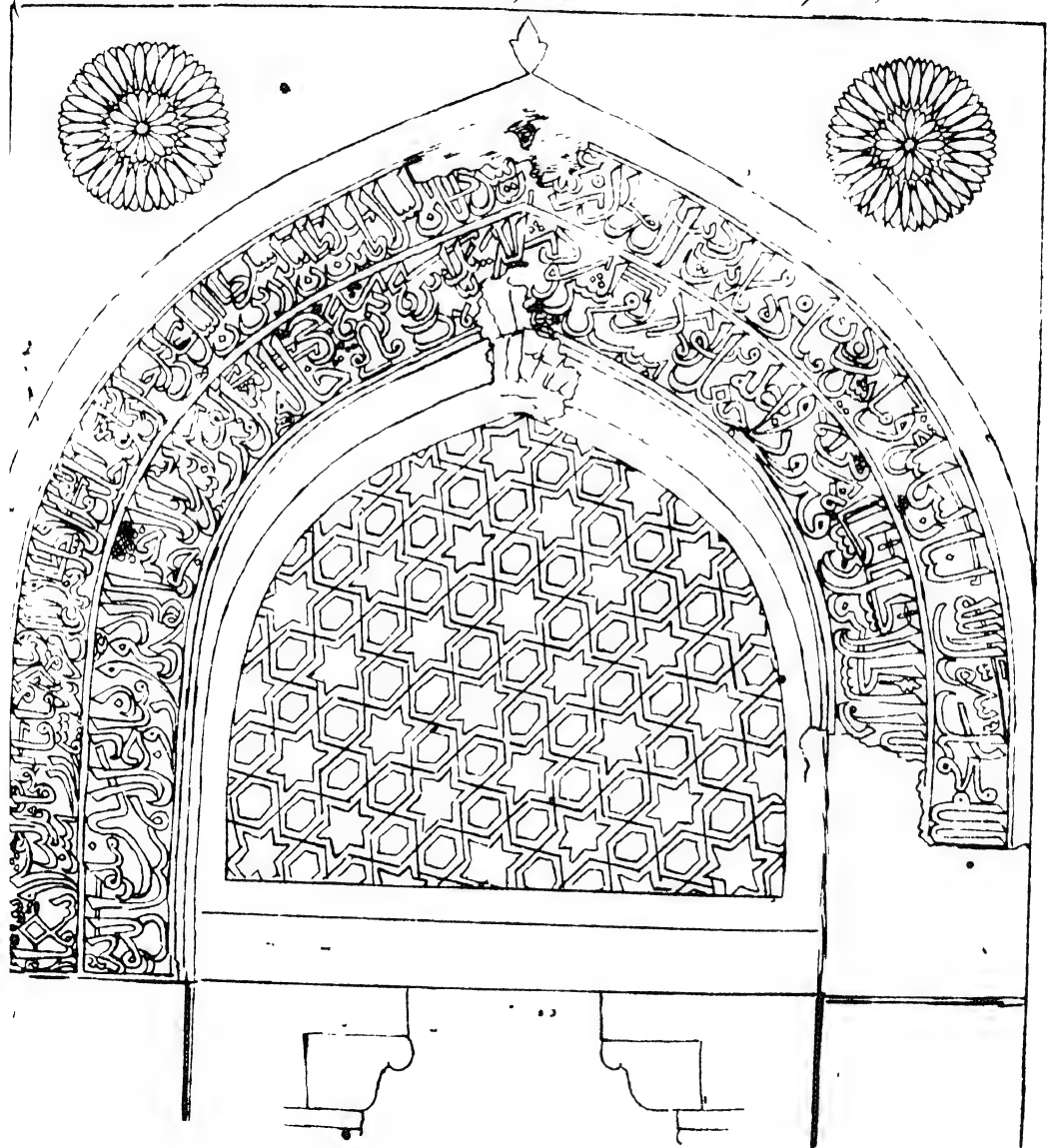
۲۰ لکنته کانی مسجد کوثر نطا مالدین اصل لبر ۳۰



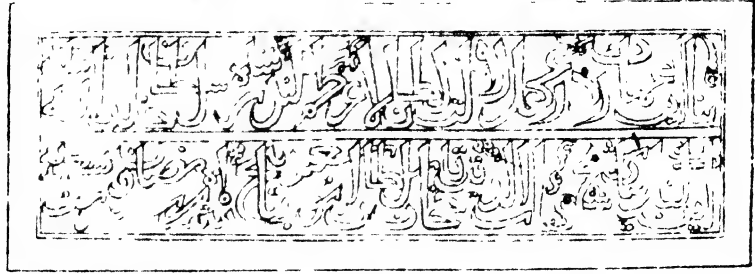
۲۱ لکنته در واز و شش بران دبی اصل لبر ۳۱



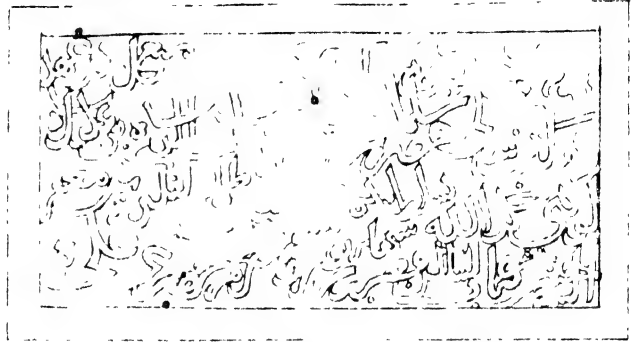
بسم الله الرحمن الرحيم بفضل و عنایه فی هرگاه که در عهد دولت پادشاه دین دار
الواثق بنید الرحمن ابو المظفر فیروزشاه السلطان حاکم الملک محمد بن دیندار
در کاجونا نشسته مقبول الخا طخانجه از این خانجه اخذ ابرازنده حجت که در مسجد
بادین در عا حاکم پادشاه مسلمانان و این بنده فاتی و اخلار صیادند حق تعالی بنده ایراد
بمفضل النبی و اله مسجد مرتب شد بارخ دم ماه حاکم اکر تسبیح و ثمانس و سبوح



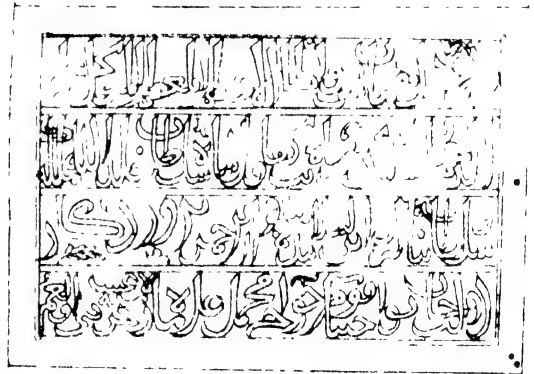
۲۳ به کتبه شهاب الدین باخان اصل لبر ۲۹



لبر ۲۵ کتبه حاجی سید هوتک اصل لبر ۴۴

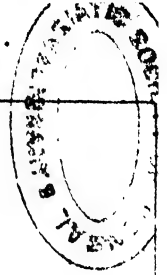


لبر ۲۶ کتبه راجون لی بائیک اصل لبر ۴۴



لبر ۲۷ کتبه دکان بوف قال اصل لبر ۵۱





۲۸ مبر کتبه های سیلی چتری اصل مبر ۵۴

السا کبر
 بدیه حضرت جهانگیر شاه اکبر
 عجب پرفیض جای قلم نیست
 شمع کا هفت شیا نیست
 سلسله بدین جهانگیری موافق سنه ۲۸

یافت
 وقتی که بادشاهت کشور دین
 جهانگیر بادشاه غازی از دواخلاق
 اگر توجیه شیرینت نظیر بودند
 این مطلع را بر زبان الما جیان گزیدند

۲۹ مبر کتبه های سیلی چتری اصل مبر ۵۵

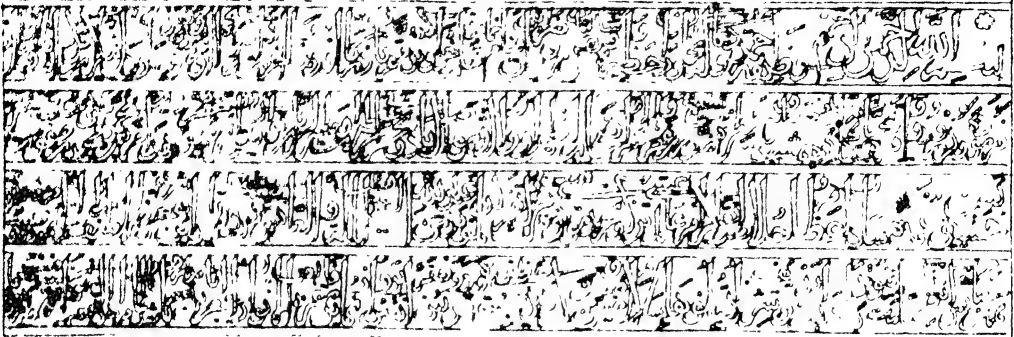
السا کبر
 بمان شاه ابن شاه بابر
 که اصل پاکش از صاحب قلم نیست
 سلسله جلوس مبارک
 جهانگیری موافق سنه ۲۹

یانا صبر
 چون ان شمشاد کتی پناه کشید و پذیرد
 محبت نمودند و باین کان فیض
 نزول احلال مرفر نمودند حکم کردند که
 این جس مطلع را نیز نقش نمایند

اصل لبر ۵۰

کتاب درگاه امام ضامن

لبر ۳۱



اصل لبر ۵۴

کتاب درواز قطب صاحب

لبر ۳۱

| | | | | | | |
|-----------------------------|------|--------|-------------------------------|-------|-----|------------------------------|
| الله | محمد | ابوبکر | عمر | عثمان | علی | الله |
| از حکام و شاه جهان سپردانام | | | کرد و از خواجیه بن قطب فلیک | | | تیمیر شد محب زبیا و منتظم |
| فخ سیر نشسته آسمان غلام | | | کرد و بکرد و روضه و آدم و ملک | | | ماند قبله اشرف چون کعبه محرم |

۲۲ لبر کتاب دروازه درگاه قطب صاحب اصل لبر ۵۴

| | | | | | | |
|------------------------------|------|--------|------------------------|-------|-----|-------|
| الله | محمد | ابوبکر | عمر | عثمان | علی | الله |
| از سخی کترین غلامان شجره ماز | | | قدسیان و رشت عدن | | | بهمین |
| با اعتقاد و حق کامل العیار | | | تاریخ یافتند و رشت عدن | | | بهمین |

إلى ربكم الرجاء

۴۰۴ کتبہ مای نما رخی فی اصل لبر ۴۰۴

This detail shows five horizontal bands of Arabic calligraphy. The script is a highly decorative cursive, characteristic of the Maghrebi or Andalusí style. The bands are separated by thin white lines, and the overall composition is dense and rhythmic, typical of the 'Risala' section of the 'Risala wa al-Mawrid' manuscript.

سنگ این کتبہ کم شد ۳۵ لمبر کتبہ مقبرہ عیسیٰ خان اصل لمبر ۹۱

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اصل لمبر ۶۵

کتابخانه خانہ کمال خان

۳۹

[illegible]

باستقامت در رویش

فایلمہ سارحس

۶۹
اصل نمبر
مقبّر محمد خان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ

۲۷۰ لکھنؤ

لمبر ۳ کده کا طاق ایخسرو اصل لکړه
لمبر ۳ کته باره پله اصل لکړه

الکبر
نور الدین
بد و شهنشاه عالم شاه اکبر
بادشاه عادل جهانگیر
خليفة الله عليه وسلطانة دکان
علي العالمين برة واحسان

لمبر کته بل سیم کده اصل لکړه ۴

الکبر
شاه جهانگیر
شاه جهانگیر
سالی ۱۰۲۱

| | |
|-------------|--------------|
| الکبر | |
| ان جهانگیر | اکبر شاه |
| دین | انراو هر کده |
| نور الدین | عبدی |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |
| شاه جهانگیر | شاه جهانگیر |

لمبر کته بل سیم کده اصل لکړه ۴

| | | | | | | | |
|-------|-------------|-----------|---------|-------------|-------------|-------------|-------|
| الکبر | بحکم بادشاه | هفت کشور | جن کلاه | شهنشاه | عبدل | داوود | یاقوت |
| یاقوت | جهانگیر | نور الدین | اکبر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | یاقوت |
| یاقوت | جهانگیر | نور الدین | اکبر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | یاقوت |
| یاقوت | جهانگیر | نور الدین | اکبر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | شاه جهانگیر | یاقوت |

بر ۲۲ کتب سجد جاح اصل لمبر ۸۰ در اول

بِقَرْمَاشِ بَنَشَاهُ جَمَانِ بَادِشَاهِ زَمِينِ وَ رَمَانِ کِمَانِ خَدِیو کُشورِ سِتَانِ کِشْتِی خُدَا وَ نَدَا
کَرْدُونِ نَوَانِ مُوَسِسِ قَوَانِیْنِ عَدَلِ وَ سِیَاسَتِ مُشِیدِ اَرْکَانِ عِلَکِ دَوْلَتِ
بِسَارِ اِدَانِ عَالِی فِطْرَتِ قَضَا فَرَمَانِ قَدَرِ قُدْرَتِ فَرخُنْدَه مَرَايِ نَجِیْسَتَه مَنْظَرِ
فَرُخ طَالِیْعِ بُلَنْدِ آخَرِ اَسْمَانِ حَشَمَتِ اَنْجُمِ سِیَآه خورشیدِ عَظَمَتِ فَلَکِ بَارِکَاہِ

در دوم

مُظْهِرِ قَدْرِ رَبِّ الْحَمْدِ مَوْرِدِ کَرَامَتِ نَامُتَنَاهِیْ مُظْهِرِ کَلِمَةِ اللَّهِ الْعُلَیَا مَرْجِ الْمِلَّةِ الْحَافِیَةِ الْبَیْضَا
مُلْجَا الْمُلُوکِ وَ السَّلَاطِیْنِ خَلِیْفَةُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِیْنِ الْحَاقَانِ الْأَعْدَلِ الْأَعْظَمُ الْقَائِلُ الْأَجَلِ الْأَكْمَرِ
أَبِی الْمَطْفَرِ شَهَابُ الدِّینِ مُحَمَّدٌ مَا حَبِیْقُکَ تَأَشَّاهُ جَمَانِ یَا دِشَاهُ عَازِکَ الْأَزَالِ تَرَا یَا دَوْلَتِ مَقْصُورِ
تَعَادِلِ حَضَرَاتِ مَقْهُورِ کَدِیدَه بَصِیْرَتِ حَقِ بِلِیْسِ اَنْزِ شَعْسَعَدِ اَنْوَارِ مِیْدَانِ تَابِعْمُ مَسَاجِدِ اللَّهِ

در سوم

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مُسْتَنِدِ هَسْتِ قَوَائِنِ ضَمِیْرِ صَدَقِ کَرِیْمِشِ اَنْزِ اَشْعَرِ مِشْکُورِ رِوَايَتِ
أَحَبِّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُ مَا فَرُغَ یَدِیْرِ اِنْ مَسْجِدُ کُوهِ اَسَاسِ کَرَمُ وَ نِ مَاسِ کِه کَرِیْمِیْدِ
لِلسَّجْدِ اُنْسِ عَلَى التَّقْوِیَّانِ بُنْیَانِ بَايْدَارِ اَرْسَتْ وَ بَیْنَدِ وَ الْفِی الْاَرْضِ وَ اَبِی اِنْ تَمِیْدِ بَکُمُ کِتَابِ اِیْوَانِ
اَسْتُرَاوِ اَقْمِدِ وَ مِثْلِ فَلَکِ شَاکَشِ اَرْطَبَقَا اَسْمَانِ کُدُشْتَه وَ شَرْهْ طَاقِ سِیْهَرِ نِشَانِشِ بَا رَجِ کِیَوَانِ سِیْهَرِ

در چهارم

کمر طاق قبده مقصوده اش جوئی نشان هیچ نتوان گفت غیر از که گشتان و اسمان

قره بودی قبتد کر کرده و نبودی نایش طاق طاق اگر جفتش نبودی که گشتان

فروع شمس پیش طاق جهانبان غایتش روشنی بخش مصایح سموات پر تو کس کسب

عالم را ایش نور افزای قنادیل جنات منبر سنان مرش چون محضر مسجد اقصی مرقات

در پنجم

مقام قلاب قوسین او ادنی محراب فیض کشتن مانند صیقل کشاده پیشا بشارت رسان

ولقد جاء هُمر من ربه المهدی ابواب رحمت ایا بش صلاک و الله یدعو الی دار السلاعه

بسماع خاص و عام رسانیده منار سپهر مدارش ندای و تحریکی الذین احسنوا بالحسنی

از ندر روانی کسب دیر و زده فامر گذرانیده سقف رفیع با صفایش قاشاک و راحیان کره افلاک

در ششم

صحن وسیع دل کشتایش سجده کاه بالک نزاد آن معموره خالک روح فضای فیض انما

وطیب هوای روح افزایش از روضه رضوان حاکایت کرمه و عذوبت ماء معین

حوض دلنشین نظافت امایش از حیمه سلسبیل خبر داده در هر روز جمعه همر شهر شال

ششست و هجری موافق سال چهارم هزاره و سی و جلوس میمنت مانوس بساعت نجسته

و طالع شایسته هر مایه ابتدا و بنیاید تاسیس یافت و در عرض ممدت شش سال بحسن بیع

کارپرد انرا کاره ان کارکنار و فرط اعتنا و اهتمام کار فرمایان صاحب اقتدار و بدل جد

و جهد استادان ماهر و دانشمندان و کوشش بیشتر کاران جابک دست صاحب هنر و انفاق

مبلغ ده لک و پتیه صورت انجم و طراز اختصار پذیرفت و مقارن اتمام هر و زرعید فطری

بقره و مراقدس پادشاه ظل الله صافی نیت خدا گاه نریب و زینت گرفت و باقامت نماز عید

و ادای وظایف اسلام چون مسجد الحرام و هر و زرعید اصحی مجمع طوایف انام گردید

و مبنای اسلام و ایمان را امتانت و رصانت کرامت فرمود سنیان ربع مسکون

و مسالک نور و ان کوه و هامون را راسته عمارتی باین رفعت و حصانت در آیینده بقعه

و عرب خیال مرسم نکشته و حقایق کناران و قایع و هر و فکریت بر و انرا نظم و نثر را

که سوانح نگاران بدایع ارباب حلت و دولت و صنایع شناسان اصحاب مکتب و قید و بند

افراخته بنایان بشکوه و عظمت بر زبان قلم و قلمزبان نکند شت فرزانده کاخ هبسته

و طراز زنده بلندی و پستی این بنیان فیع را که قرأ العین بیش و زینت بخش کارخانه افرینش است

پایدار داشته صدای تسبیح مستحاش را منکامه ابرائی ذاکر ان مجامیع ملکوت و نه من من

تخلیل مهلا لکس را نشاط افزای معتکفان جوامع جبروت و امراء و تراوس منابر معمره جهارزا

بخطبه دولت جاوید طرازی این یادشاد کردین بر که بمیان ذات مقدس مبارکش ابواب

امن و امان بر روی مروارید کار کُشاده است راسته داراد بخن التحی و عله ^ع _{من}

۲۳ لبر کتبه سجد اکبر ابادی اصل لبر ۸۸

این سجد فیض اینها و سرائی احت جاوید نظافت اما و جوی دلشاک عباد نگاه حق بر ستاین و کار

و رفح افزائی مژده القاد و نه متکده اسمائیه و آر النفع زمین یاد مر سعادت یادشاد اسلام کشف انام

سایه و الایای بر دکار خلیفه کنیده کرد کار ترا عت ذی الجلال مظهر اتمه ادر بی همال

ابو المظفر شهنا الدین صاحبقران شاه جهان یا د شاه غازی بر ستا باد شاه بی ستند با اخلاطل الملی

موقد بت و مبرات محرم سعادت او حسنا اعز النسمه با کبریا و محل بقران معلی بنا کرد و تبعاء رضا الهی و

تواخر حاصل سکا محتق بر مسجد با و مر افق داخله و خارج له از هر شرعی نم و مقرر ساخت

که اگر بر موی این ممکنه احتیاج افتد انچه از حاصل موقوف بعد الترمیم با ماند بجد من مسجد و حتامه

و طلبه علم را ساند و الا انما را جماعه مسطورید بندگان منازل منیع در غرض و در سال بصیرت

صد و پنجاه روز و نیمه اخر شهر رمضان المبارک سال هزار و شصتم هجری مطابق بیست و چهارم

سَالِ جُلُوسِ عِلْمِ اَرَا صُورَتِ اِنْجَامِ نَبِیْرِتِ اِنْزِیْرِتِ عَلٰی اَحْرَاسِ خِیْرِ جَارِی وَ نَفْعِ بَاقِیِ بَرُوْزِ کَرِی

قَرَحُتْدَه اَنَارِ پَادِشَاهِ دِیْنِ بَرُوْزِ حَقِّ کَزِیْنِ حَقِیْقَتِ کُسُتُرِ وَ بَایْنِدِ اِیْنِ مَبَایِنِ

عَامِرَةُ اِیْنِ عَغَاوِیْ عَائِدْ کَرْدَ اَنْدَامِیْنِ یَا رَبِّ الْعَالَمِیْنِ

۲۲ لبر کتبه قبر جهان را بکیم اصل لبر ۹۲

۳۰ لبر کتبه قبر زریب الب بکیم اصل لبر ۹۰

مَوْلَى الْقِيَوْمِ

بِقِرْبِ سَبْزِه نِیُوسْتَدِ عَزَارِ مَرَا

کَدِ قَبْرِ اِیْنِ بَیَا هَمِیْنِ کُنْا بَرِ سَتِ

الْفَقِیْرَةُ الْفَانِیَّةُ هَمَانِ اَرَا مَرِیْدِ

خَوَاجَا چِسْتِ شَاهِ جِهَانِ

بَادِشَا غَازِیْ اَنَارِ اِلَهِ بَرِهَانِ

سَنَدِ ۱۰۹۳

Handwritten text in a rectangular frame, likely a continuation of the inscription or a separate record. The text is dense and written in a cursive script.

۵۰ لبر کتبه باغ گلرخان اصل لبر ۱۱۰

بروز واره

| | |
|----------------------------|------------------------|
| خدا داد سدا و روز جهان | ناگشت افضل حقین |
| بی باغ نایخ کنعیم عیان | فدای محمد محمد رضا |
| به نذر نب لکر و ده باغ جنا | غلام نبی ناصر محمد رضا |

بروز واره

| | | | |
|----------------------|-----------------------|---------------------|---------------------|
| بفصیح زان و مول زان | چنان رسد باز و کویه | ز بافت ملا واده این | که باشت کتب علم این |
| ناکر و ناصر محمد رضا | که نماند و لکن بی نشا | که باشت کتب علم این | که باشت کتب علم این |

۱۱۱ لبر کتبه مسجد روشن الدوله واقع قاضی ۱۱۲ اصل لبر ۱۱۳

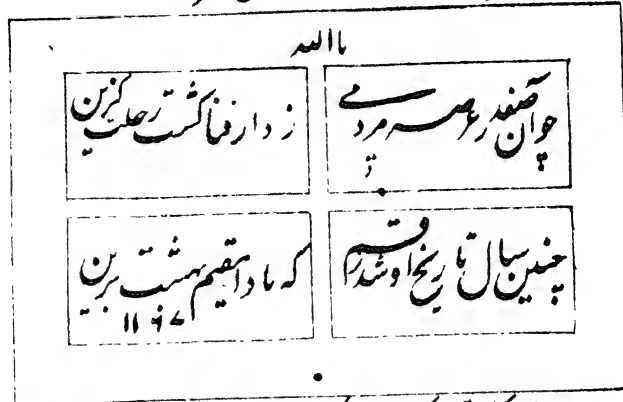
| | | | |
|-----------------------------|------------------------|--------------------------|-------------------------|
| شکر حق ز کرمین عیان | شا به بیکان شکر و لایک | در زمان بیکان شکر و لایک | محمد کتبه محمد شاه غازی |
| روشن الدوله و ناصر محمد رضا | که نماند و لکن بی نشا | که باشت کتب علم این | که باشت کتب علم این |

۵۲ لبر کتبه باغ ناصر اصل لبر ۱۱۳

| | | | | | |
|-------------------|------------------|-----------------------|---------------|-------------------|-----------------------------|
| بسم الرحمن الرحیم | بهر کمال شادمانی | که بفرستد و باغ باریک | بنای کشتی قطب | که کلاش از موهبان | که بود بر سر دایم روز و روز |
| بسم الرحمن الرحیم | بهر کمال شادمانی | که بفرستد و باغ باریک | بنای کشتی قطب | که کلاش از موهبان | که بود بر سر دایم روز و روز |

۵۳ لبر کتبه مسجد بزرگه اصل لبر ۱۱۴

| | | | | | |
|-------------------|------------------|-----------------------|---------------|-------------------|-----------------------------|
| بسم الرحمن الرحیم | بهر کمال شادمانی | که بفرستد و باغ باریک | بنای کشتی قطب | که کلاش از موهبان | که بود بر سر دایم روز و روز |
| بسم الرحمن الرحیم | بهر کمال شادمانی | که بفرستد و باغ باریک | بنای کشتی قطب | که کلاش از موهبان | که بود بر سر دایم روز و روز |



۵۲ لبر کتبه قبر مکن پور بر کنه شریفی جو پڑ پاهین جانا



واضح ہو کہ یہ سب کتبه بدستکاری میرزا شامس الضیاء صاحب ساکن حیدرآباد دکن ہیں

सृजति रक्षति संहरती हयस्त्रिरयति प्रनिबोधयति प्रजाः स भवता भवता पदहरो ह
 रो भवत्तु भवितु भावुक भावकः १

अभोजितो मरैराहैवैह्यन्तोऽस्तद
 नंतरं हश्चिन्नकभूरेषां शंकेन्द्रेः प्राप्स्यते धुन्तां ३ आदौ साहवदीनस्ततः परं छुद
 वदीनभूपातः जातो यस्मिन् दीनस्त्रे कृत्वा साहिवं भवभूमिपतिः ४ पश्चाज्ज
 लालदीनस्तद नन्म सजनिमौ जदीनदृषः श्रीमान्नावुदीनो जृपति वरैर्नमरा
 दीनपृथ्वीन्द्रः ५ आगौडाङ्गज्जगणानेन्द्रविदजनपदात्सेन वन्यात्ममताद न
 स्मन्नोषपृथोऽसकलजनपदे प्राञ्जसौ राज्यराज्ये यत्सेवाय नयामदिति पतिम
 कृदो वद नभसुरत्न ज्वालाजालप्रवालैर्वद निवसमनी वन्यवासन्त्वलीलीम
 ६ भंगासागरसङ्गमस्य निदिनं प्राच्यां प्रतीच्यामपि स्नातं सिंधुसमुद्रसंगमम

होयसैत्यसाधयति होलान्दोलितपर्णिकंकणरहात्कारणवाङ्मनाः यान्त्राया
 निचनिभंयाः यदुपयाचि त्राम्बरदम्बराः ७ यस्तेनाग्रसरत्तरंगमाखुरप्रक्षोभ
 विक्षम्भिताः शृङ्गनत्रनिवारयन्ति पुरतोदरेणभूरेणवः सोयंसप्तसप्तद्वसुद्वितम
 हीहायवलीनायकः श्रीहस्मीरगयासदीननृत्यतिः साम्बजनसुज्जम्भते ८ यथा
 दीवेगथावत्तरगाखुरमुटायातसंचूर्णमान होणीरेणच्छटाभिः कवलितककुभि
 व्योम्नि सच्छाद्यमनिं आदित्यस्यप्रतायः करतरविसरदीप्तिभिः साकमसं यानि
 प्रायेणराजप्रभृतिषुगणनाकाचरात्रौदिवावा ९ यस्मिन्निषिजयप्रयाणकपरे
 मौडानिराडम्बरा रथारंथपरायणः भयवशान्निखेलयः करलाः कर्णोदाग्रपिक
 न्दराश्रयपराभृष्टामहागष्ट्रका स्यक्तोर्ज्जोः किलगर्ज्जराः समभवन्लाटाकिराटा
 इव १० अस्मिन्नाजनिविभ्रुनिक्षितलंशेषोपिनिःशेषतो भूभारं समपास्यवैश्वम
 हाशय्यापदं संश्रितः लक्ष्मीवक्षसि सोपि विस्रथुनाप्रक्षिप्यरक्षाविधौ चिन्तासंवति

मासदुःखजलाधिंविद्राव्यनिद्रायते ॥ अस्यानेकं महापुरीशतं यते राज्ञो मनो हामि
णी ङिस्त्रीनाम महापुरीविजयते भस्त्रीव विद्वेषिणं याष्ट्यीव विचित्ररत्ननिल
याद्यो रिवानेदिनी यामानलसुरीव दैत्यनिलयामायेव यामाहिनी ॥ श्रीयो
गिनीपुरमिति प्रखिताभिधाने ङिस्त्रीपुरपुरयतिः सकृतीव भव श्रीमानं शेषगु
ण ए शिरयेत दोषे धीमानुदयमनिरुहरत्नमधेयः ॥ ३ ॥ वितप्राविपाशाशतद्रु
भिराभि मिंलित्वामलाचन्द्रभागविभागा पुरस्तादुदसैस्तरंगैरंगै स्थिता यत्र सिं
धुः संबंधुः ॥ ४ ॥ सधामधुमधामसीधुमयादिविसभारसः येन सिंधुसुधापी
तातस्य ज्ञानसंथाप्यथः ॥ ५ ॥ तस्मिंधुदिव्यसुधया परिधौतभूमि ह्यरस्थले सकलया
यहरेयवित्रे उच्चैरुदच्चनिहसत्यमगनवतीमा मुच्चापुरीसरधुनीतटवासिनीं सा
॥ ६ ॥ तस्यामस्य पितभृच्चरियालसलमिता यशोसजः दुस्सहरसज्जनकः किपुरस्यपि
तेति पितवंशः ॥ ७ ॥ उद्धरमात्तर्षदीप्यपुत्रोपयुषिता हरिश्चनः उच्चादृणोस्यज

नकः सह देवसुतः स तौ लसुतः १८ तौ लपितायाश्चरः सिंहसुतो गौरपुत्र इति वंशाव
 लीति प्रथिते प्रबंधे वंशद्वयं पूर्वं मभाणिसम्भू अत्रापितस्य स्मृतं यं प्रशस्तीनामा
 निकामं प्रतिपादयति १९ इच्छात्तान् क्रियाशक्तिस्त्वपास्ति स्तोस्य योषितः राज्ञश्चि
 यारत्नं देव्या जाजन्त्या ज्येष्ठगोहिनी २० तस्याश्च पुत्रो हरिराजनामा कायेन वाचा मन
 सा योषितः एवा तश्च तद्व्यष्टिकल्पनियानं प्रत्यक्षविष्णुर्भुवनैकजिह्व २१ अस्यान्
 जौ च स्थिरराज जैत्र संतौ समं वीरद्वयविभक्तः स्वस्त्राय रस्या अभिमध्यमायाः पुत्री
 पुराभूदुनवत्पुदारा गणराजभूषणी अपि पुत्रो ह्येतदनु रत्नं देव्याश्च हरिदेवोत्तम
 इति एव्यतः पुत्रोऽपि कन्याया २२ उत्तमराजः पुत्रः साउलीपुत्रिकेत्यपत्ये च मूल
 लताशाखाफलकुटुम्बकं कल्पविटपितोऽस्येत्यम २३ स्थाने स्थाने धर्मशाला
 विशाला काकानेनाकारि सत्रादिकत्री किं त्वत्रापि आलयांशश्च मूर्ति क्वेत्रोदेत्रा
 वायिकाकाप्यकारि २४ पालं वगमपूर्वं च कुसुंभपुरपाश्चिमे कृताञ्चकृतिना

बायीकस्त्रमोहापहारिणी २६ पीनोत्तंगपयोधरापरिलुवधारव्यलीविभ्रमा तष्टा
 भ्रम्यदनेकं कामुकजनविश्रामशान्तिप्रदा कुल्लन्मौलितरुप्रसूतपटलश्रेणीश्चि
 यामोहिता बायीकापिमहामुदंदिप्रातवःकोतेवकांतादृशां मानससंयिदहसति
 सतांनिजप्रसादेनकलषमयि विनृषानि जविश्रान्तविधात्रीविद्येवाध्यात्मवेदिनां
 भवति ६६ अलसस्त्रिसमस्तवल्लविषयाभोगोपभोगात्मभिः भोवैःसुत्रकलत्र
 मित्रजनतायुक्ताययुक्तात्मनो भक्तायोवररुक्तायमहतेस्वर्गपवर्गोदया न
 न्दायेन्दुकलावतंसचरन् दृष्टैकनिष्ठात्मने २६ अलण्डप्रकाशोनयोगीश्वरेण
 प्रशस्तिः कृताप्येण्डुनेनप्रशस्ता समस्ताशिष्टामेकपात्रस्यवापी विविक्तंसवि
 स्मरयन्मुद्गरस्य ३० सम्बत्सरेस्मिन् श्रीनृपविक्रमार्कस्य १३ ३३

॥ ७ ॥ किं मुसरी ॥ सवि ३ ॥ रहिडरी मु ॥ १० ३३ ॥ १० गकासठि
 ! ली स्त्रुद्गु पंथिधलंभयवेसउ ॥ ६० भंमि अटविमे मा उमरिदांउ

५ रिदरुड ७०: मैठठिकि म्मुउकिठ ७०: मैमाउ मिक् ७०: कुसेमि
 डरि ५ अरि १० करुं कं पै मरुडरु उड म्गनारि ७ मैपविर ॥ च ७०
 कृष्णमंनमउ

ترجمہ

جوئیہ بگت کو رچی مائی ماری ٹلا دوی اور تیب دوی جوئیہ مودما انجوتہ مبارکی تجھ ۱ یہ ہر ملک جوئیہ اند پرست کی مین کی اول اور راجہ جوئیہ
 بعدہ چوہان و حال میں این سلمان راج کرتی تھیں ۲ اون سلطان مین اول شاہاب الدین بن قطب الدین چال بھی راجہ مولی بعدہ سلسلہ میں چوہان
 بہم تیب یعنی راجہ جوئیہ ۳ بھی حال الدین بن عزیز الدین ۴ ویسے علاؤ الدین چانڈاؤن مین شمس جوئیہ ۵ کو ریکال اور درویش اور سید
 رائے سیدے نوٹن تک بتا لکھتے سب جوئیہ ملے جسے صری پڑول اور سب کی خدمت مین پانی مولی رجاؤن کی تاجون کی اور
 مولی جو اہرست کی برکشی مائی ہم مین شمس بنست رہت مولی ۶ جسے فیچ پورب کطرف عند علی مولی ۷ ککامین پچھ کو سندھ ۸ تک میں پور
 سنائی کو جاتی مائی اور سب طوطا مولی یعنی اور کشتے مین مائی پیر لوک بھی رکار لکھتے ۹ رزیدہ بھی مولی طوبرفس ۱۰ ماقون کواوہائی اور کھٹے
 کھنوں کی جنگا کر کرنی خطراتی جاتی تھیں ۱۱ جسے فوجی اکی جانی والی کہوڑون کی سیم آوی مولی کر دہی مائی جیسی شخصوں دور

جو یہ سناست سندبر والی تو زمین ہی مثل مارت لڑائی کو سکن ماکہ یعنی مالک میرغیاث الدین اجارچ کرنا ہی جیسے دبا و دین روی بر
 مونی تو کہو ہے او کی تم ہی کہہ کر مکر مودی جو زمین کو کی جو درود اسکے اسماعی تیر اطراف عالم نہیں رہتا اور جمع اسماعیل یا خاندانی اور سمنٹ
 روشنی قاتل بہت نہیں تھی تو سر اور لہجہ ان کی کیا نوبت ۹ جیسے اطراف عالم کی منتخ کر بخیر و امانی کی وقت کو ریشہ والی کی آسمانی
 اور زبرد سریشہ والی و عطلانی بجا کی سوراخ زمین تلاش کرنی کی اور سبب ہے کہ کیرل پیشہ والی کہیں بوجہ کی اور کرناست پیشہ کی ہمارے
 کہو چھ رسی و دما شہر یعنی ہر تہہ بہ تہہ یعنی بطریق کوئی اور کجرات کی لوگوں نے خارج چوڑیا اور لالت کو شکل کرات یعنی نہیں لے
 ۱۰ جو قسبہ کہ اسکی تمام عرق زمین بار و تباہی کر دیا اور نظام میں مصروف ہوا اور وقت کسے مبالغہ فی حسب زمین کی با کو چھوڑ کر نیک
 وقت کے بہت کہو کہہ کر کی متبہ ہے اور دوسری بہکون بی لہجہ کو اپنی سینہ میں لکھ کر دنیا کی روش کی زرد کو دور کر سوتی ہیں اور مصیبت
 بری شریک سرو نکا جو عید چہرہ سی کی نام ایک پرے اور ہے یعنی شہر ہے غالب سورہ ہے کہ جو دشمن کے و عطل نہیں ہر کی اور سطح زمین
 تمام جو اسروان دی ویدی عید دلی کان سب جو اسرات کی ی جو بہت اطر جوتی والی اور پامال جو ہے کی طرح دشمن کے بی کا شکنجہ ہی اور
 قدرت کی طرح بھائی والی ۱۲ اسکی تھی شہر میں جو جھکھ جو کنی پوڑنی جو کی پورہ کھلاتے وہاں پر ہی یعنی زریہ انکسخت و موند عید
 موصوف اور بی عیب عقل مند غیر اور در نام موا ۱۳ سا اور یہ ماست یعنی بیایا اور تہہ در موعی شہج اور چہ رہا کا یعنی چاہی

[illegible]

عوت فائدا کتب تباہ اور اکابر کے خیر اور سوسائٹیاں اور سادہ نامی سرقہ کی۔ کی اور عوی سوا اور نامی درخت طوبی کی اس طرح اور شاخ
اور ررک اور پر کا پٹا پٹا ہے ایک و عہد کے رزوالہ اور درخت سے جھڑ بری بر درم لانا یا اس کے جھکے جی سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
سوفی والی اور پٹا پٹا کی کڑی کوئی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
چور کے ہیں سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
الام دینی والی سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
پیپے کے سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
اور عایا اور حال خیر انہ سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
المد رکاش نام جو کہ رزیدت فی بہر شکوہ جسے مابعد نام کے بنائی سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور
یعنی پٹا پٹا کی کوئی سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور سوسائٹیاں بن کر کرنی والی اور

نقل بعض کتبها

نقل کتبہ نمبر ۴ این حصار را فتح کرد و این مسجد جامع را بساخت بنامش فی شہور سنہ سبع و ثمانین و خمسۃ امیر اسفہارا اجل کبیر قطب الدولۃ والدين امير الامرا ای بک سلطان اعظم انصاف و بخت و هفت الہ بتخانہ مرکبی در ہر بتخانہ دو یا ہزار بار ہزار دیوال ضرب شدہ ہوں زین مسجد بکار بستہ شدہ است خدای عز و جل بران بندہ رحمت کند ہر کہ بر نیت بانی خیر و عافیت ایمان کوید

نقل کتبہ نمبر ۹ الامیر الامرا الاسفہارا لار اجل الکبیر الدولۃ قطب نقل سطر دوم کتبہ نمبر ۹ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم اعدل السلاطین فی العالم معز الدینا والدين غیاث الاسلام والمسلمین تاج الملوک السلاطین باسط العدل والاحسان فی الثقلین ظل اللہ فی الخافقین الراعی بعباد اللہ الحامی البلاد اللہ الموبد من السماء المنصور علی الاعداء علاء الدولۃ القاہرۃ جلال الامۃ الباہرۃ فلت الملة الطاهرۃ سلطان البر والبحر محمد مالک الدینا ومظہر کلمۃ اللہ العلیا اسکندر الثانی ابو المظفر محمد بن سام ناصر امیر المومنین خلد ملکہ وسلطانہ وعلی امرۃ شانہ

نقل سطر چہارم کتبہ نمبر ۹ السلطان المعظم شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب والعجم سلطان السلاطین فی العالم غیاث الدینا والدين معز الاسلام والمسلمین عی العادل فی العلمین علاء الدولۃ القاہرۃ فلت الملة الطاهرۃ جلال الامۃ الباہرۃ شہناب الجلالۃ باسط الاحسان والرافۃ فی الثقلین ظل اللہ فی الخافقین الراعی لبلاد اللہ العلیا محمد بن سام قسیم امیر المومنین خلد اللہ ملکہ

نقل كتبه نمبر ١٢ متولي ابن مناره فضل ابن ابو المعالي بوده است
نقل كتبه نمبر ١١ امر باتمام هذه العمارة الملائكة المويدين من السماء شمس الحق والدين ايلتمش
السلطاني ناصر امير المؤمنين

نقل كتبه نمبر ١٢ السلطان الاعظم شهنشاه المعظم مالك قاق الامم مخبر ملوك العرب
والعجم ظل الله في العالم شمس الدين غياث الاسلام والمسلمين تاج الملوك والسلاطين
باسط العدل في العالمين علاء الدولة القاهرة جلال الملة الباهرة المويدين من السماء المظفر
على الاعداء شهاب سماء الخلافة ناصر العدل والرائه محرز مالك الدنيا ومظهر كلمة الله العليا
ابو المظفر ايلتمش السلطاني ناصر امير المؤمنين خلد الله ملكه وسلطانه واعلى امره وشانه

نقل كتبه بالاي دروازه كتبه نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك رقاب الامم
خاتم ملوك العرب والعجم المويدين من السماء المظفر على الاعداء سلطان ارض الله حافظ بلاد الله
ناصر عباد الله محرز مالك الدنيا ومظهر كلمة الله العليا جلال الدولة القاهرة نظام الملة الباهرة
شهاب الدنيا والدين غياث الاسلام والمسلمين ظل الله في العالمين التاج الامم والخلافة صاحب
العدل والرافة سلطان السلاطين

نقل كتبه بهلوي دروازه كتبه نمبر ١٢ تمت هذه العمارة في نوبت العبد المذنب محمد امير كوه

نقل سطر درجه سيوم كتبه نمبر ١٢ السلطان المعظم شهنشاه الاعظم مالك قاق الامم مول
ملوك العرب والعجم سلطان السلاطين في العالم حافظ بلاد الله ناصر عباد الله المظفر على الاعداء
المويدين من السماء تاج الاسلام والمسلمين غياث الملوك والسلاطين الحامي لبلاد الله الراعي لعباده
يمين الخلافة باسط العدل والرافة ابو المظفر القمش السلطاني ناصر امير المؤمنين خلد الله ملكه وسلطانه
ويعل امره وشانه

نقل سطر درجه چهارم كتبه نمبر ١٢ امر بهذه العمارة في ايام الدولة السلطان الاعظم شهنشاه المعظم

مالک رقاب الا هم مول ملوک الترت والعرب والعجم شمس الدنيا والدين مغز الاسلام والمسلمين
فوالامن والامان وارث ملک سليمان ابوالمظفر ايلتش السلطان ناصر امير المومنين

نقل کتبه نمبر ۱۲ عمارت مناره مبارک حضرت سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين محمد
مغفر طاب ثراه وجعل الجنة مثواه شکست شده بود مناره مذکور در عهد دولت سلطان
الاعظم والمعظم والمکرم سکندر شاه بن بهلول شاه سلطان خدا لله ملکه و سلطانه واعلى امره
وشانه عمل خانزاد فتحخان بن مسند عالي خواصخان جونا ناکندي و در زبندی مرتبه بالا مومت
کرده مرتبه کنایند الفرقة من ماه ربيع الاخر سنة تسع وتسعمائة

نقل کتبه نمبر ۱۵ چون ایزد تعالی علا اعلاءه و سمي اسماءه براي احيای مراسم ملت اعلاء
معالم شریعت خدايگان جهان را برگزیده تاهر لحد اساس دين محمدی استحکام می پذیرد و هر لحظه
بناء شریعت احمدي توي میگرد از برای درام حکومت و نظام سلطنت عمارت مساجد طاعتا
بحکم کلام من لارب سواه که انما یعمر مساجد الله من امن بالله ابوالمظفر محمد شاه
السلطان عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه الی يوم القيام رفع فی بناء جوامع الاسلام
وابقاء مدي الزمان فی اشاعة الاحسان فی التارخ فی الخامس عشر من شوال سنة عشر و سبعمائة
حضرت علیا خدايگان سلاطين مصطفى جاء القوارع لامر الله المخصوص بعنايت اکرم اکرمین
علاء الدنيا والدين غوث الاسلام والمسلمين مغز الملوك والسلاطين القايم بتأييد الرحمن ابوالمظفر
محمد شاه السلطان سکندر ثاني عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه بناء این خیرات سنت
و جماعت است عمارت فرمود

ابن مسجد که چون بیت المعزور و افواه جهانیان مذکور است بخلوص عقیدت تضاطوت مجلس
اعلی خدايگان سلاطين زمان علاء الدنيا والدين سلطان البر والرحمان المويد بتأييد الرحمن ابوالمظفر
محمد شاه السلطان عین الخلافة ناصر امیر المومنين خدا لله ملکه الی يوم الدين

نقل کتبه نمبر ۱۶ بتوفیق ایزدیهما و معاونت منشی نشر امثال المسجد اساس علی التقوی تعالی
 امره و شأنه و توالی عدله و احسانه بر مفضی خیر ما موردا فرول و جهک شطر المسجد الحرام محمد
 رسول الله علیه السلام کما قال من بنی مسجد الله بنی الله له بیتان الجنة مجلس اعلی خدا یگان
 سلاطین زمان شهنشاه موسی فرسلیمان مکان داعی شرایط شریعت محمدی حامی مراسم ملت
 احمدی موکد منابر معالم و مساجد و موطد قواعد مدارس و معابد و مهد بنیان رسوم مسلمانی
 و مؤسستین مذهب نغمانی قانع اصول مرده فحار و قاطع فروع قبد کفار و هادم بناء صوامع اصنام
 رافع اساس مجامع اسلام مظهر آیات قاهر کفره و دوت متین قانع فخره ردي زمین فاتح قلاع
 ساح امکان ضابط بقاع راسخ بنیان المعتمد بجلال الله المنان ابو المظفر محمد شاه السلطان
 یمین الخلافه تبیین دین الله ناصر امیر المومنین مد الله ظلال جلاله علی درس العلین التویر الله
 بنا فرمود این مسجد که مستجد اولیا، و ملتئم ملت اتقیا و جمع ملایک کرام و محضر ارواح انبیاء عظام
 است بتاریخ فی الخامس عشر من شوال سنه عشره سبعمائة

در عهد هایون حضرت علی ا خدا یگان سلاطین جهان علاء الدینا و الدین العالی محمود الظفر
 ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافه ناصر امیر المومنین مد الله ظلال خلافة علی و در العلین
 الی یوم الدین این مسجد که بوصف و من دخله کان امنا موصوف است

این مسجدی که در فستحت و رفعت جون بیت المقدس مشهور بلکه ثانی بیت المعمر است حضرت
 ۲ علی خدا یگان فیاض فضل شامل احسان المونید بتائید الملک المنان علاء الدینا و الدین العالی
 ابو المظفر محمد شاه السلطان یمین الخلافه ناصر امیر المومنین مد الله ظلال عظمته الی یوم الدین
 بصدق ینت و خلو من عقیدت بنا فرمود

نقل کتبه نمبر ۱۷ این بقعه شریف و اساس ابن عمارت منیف بود در عهد سلطنت و ایام
 ملک خدا یگان سلاطین جهان خسر و دار ایشان سلطان کامل عدل و افر احسان شهنشاه شامل

وأنفذ فرمان معل منابر اسلام محي آثار احكام باب منابر مساجد طاعات رافع اساس معابد عباد
 عامر بلاد هدايت غامر ديار غوايت سرير مملكت مظهر قوانين جهاد مبرهن برامين
 اجتهاد ضابط بلاد سلاطين رافع بناء محراب منابر اسلام كاسر اساس صوامع اصنام
 ناصب قواعد خيرات حانق حوائت مسكرات باد شاه كشور كشاي سايه رحمت خدائ
 مريد بتايد يزده ان ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافت ناصر امير المومنين خلد الله ملكه
 في عمارت المساجد وايد سلطانه في انارت المعابد والبقاء في المملكت والخلافة مدى الدنيا
 سورة سبحان الذي استر بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصي
 بفرمان بركزيريد حضرت رحمان ضابط عمالك جهان سلطان سليمان نشان علاء الدنيا والدين
 غوث الاسلام والمسلمين معز الملوك والسلاطين جوامع بناء خيرات والمحدثين رافع اساس محراب
 ومنبر ابو المظفر محمد شاه السلطان يمين الخلافة ناصر امير المومنين خلد الله ملكه الى يوم التناوب ابن مساج
 عملت كرم شد ابن مسجد جامع سامع بفرمان بركزيريد حضرت رحمان سكندر العهد
 والزمان علاء الدنيا والدين حسر وحسره ان افاق قمر رفيق ابو المظفر محمد شاه السلطان
 يمين الخلافة مظهر العدل والرافة ناصر امير المومنين

نقل كتبه نمبر ١٨ امر به بنای هذه البقعة المباركة السلطان المعظم شاهنشاه الاعظم
 مالك قباب الامم ظل الله في العالم ذو الامان سلطان السلاطين شمس الدنيا والدين
 المحضوص بعنايت رب العالمين ابى المظفر ايلتمش السلطان ناصر امير المومنين خلد الله ملكه
 ابى الفتح محمود محمد الله بغفرانه واسكنه جنة خيانه في شهر رسنه سبع وعشرين ومائة

نقل كتبه نمبر ٢٠ بكره وفضل حق سبحانه و تعالى در عهد دولت سلطان السلاطين الزمان
 الواثق بتايد الرحمن ابو المظفر فير محمد شاه السلطان خلد الله ملكه واعلى امره وشانه ابن مسجيد ملكه
 بنده زاده درگاه اسكان حاه عالم بناء جو ناشه مقبول الملقب بخان جهان ابن خان جهان رسال

مفتصد هفتاد و از هجرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم خدای بران مند مروت کند هر که درین
مسجد نماز بگذارد این بنده را با فاحشه و عادیان یاد کند

نقل کتبه نمبر ۲۱. بسم الله یتنبد ذکره عمارت این کنبد میمون در عهد مهون الواق بنائید
الرحمن ابوالمظفر فیروز شاه السلطان خلد الله ملکه سال هفتاد پنج بر مفتصد از تاریخ هجرت
رسول صلی الله علیه وسلم

نقل کتبه نمبر ۲۳ لا اله الا الله محمد الرسول الله در عهد سلطان السلاطین
سلطان سکندر بن سلطان السلاطین سلطان بهلول خلد الله ملکه و سلطان و اعلی امره و شاه
در سنه ماه مبارک رمضان سنه ثلث عشر و تسعمائة

سلطان السلاطین سلطان فیروز شاه طاب ثراه و جعل الجنة مثواه بسبب کشته بود
نقل کتبه نمبر ۲۴ بناء این عمارت در عهد دولت سلطان الاعظم سکندر شاه سلطان
خلد الله ملکه این کنبد میان شیخ شهاب الدین تاج خان سلطان ابوسعید بتاریخ بسنم ماه رمضان
سنه ست و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۵ مسجد در عهد دولت بنی کی حضرت سلیمان سلطان سکندر شاه
بن بهلول شاه لودی خلد الله سلطانه شهاب ساکن قصبه سهار پور

نقل کتبه نمبر ۲۶ در عهد دولت هایون سلطان الاعظم المعظم المتوکل علی الرحمن سکندر شاه
بن بهلول شاه سلطان خلد الله ملکه و سلطان بنابر این کنبد بنده امیدوار مروت بر در دولت
دولت خان خواجه محمد غره ماه رجب سنه اتنی عشر و تسعمائة

نقل کتبه نمبر ۲۷ بناء این عمارت کنبد در عهد سلطان الاعظم ابوالمظفر سکندر شاه سلطان
خلد الله ملکه و سلطان بانی کنبد علاء الدین نور تاج تیج بسنه قطب عالم شیخ فرید شکر کج ماه
محرم سنه ثلث تسعمائة

نقل کتبہ نمبر ۳۰ بسم الله الرحمن الرحيم وظیفہ حمد و دعائیکہ مجاورانِ حقینہ قدس و ساکنانِ
روضہ اشبانِ قیام نمایند تا خداوند که مقرر بان درگاه او دنیا و آخرت را فناء راه او نموده و نقد
جان و دل پیکر این کل را صفت بارگاه او فرموده و درود و افتخارات متکثره بمشهد معظم
و حضیره منور شفیع روز محشر و الی اصحاب اطهار و اصل و متواصل باد و بحضرت موفی الخیرات
و بمشیر البویات توفیق ازلی را رفیق حضرت هدایت مرتبت محمدت صفوت محمد علی حسنی مشرب حسی
عمده سادات عظام ثلاثہ اقطیاء کرام عیسی عالم تجرید موسی کوه عزالت و تقوید المودید من عند الله
الغنی قطب الملت و الطریقه سید حسنی الحینی کرم اند تا این بقعه شریف و منزل لطیف را احداث
نموده و وصیت فرمود که چون مدت حیاتش قیامت پیوندد بسراید و بتشریف ادخلوها
بسلام امنین مشرف کرمیده بسوی حقینہ قدس و در زمانش بر و از نماید مقبره فایض الانوار حضرت
این بقعه نامدار بان دکان اقامه هذه البقعة فی شهر رسنه اربع و اربعین و تسعمائة

نقل کتبہ نمبر ۳۱ بسم الله الرحمن الرحيم تمام شد این باوری و چاه در ماه رمضان
در سنه یفصد و چاه و هشت مجری بروح محمد مصطفی رسول درگاه حضرت اله در زمان عیاد
اسلام شاه بن شیر شاه بنا کرده کارکن دین از جمله پیشی خواجه عماد الملک عرف عبد الله لا ذر قر
بنده کارکن باوری امید و ارعنایت و حرمت کرده

بسم الله الرحمن الرحيم در عهد و زمان سلطان السلاطین ابوالمظفر اسلام شاه بن شیر شاه سلطنت
نشد الله ملکه و سلطان بنا کرد این چاه بتوفیق اله بروح رسول الله ملک عماد الملک عرف خواجه
عبد الله لا ذر قریشی بدار الملک حضرت دہلی فی سنه اثنی و خمسين و تسعمائة

engravings of Bells have been extracted and brought from elsewhere and put here.

From these grounds, it is proved satisfactorily, that (as it is known) the first compartment or Khund, of the Minaret was made by the Pethowrah—on their conquest, the Mahomedans, had their names engraved on the first compartment of the Minaret as they had done on the several other Hindoo Buildings. It is not surprising to think that the Mahomedans have extracted the stones containing the engravings of figures there, and had substituted there, their own stones with their own engravings. After this, Sooltan Shumsoodeen erected five compartments more, on the first original compartment—and then Feroze Shah during his time, erected one compartment more—out of which two compartments have fallen down—and five remain to this day.

Futteh Khan, son of Khuwas Khan, repaired the damage—in the Hijree year 909—corresponding with the year A. D. 1503.

From these inscriptions it is proveable that it has been erroneously mentioned in the History of Feroze Shah (composed by Shums Seeraj Ufeef) and in the History of Tuqveem Mool Booldan &c. as well as in the inscription of the door of the 1st compartment the Minaret—that the original Builder of this Minaret was Sooltan Shumssoodeen—for he only completed the work.*

Further—the Author also points out another error that it is erroneously stated in the History of “Futtoohaut Faezerhuh,” that the foundation of this Building was first laid by Sooltan Moouz-oodeen Mohomed, son of Saur. He shews this under the following grounds, viz.

1st. When Kootboodeen Abek, Commander-in-chief conquered the Fort, and the Runder—he had inscribed on the Eastern door, his achievement. There is no doubt, that in the first line of the first compartment was the same inscription of his achievement in the Arabic language. For the remains of the original letters of the inscriptions correspond with the first inscription—thence, if Moiz-oodeen was the founder, the achievement of his Commander-in-chief would not be inscribed there.

2nd. At the time of Moiz-oodeen only 5 entrances were made in the Musjid, at the place where the Iron Pillar stands. But that the Minaret stands beyond that place. Hence, if Moiz-oodeen had made the Minaret, he would have it erected by his Musjid, or at one end of it—and not in a quite separate place. It should be recollected however, that the Minaret now appearing within the compass of the Musjid, is this, that the Building of the Musjid was enlarged by Sooltan Shumssoodeen.

3rd. The first door of this Minaret faces Northward, as the Hindoos always have it—whereas the Mahomedans always have it Eastward. As it may be plainly seen, that when Sooltan Ala-oodeen commenced the second Minaret, he had his door facing Eastward.

4th. It is customary with the Hindoos, to commence such Buildings without any platform. But the Mahomedans first make a platform and then erect the Building, as shewn in the Building attempted by Sooltan Alla-oodeen.

5th. It is seen in all the Hindoo places of worship—at Kootub engravings of Bells hanging in chains—and the same are found, and seen on the first compartment of this Minaret. It is known that the Bells belong to the Hindoo worship. Hence, if Mahomedans were the Builder of this Minaret, they would never allow these engravings of Bells. But the other compartments built by Mahomedans do not contain these engravings—nor does it appear that the stones with the

* Vide—Inscription on the head of the door of the 2nd compartment.

A BRIEF ACCOUNT OF THE MINERET WHICH STANDS AT KOOTUB.

The Mineret contains inscriptions on it in Arabic letters. An abstract explanation of which is as follows—

First compartment.—The 1st Line. From decay, the letter in the first line had dropped off—and on repairing the parts, the decayed letters were merely imitated or forged. They therefore bore the false appearance only. But no letters—only so much of the original remains, viz.—Ameer-ul-oomrah Ispha Sahlar Ujjulleel Kubbeer.

2nd. Line contains the name and praise of Moozuffier Mooiz-ooden Mohamed Bin Sam.

3rd. Line—contains a verse from the Koran.

4th. Line—contains the name and praise of Mooiz-ooden Abool Moozuffier Mohamed Bin Sam.

5th. Line—contains 99 names of God Almighty, as are found in the Arabic language.

6th. Line of the first compartment—contains verses from the Koran.

On the side of the first Apartment or Khund, appears the name Fuzzeel, son of Abool Mooaly—Mutwully or High Priest there.

The head of the door or opening of the second compartment, contains this inscription—that Sooltan Shumsodeen has ordered to complete this Building.

Second compartment.—1st. Line—contains the name and praise of Sooltan Shumsodeen Altummis.

2nd. Line—contains verses from the Koran—respecting the summons to prayers on Friday.

Third compartment.—The head of the door—contains praises on Sooltan Shumsodeen. The inscription there of one line only, contains the name and praise of Sooltan Shumsodeen—at one side of this compartment contains the name of Mohamed Ameercho, Engineer.

Fourth compartment.—contains an inscription signifying, that during the time of Sooltan Shumsodeen, the building of this edifice was ordered.

Fifth compartment.—The head of the door contains an inscription in Arabic letters but Persian dialect—saying that this Minaret was broken by a thunderbolt, and repaired by Feroze Shah, in the Hijree year 770 corresponding with 1368 A. D.

At the head of the door of the first compartment, the inscription is this, viz.—that this Minaret of Sooltan Shumsodeen was broken down—and that during the time of Secunder Shah, son of Bhylole,

6th. In the first Edition it was inserted from where the particulars were obtained or gathered. But on the margin of the present Edition—the Historical Books are quoted.

•7th. This new Edition contains another thing of great moment, viz.—The Inscriptions found on the Buildings, are copied and inserted in the new Edition in their very original form.

P R E F A C E .

That this work *Asar-oos-Sunnadeed*, was first composed by the Author, and published in the year 1816 and 1847, A. D. The reason for composing the 2nd Edition was this—

That the first Edition of this work was taken by Mr. A. A. Roberts, of England, and presented to the Royal Asiatic Society, and met the approbation of its members—and Colonel Saxson, a member of the Court of Directors, asked Mr. Roberts to translate the work into English. On that Gentleman's returning to his office in Delhi, made a Translation of the work with the aid of the Author—it then appeared necessary to render the work still better with additions and necessary corrections.

That the Author begs to offer respectfully, his humble gratitude, to Mr. Roberts and Colonel Saxson, who have patronised him, and he considers that it is through their kindness, that he has been able to complete this work, which he thinks will maintain his name for ages to come.

That the author also considers his duty to offer his gratitude to Mr. Edward Thomas, through whose aid and kindness he has been able to put the work in Type.

That the present Edition, contains the following additions and ameliorations.

1st. The first chapter of this Edition is a new addition altogether (which the first Edition did not contain), and contains a brief History of the first population of all India--and particulars respecting the Capital or Seat of Empire, during the old and new reigns.

2nd. The second chapter of the first Edition contained only an account of the Fort built by Shah Jehan. But the 2nd Edition, contains a full account of that Fort, as well as of all the Fortresses erected ever since the City of Delhi was first populated.

3rd. What the 1st and 3rd chapters of the 1st Edition contained—are to be found, in the 3rd chapter of the 2nd Edition, together with additional particulars respecting the old Buildings.

4th. In the 1st Edition, there were 2 faults, viz. one was this—that particulars respecting some of the old Buildings were not then satisfactorily ascertained—and 2ndly some errors existed in their description. The necessary corrections, &c. are however made in the 2nd Edition.

5th. In the first Edition, the description of the Buildings was given promiscuously; but in the new or 2nd Edition, the dates of the Buildings are regularly given.

THE FACTS CONNECTED WITH THE FAMILY OF THE AUTHOR OF THIS WORK.

The Native Place of the Ancestors of the Author, is Arabia. They removed afterwards to Herat—and during the reign of Emperor Akbar Julalooden, they came into India. Ever since that period, they have enjoyed Royal titles and dignity.

It is almost useless to advert to particulars of times immemorial, I shall therefore recite a few of recent date. That during the time of Azeez-ooden Alumgeer Sance, the grandfather of the Author received the title of Jawud-ood-Dowlah—Jawud Ally Khan Bahader, received the munsub of Hazareezat, and 500 horsemen—and that the brother of his grandfather received the same munsub with the title of Koobad Ally Khan Bahader. After the death of the Author's grandfather, the same degree of munsub at the time of Shah Allum, continued to Syud, Mohomed Mootke Khan Bahader, the father of the Author—and that after his demise, the same hereditary title was conferred on the Author.

That the maternal grandfather of the Author enjoyed the title of Nawab Dubbeer-ood-Dowlah Amcen-ool-Moolk Khwaja Furreed-ooden Ahmud Khan Bahader Moosleh Jung. That whilst the British were in Bengal, and their rule was not introduced in Upper India—when the Vakeel of the King of Persia was killed in Bombay in an affray—it became urgent for the British Government to send a Vakeel on deputation to Persia, and the Author's grandfather (abovenamed) was selected for this high office. On his return, after fully completing the trust, he was appointed a full Political Agent at Ava. After this, in latter times, he held the office of Prime-Minister to Akber Shah, the King of Delhi.

That the Author's maternal grandfather was so much respected, that General Sir David Ochterlony always visited him on friendly terms—and on his demise, Sir Edward Colebrooke, Bart. paid the family a visit of condolence.

ASAR-OOB-SUNNADEED,

A HISTORY OF OLD AND NEW RULES, OR GOVERNMENTS,

AND OF OLD AND NEW BUILDINGS,

IN THE DISTRICT OF

DELHI:

COMPOSED BY

SYUD AHMED KHAN,

MOONSIFF OF THE FIRST GRADE,

IN THE CITY OF DELHI,

IN THE YEAR A. D. 1852.

DELHI:

PRINTED AT THE INDIAN STANDARD PRESS, BY WILLIAM DEMONTE,

1854.

